

سنت
کتاب

کتاب و سنت
کے مطابق

محمد ابو سعید الیاریوزی
ترکی کے نامور عالم حدیث

نماز

ترجمہ مع حک و اضافہ

ڈاکٹر خالد ظفر اللہ

www.KitaboSunnat.com

مکتبہ اسلامیہ

بھوانہ بازار • فیصل آباد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
قُلْ أَطِيعُوا اللّٰهَ
وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی اربنہ
معدت البریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب و سنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

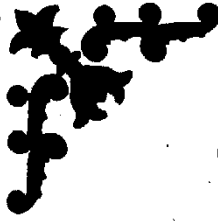
ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

✉ KitaboSunnat@gmail.com

🌐 www.KitaboSunnat.com



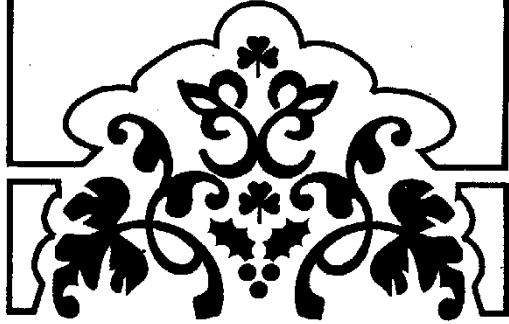
کتاب و سنت
کے مطابق

محمد ابوسعید الیاریوزی
ترکی کے نامور عالم

نماز

ترجمہ مع حک و اضافہ

ڈاکٹر خالد ظفر اللہ



مکتبہ اسلامیہ

بھوانہ بازار • فیصل آباد

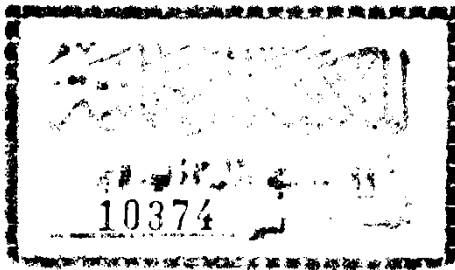
Ph:631204

جملہ حقوق بحق مترجم محفوظ ہیں

| | |
|----------|-------------------------|
| نام کتاب | کتاب وسنت کے مطابق نماز |
| مصنف | محمد ابو سعید الیاریوزی |
| مترجم | ڈاکٹر خالد ظفر اللہ |
| طبع اول | اکتوبر 1997ء |
| طبع دوم | ستمبر 1998ء |
| طبع سوم | یکم نومبر 1998ء |
| قیمت | 40 روپے |

کراچی میں ملنے کا پتہ

مکتبہ نور حرم دکان نمبر 60 نعمان سنٹر گلشن اقبال نمبر 5
کراچی نمبر 47 فون: 4965124



فہرست

- 11 عرض مترجم
- 13 عرض مؤلف
- 17 اختصارات
- 19 سترہ
- 21 سترہ کا اہتمام کیے بغیر نماز نہیں پڑھنی چاہیے
- سترہ کے سامنے نہ پڑھی جانے والی نماز کو شیطان
- 21 گدھے، جو ان عورت اور سیاہ کتے کا توڑنا
- 22 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کھلی جگہ پر بھی سترہ کا اہتمام کرنا
- 22 مسجد کے اندر بھی سترہ کا اہتمام کرنا
- 23 مسجد میں سترہ نہ پانے پر عصا (لاٹھی) گاڑ کر اس کے سامنے نماز پڑھنا
- 23 مسجد میں سترہ کے سامنے جگہ نہ ملے تو بیٹھنے والے کے پیچھے نماز پڑھنا
- مسجد میں ستونوں کے پیچھے بیٹھ کر باتیں کرنے والوں کی
- 24 بجائے وہاں نماز پڑھنے والوں کا زیادہ حق ہے
- 24 جو نمازی سترہ کی سیدھ میں نہ ہو اسے سیدھ میں کر دینا
- 24 نماز کے سترہ کی کیفیت
- 25 بیٹھے یا سوائے ہوئے فحش کو سترہ سمجھ کر نماز پڑھنا
- 25 سترہ کی نیت سے حیوان کی سیدھ میں نماز پڑھنا
- 26 نماز پڑھنے والے کا سترہ کے قریب ہونا
- 26 امام کا سترہ جماعت کا سترہ بھی ہوتا ہے
- 26 نمازی کے سامنے سے گزرنے والے کا گنگار ہونا
- 27 نمازی کے سامنے ہند (باصرار) گزرنے والا شیطان ہے
- 28 نمازی کے آگے سے گزرنے والے کو منع کرنا
- 29 سترہ کے بارے نقل ہونے والی ضعیف روایات

- 31 صف بندی
- 33 صفوں کو برابر کرنا لازمی ہے
- 33 صفوں کا ٹیڑھا ہونا مسلمانوں کے باہمی اختلاف کا باعث ہو سکتا ہے
- 34 نمازیوں کے صف بندی سیکھنے تک خود امام کا صفیں درست کرنا
- 35 صفوں کی درستگی کے لیے امام کا جماعت کی طرف چہرہ کرنا
- 35 صفوں کی درستگی کے لیے امام کا کسی کو مقرر کرنا
- 36 پہلی صف کی فضیلت
- 37 صاحب عقل و اہل علم پہلی صف میں کھڑے ہونے کے زیادہ حقدار ہیں
- 38 اہل علم کا پہلی صف میں سے کسی کو پیچھے کر کے وہاں خود کھڑے ہونا
- 38 صفوں کی درستگی نمازی تکمیل میں سے ہے
- 39 صفوں کی درستگی نماز کے حسن و جمال میں سے ہے
- 39 صفوں کی درستگی میں پہلا کام صف کے نمازیوں کا ایک سیدھ میں ہونا
- 39 نمازیوں کے سینے ایک سیدھ میں ہونا صفوں کی درستگی میں سے ہے
- 40 صفوں میں خوب مل کر کھڑے ہونا اور گردنوں کا ایک سیدھ میں ہونا
- 40 صفوں کی درستگی کے لیے نمازیوں کے کندھوں کا ایک سیدھ میں ہونا
- 41 صفوں کی درستگی کی خاطر کندھوں، ہتھنوں اور ٹخنوں کو باہم خوب ملانا
- 42 صف میں مل کر کھڑے ہونے والے اللہ کی رحمتوں اور فرشتوں کی دعاؤں ...
- 42 نہ ملانے والوں کے لیے بد دعا کرنا
- 42 صف کے پیچھے اکیلے نماز پڑھنے والے آدمی کا نماز دھرانا
- 43 عورت کا صف میں اکیلی کھڑی ہونا
- 43 ایک یا دو نمازیوں کے ساتھ امام کہاں کھڑا ہونا چاہیے
- 44 کسی عذر کے باعث امام کے ساتھ ٹھہر سکتا
- 45 دیوار یا پردہ کے پیچھے سے امام کی اقتداء کرنا
- 46 ستونوں کے درمیان صف بندی کا منع ہونا

- 47 نماز
- 49 نیت کرنا
- 50 تکبیر تحریمہ کتنا واجب ہے
- 52 تکبیر میں کس وقت ہاتھ اٹھانے ہیں
- 53 اٹھائے ہوئے ہاتھوں کی کیفیت
- 54 ہاتھ کہاں تک اٹھائے جائیں
- 55 کانوں کی لونگ ہاتھ اٹھانے والی روایت ضعیف ہے
- 55 نماز میں قیام کے دوران دائیں ہاتھ کو بائیں کلائی پر رکھنا
- 56 نماز میں دائیں ہاتھ اوپر تلے چھاتی پر رکھنا
- 57 چھاتی پر ہاتھوں کی کیفیت
- 58 نماز میں ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا صحیح نہیں ہے
- 60 تکبیر تحریمہ اور قرأت کے درمیان کیا پڑھنا چاہیے
- 62 قرأت سے پہلے اعوذ باللہ پڑھنا لازمی ہے
- 63 بسم اللہ آہستہ پڑھنا
- 63 ہر رکعت میں سورہ فاتحہ پڑھنا لازمی ہے
- 71 سورہ فاتحہ کا ایک ایک آیت کر کے پڑھنا
- 72 آمین
- 73 آمین کتنے وقت آواز کو بلند اور لمبا کرنا
- 73 آمین کی آواز سے مسجد کا گونجا
- 74 امام کے پیچھے ہمارے آمین کہنے پر بیویوں کا حسد کرنا
- 74 فاتحہ کے بعد قرأت
- 75 پہلی دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ کے بعد کوئی ایک سورہ پڑھنا اور.....
- 75 پہلی رکعت کا دوسری رکعت سے زیادہ لمبا ہونا
- 76 اکیلے نمازی کا ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد سورہ پڑھ سکتا
- 76 جس آدمی کو قرآن یاد نہیں وہ کیا کرے

- 76 ظہر اور عصر کی نماز میں قرأت
- 77 ظہر اور عصر کی نماز میں قرأت کا سری ہونا
- 78 مغرب کی نماز کی قرأت اور اس کا جہری ہونا
- 79 عشاء کی نماز کی قرأت اور اس کا جہری ہونا
- 79 جماعت کے ساتھ نماز پڑھاتے وقت نماز کو خفیف کرنا
- 80 صبح کی نماز کی قرأت اور اس کا جہری ہونا
- 81 امام کو رکوع میں پانے والے (مد رک رکوع) کی رکعت کا نہ ہونا
- 82 رکوع جاتے وقت ہاتھ کندھوں کے برابر ہو جانے تک اٹھانا
- 83 رکوع میں ہاتھ گھٹنوں پر رکھنے کے بارے حکم
- 84 رکوع میں ہاتھوں کی انگلیوں کو گھٹنوں پر کھول کر رکھنا
- 84 رکوع میں کمر بالکل سیدھی رکھنا
- 85 رکوع میں سر کمر کے ساتھ بالکل سیدھ میں ہونا چاہیے
- 85 رکوع میں کہے جانے والے کلمات
- 86 رکوع اطمینان سے کرنا فرض ہے
- 86 رکوع اور سجدہ کیسے کھل ہوتے ہیں
- 87 رکوع کھل ادا نہ کرنے والے کو رسول اللہ کا دوبارہ نماز پڑھنے کا حکم دینا
- 88 رکوع کھل ادا نہ کرنے والے کی نماز کا باطل ہونا اور.....
- 90 رکوع سے اٹھتے وقت سبح اللہ لمن حمدہ کہنا
- 90 رکوع سے اٹھتے وقت ہاتھوں کا کندھوں کے برابر ہونے تک اٹھانا
- 91 مقتدی کا صرف اللھم ربنا لک الحمد کہنا
- 91 رکوع سے کمر کو سیدھی نہ کرنے والے کی نماز کا کافی نہ ہونا
- 91 امام سے پہلے سر اٹھانے کی ممانعت
- 92 رکوع سے کھڑے ہونے کے بعد کی دعا
- 94 رکوع کے بعد کھڑے ہونے میں اعتدال کی کیفیت
- 94 امام کی متابعت کرنا اور تمام تر حرکات امام کے بعد ادا کرنا

- 95 سجدہ میں جانا
- 95 سجدہ جاتے وقت ہاتھوں کو گھٹنے سے پہلے رکھنا
- 96 ہاتھوں سے پہلے گھٹنے ٹیکنے کی حدیث کا ضعیف ہونا
- 97 سات اعضاء پر سجدہ کرنا
- 97 سجدہ میں کتے کی طرح بیٹھنا منع ہے
- 97 سجدہ میں ہتھیلیوں کو زمین پر رکھنا اور کنٹیوں کو اٹھانا
- 98 سجدہ میں بازوؤں کو اتنا کھلا رکھنا کہ بکری کا پچھ گزر سکے
- 98 سجدہ میں کنٹیوں کو پہلوؤں سے دور رکھنا
- 98 سجدہ میں ناک اور پیشانی اچھی طرح زمین پر ٹکانا اور ہتھیلیوں.....
- 99 سجدہ میں ناک کو اچھی طرح نیچے نہ لگانے والے کی نماز کا نہ ہونا
- 100 سجدہ میں ہاتھ کی انگلیوں کا باہم ملانا
- 100 سجدہ میں ہاتھ کی انگلیوں کا قبلہ رخ ہونا
- 100 سجدہ میں پاؤں کی کیفیت
- 101 سجدہ میں دونوں پاؤں کی ایزویوں کو باہم ملانا
- 101 سجدہ میں پاؤں کی انگلیوں کا قبلہ رخ ہونا
- 102 سجدہ کی دعا اور ذکر
- 103 سجدہ اطمینان سے کرنا فرض ہے
- 104 سجدہ کیسے کھل ہوتا ہے
- 104 سجدہ کھل ادا نہ کرنے والے کو رسول اللہ کا دوبارہ نماز پڑھنے کا حکم دینا
- 105 سجدہ کھل ادا نہ کرنے والے کی نماز کا باطل ہونا اور....
- 107 سجدہ سے اٹھنا
- 108 دو سجدوں کے درمیان دائیں پاؤں کو کھڑا کر کے، بائیں پاؤں کو بچھا کر اس پر بیٹھنا
- 109 دو سجدوں کے درمیان ذکر کی کیفیت
- 110 دو سجدوں کے درمیان اعتدال کی کیفیت
- 110 دوسرے سجدہ کو جانا

- 111 دوسرے سجدہ سے اٹھنا
- 111 پہلی رکعت سے اٹھتے وقت کچھ دیر بیٹھے بغیر کھڑے نہ ہونا
- 112 پہلی رکعت سے اٹھتے وقت زمین پر ہاتھ کا سہارا لے کر کھڑے ہونا
- 113 پہلے تشهد میں بیٹھنے کا مسنون انداز
- 114 تشهد میں انگشت شہادت کو حرکت دینا
- 115 انگشت شہادت کا قبلہ رخ ہونا اور نگاہ کا بھی اسی پر مرکوز ہونا
- 116 اشارہ سے مراد انگشت شہادت کی حرکت ہے
- 117 جماعت صحابہ کا حرکت انگشت سے آگاہ ہونا
- 117 انگلی کی حرکت شیطان پر لوہے کی گولی سے بھی بھاری ہے
- 118 یہ حرکت کئی ایک انگلیوں سے کرنا منع ہے
- 118 پہلے تشهد کی طرح دوسرے تشهد میں بھی انگلی کو حرکت دینا
- 118 پہلے تشهد کا بیان
- 120 تشهد سری پڑھنا مسنون ہے
- 120 تشهد کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنا
- 121 دوران تشهد آپ خود (بھی) اپنے لیے درود پڑھتے
- 122 دوسری رکعت سے اٹھتے وقت ہاتھوں کو کندھوں کے برابر اٹھانا
- 123 دوسرے تشهد میں بیٹھنے کا مسنون طریقہ
- 124 تشهد میں عورتوں کا مردوں کی طرح بیٹھنا
- 125 سلام سے پہلے پڑھی جانے والی دعائیں
- 125 سلام سے پہلے چار چیزوں سے پناہ مانگنا
- 127 اس دعا کا اہتمام کرنا
- 127 نماز سے نکلنا اور سلام پھیرنا
- 127 سلام پھیرتے ہوئے مقتدیوں کو امام کا چہرہ دکھائی دینا
- 128 سلام کی کیفیت

- 129 ازکار
- 131 سلام کے بعد ایک دفعہ اونچی آواز سے اللہ اکبر کہنا
- 131 سلام کے بعد تین دفعہ استغفر اللہ کہنا
- 132 سلام کے بعد لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ پڑھنا
- 133 نماز کے بعد اللہ سے احسن انداز میں ادائیگی عبادت کی توفیق مانگنا
- 134 سلام کے بعد سبحان اللہ، الحمد للہ اور اللہ اکبر کہنے کی فضیلت
- 136 تسبیح، تحمید اور تکبیر کی فضیلت
- 136 تسبیح، تحمید اور تکبیر کو دائیں ہاتھ کی انگلیوں پر شمار کرنا مسنون ہے
- 137 ہر فرض اور نفل نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھنا
- 138 ہر نماز کے بعد معوذتین پڑھنے کا حکم
- 138 صبح اور شام کی نمازوں کے بعد دس دفعہ کیا جانے والا ذکر
- 140 صبح کی نماز کے بعد کی دعا
- 140 وتر کی نماز کے بعد کا ذکر
- 141 ہر نماز کے بعد دعائے کفارہ مجلس پڑھنا
- 141 ہر نماز کے بعد یہ دعا پڑھنا
- 142 بعد از نماز ازکار کرنے میں شیطان کا مانع ہونا

عرض مترجم

۱۹۸۹ء میں سرکاری طور پر ترکی کے لیے سکالرشپ برائے پی ایچ ڈی (Ph.D) منظور ہوا۔ لیکن بعض دینی سرگرمیوں اور چند احباب کے اصرار پر جانے کا پروگرام ملتوی کر دیا۔ استاد محترم پروفیسر حافظ محمد عبداللہ بھادپوریؒ کو خبر ہوئی تو آپ نے قطعی آرڈر فرمادیا کہ ضرور جانا ہے۔ ان کی عظمت اور شفقت کے سامنے انکار کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔ بلکہ یہ سوچ کر رشت سنبھالنا ہا کہ انشاء اللہ العزیز اس میں ضرور کوئی خیر عظیم نصیبہ بننے والی ہے۔

۱۹۹۳ء میں انقرہ یونیورسٹی، انقرہ میں بزبان ترکی مقالہ ڈاکٹریٹ بعنوان ”برصغیر میں خدمات حدیث، شاہ ولی اللہ سے لیکر دور حاضر تک“ پیش کر کے کامیاب و کامران واپس ہوا۔ (وللہ الحمد) اس کے علاوہ ترکی زبان پر عبور کی اضافی خوبی نے ”زبان یار من ترکی و من ترکی نمی دانم“ کا مسئلہ بھی حل کر دیا۔ عمل بالحدیث کی تحریک سے وابستہ افراد سے ملاقاتوں کا شرف پایا۔ ان کے پر عزم جذبات سے حرارت پائی۔

ذہبی حوالے سے تقلیدی رجحان پر کاربند، معاشرتی طور پر یورپ کے نقل و معاشرے کو پھر سے سنت نبوی سے جوڑنے کے پر عزم اور باہمت کام کا ترکی میں آغاز ہو چکا ہے۔ منج نبوی کی طرف دعوت کا فریضہ ادا کرنے والی خوش قسمت روحوں میں سے خوب نکل کر سامنے آنے والوں کے رئیس فضیلۃ الشیخ محمد ابوسعید الیاریوزی حنفی اللہ، محدث دوراں علامہ ناصر الدین البانی کے شاگرد خاص ہیں۔ دعوت و تبلیغ میں دن رات سرگرم رہتے ہیں۔ ملک بھر میں دعوتی و تبلیغی پروگراموں کے ساتھ ساتھ ”احیائے کتاب و سنت“ کے نام پر استانبول میں ایک ٹرسٹ چلا رہے ہیں۔

فضیلۃ الشیخ محمد ابوسعید نے ترکی ہم وطنوں کو ”محمدی نماز“ سکھانے کی غرض سے بزبان ترکی یہ کتاب لکھی ہے۔ جو کہ صرف صحیح احادیث سے مسائل نماز کا احاطہ کیے ہوئے ہے۔ مسائل نماز بڑی باریک بینی اور جامعیت کے ساتھ خالص منج محدثین پر پیش کیے ہیں۔ پہلے مسئلہ اور پھر اس پر بطور دلیل صحیح احادیث لائے ہیں۔ اور اس مسئلہ پر بعض اوقات ضعیف احادیث کی الگ سے نشان دہی کرتے چلے جاتے ہیں۔ اس قدر جامع کاوش کا مطالعہ کرتے ہوئے شیخ کرم کی ذخیرہ احادیث پر اقیقت و دسترس کھل

کر سامنے آجاتی ہے۔

اس جامع، مفید اور مستند کتاب کو اردو میں ڈھالنے کی عرصہ دراز سے خواہش کروائیں لے رہی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے خصوصی فضل و کرم فرماتے ہوئے مسائل و مسائل کا مسئلہ حل کر دیا۔ اور بزبان ترکی منیج محمد شین کی نمائندہ کتاب اردو قارئین کی خدمت میں پہلی بار پیش کرنے کی سعادت حاصل ہو رہی ہے۔ (زہے نصیب....)

اردو قارئین کی بہتر خدمت کی غرض سے ترجمہ کرتے وقت حک و اضافہ سے بھی کام لیا گیا ہے۔ نیز شیخ محمد ابو سعید صاحب کے اکاؤنٹس اور قواعد کا اردو قالب میں جگہ نہیں دی، تاکہ کتاب ہذا سے استفادہ کرنے والے خواہ مخواہ اشکالات کا شکار نہ ہوں۔ بلکہ مجموعی طور پر خیر کثیر کی حامل اس کتاب سے بھرپور فائدہ اٹھاسکیں۔

ترجمہ کی غرض سے کردہ ساری سعی و کاوش کا مقصد اردو دان طبقہ کی خدمت میں صحیح احادیث کی مدد سے نماز نبوی سکھانے والی اس منفرد ترکی کو شش کو پیش کرنا ہے تاکہ اس کے ذریعے ہماری نماز بھی عین کتاب و سنت کے مطابق ہو کر بارگاہ الہی میں شرف قبولیت پاسکے۔ اس کے علاوہ برادر ترکی ملک میں تحریک عمل بالحدیث کے آغاز سے آگاہی بھی عالمین بالحدیث کے لیے باعث مسرت ہوگی۔

اس کتاب کے ترجمے کی توفیق پانے کے بعد ترکی جانے میں پوشیدہ خیر عظیم سامنے آ رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کار خیر کے علاوہ اپنے دین خالص کی مزید خدمت نصیب فرمائے (آمین)

نوٹ: طبع حذا (طبع دوم) میں سرورق سے تا آخر جہاں اختصار کی منجائش تھی وہاں اختصار سے کام لیا گیا ہے۔ نیز عبارت مزید عام فہم اور سہل بنانے کے علاوہ فقہی اصطلاحات سے مبرا کرنے کی بھی قدرے کوشش کی ہے۔ تاکہ قارئین کرام کو نماز نبوی سمجھنے میں کسی قسم کی دشواری باقی نہ رہے۔ اللہ تعالیٰ نماز بلکہ سارا دین ہی سمجھنا آسان فرمائے۔ (آمین)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ
شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا ، مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ
يُضِلِّهِ اللّٰهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ
لَهُ ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ .

اما بعد

بے شک تمام تر تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لائق ہیں۔ اسی لیے ہم اس کی تعریف
کرتے ہیں۔ اس سے ہی مدد اور مغفرت طلب کرتے ہیں اپنے نفسوں کے شر اور برے
اعمال کے فساد سے بھی اس کی پناہ میں آتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ جسے ہدایت نصیب فرماوے پھر کوئی بھی اسے گمراہ نہیں کر سکتا۔ میں
گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود حقیقی نہیں ہے۔ اور وہ شرکاء سے منزہ
اکیلا ہے اور میں (یہ بھی) گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور
رسول ہیں۔

نماز، توحید کے حقیقی اظہار میں پہلا مرحلہ ہونے کے ناطے، دین میں عظیم مرتبہ کی
حامل ہے۔

نماز ایک ایسی عبادت ہے کہ اللہ کے ہاں بڑے شرف والی مخلوق یعنی فرشتے اس
عبادت کے بعض اجزاء کے ساتھ اپنے رب کی بندگی کرتے ہیں۔ یعنی بعض فرشتے قیام
بعض رکوع، بعض سجدے کی حالت میں عبادت کرتے ہیں۔

ہم انسان ہیں کہ عبادت کی یہ شکلیں جمع کر کے عبادت یعنی نماز کے ساتھ کلمت
ٹھہرائے گئے ہیں۔ یہ رب کریم کی طرف سے عطا کردہ شرف و فضیلت کے علاوہ اس
کے لطف و عنایت کا مظہر ہے۔

ایسی صورت میں اس اکرام و احترام کے خوب تر انداز میں اہل ہونا اور عمدہ تر
شکل میں شکر گزار ہونا ضروری ہے اس تشکر کے قابل قبول اور بہترین اظہار کے لیے

نماز جیسی عبادت ہی عمدہ ذریعہ ہے۔

ہر عبادت کی قبولیت کے لیے دو شرائط کا پایا جانا ضروری ہے۔

۱۔ صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ہوتا۔

۲۔ عبادت کا صحیح ہونا یعنی کتاب و سنت کے مطابق ہونا۔

ان دو شرائط کی اہل عبادت ہی قابل قبول ہو سکتی ہے۔ دونوں شرطوں میں سے ایک کی کمی بھی اس عبادت کے رد کا باعث ہو سکتی ہے۔ جیسا کہ حدیث شریف میں فرمایا گیا ہے کہ اگر کوئی عمل کرتا ہے اور اس عمل کے بارے ہمارا کوئی حکم نہیں ہے۔ تو کیا ہوا وہ عمل مردود ہے۔

حدیث مبارکہ سے ظاہر ہے کہ عبادت کے اللہ تعالیٰ کے ہاں شرف قبولیت پانے کے لیے صرف نیت کا خالص ہونا کافی نہیں بلکہ اس کے ساتھ اس عبادت کا نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم کے مطابق ہونا بھی ضروری ہے۔

کلمہ شہادت کے بعد اللہ عزوجل کی طرف سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر انسانوں کو تبلیغ کی غرض سے اہم ترین حکم نماز کا ہے۔ اس کے بارے فرمان الہی ہے۔

﴿ قُلْ لِعِبَادِيَ الَّذِينَ آمَنُوا يُقِيمُوا الصَّلَاةَ ﴾

(اے میرے پیغمبر!) میرے ایمان لانے والے بندوں سے کہیں کہ نماز ادا کریں۔

اللہ پر ایمان لانے والوں کے بارے معلوم ہے کہ ہر ایمان دار اللہ عزوجل کے حکم کو بلا قید و شرط تسلیم کرتا ہے اور خالص شکل میں بجالانے کی کوشش کرتا ہے۔ بہت سے دیگر احکامات کی طرح نماز بھی ایک مجمل حکم ہے۔ یعنی کس وقت، کتنی رکعات اور کیسے ادا کی جائے گی یہ چیزیں قرآن میں بیان نہیں ہوئی ہیں ان کے بیان کا فریضہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ادا کیا ہے۔

اسی لیے حدیث شریف میں ارشاد فرمایا کہ

صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي .

(نماز اسی طرح ادا کرو جیسے مجھے نماز ادا کرتے دیکھو۔)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ارشاد کے ذریعے، دیگر تمام عبادتوں کی طرح نماز کے لیے بھی اپنی اتباع کا حکم دیا ہے گویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اور اتباع، توحید کا تقاضا ہے۔ نماز چونکہ توحید کے عملی اظہار کا اہم ترین ذریعہ ہے اس لیے اس عبادت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع بہت زیادہ اہمیت کی حامل ہے اور کسی شکل میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت جائز نہیں ہے۔ آباء و اجداد اور بلا دلیل باتیں کرنے والے علماء کی پیروی کرتے ہوئے ان کی باتوں کے پابند ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت، انسان کے لیے سرتاپا ہلاکت کا باعث بننے والی مخالفت ہے۔ مسند احمد بن حنبل میں مروی ایک حدیث شریف میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوں ارشاد فرماتے ہیں۔

”اللہ کی قسم اگر تم مجھے چھوڑ کر موسیٰ علیہ السلام کی پیروی کرتے تو گمراہ ہو جاتے کیونکہ اگر وہ اس دور میں زندہ ہوتے تو نجات میری پیروی میں ہی پاتے“

حضرت عمر صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر موسیٰ علیہ السلام کی پیروی گمراہی ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر جو آباء و اجداد اور عرف و عادات کو اپناتے ہیں اسی طرح علمائے اسلام کی عمومی روش کو ترک کرتے ہوئے (ان کے پیش کردہ دلائل کو چھوڑتے ہوئے) صرف کسی ایک عالم کے (بظاہر) قرآن و سنت کی بنیاد پر (پیش کردہ موجود) اجتہادات پر اتکا کرتے ہیں۔ قرآن و سنت کی یوں مخالفت کرنے والوں کو مجھے معلوم نہیں کہ کیا کتنا چاہیے۔

حضرت عائشہ سے مروی ایک حدیث شریف میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں ارشاد فرمایا ہے۔

مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ .

اگر کسی نے ایسا عمل کیا جس کے بارے ہمارا حکم موجود نہیں ہے۔ تو وہ عمل مردود ہے (یعنی مقبول نہیں ٹھہریے گا) مسلم (۱۷۱۹)

قرآن و سنت کے مطابق ہونے کے اعتبار سے نماز کی اہمیت خوب عیاں ہے۔ کیونکہ یہ تو ایک عبادت ہے اس کے علاوہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک

روایت سے واضح ہے کہ قبول نہ ہونے والی نماز کی وجہ سے دیگر عبادتوں کا حساب بھی مشکل ہو جائے گا۔

نماز جیسی اہم عبادت پر کئی سالوں کی تصنیف شدہ اس کتاب کی طبع پر میں رب کریم کا جس قدر شکر یہ ادا کروں پھر بھی کم ہے۔

نوٹ: کتاب کی تالیف شروع کرنے سے قبل ناصر الدین البانی حفظہ اللہ کی ”صفحہ صلوہ لنبیؐ“ ترجمہ کرنے کا ارادہ کیا لیکن متن ’ماخوذوں کے ذکر اور بعض اضافوں کی آرزو نے اس ارادہ سے باز رکھا کیونکہ وہ کتاب اصلی حالت پر باقی نہ رہتی۔ لہذا نئی تالیف کو ہی زیادہ مفید مطلب پایا اس کے باوجود ترتیب اور مخطوط یا دسترس سے باہر ماخوذوں میں پائی جانے والی احادیث کے معانی میں شیخ البانی کی کتاب سے ہی فائدہ اٹھایا ہے۔

علاوہ ازیں ہماری کتاب کا انداز ہمارے ملک (یعنی ترکی) کے لوگوں کو نماز سکھانے والی کتابوں کے انداز سے الگ ہے۔ نیز آبا و اجداد سے سیکھی ہوئی نماز سے بھی مختلف ہے۔ اس لیے یہ کتاب خوب تبصرے اور تنقید کا محور ٹھہرے گی۔ لیکن ہم نے بطور ماخذ صرف قرآن و سنت کو لیا ہے اور خاص مذہب یا کسی متعین شخصیت کے تعصب سے بالکل دور سرراہ نکلے ہیں۔

مؤلف

محمد ابوسعید الیاریوزی

اختصارات

- مولف کتاب فیضان الشیخ محمد ابو سعید الیاریوزی حفظہ اللہ تعالیٰ نے حوالہ جات میں اختصارات سے کام لیتے ہوئے درج ذیل انداز اپنایا ہے۔
- بخاری و مسلم کی روایات کو صحیح تسلیم کرتے ہوئے صحت حدیث کا حکم درج کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کی گئی۔
- بخاری اور مسلم کے علاوہ دیگر کتب سے حوالہ بیان کرتے ہوئے صحت حدیث کا حکم بھی بیان کر دیا ہے تاکہ حدیث کے بارے اطمینان حاصل ہو۔
- اس مسئلہ سے متعلقہ ضعیف حدیث کی نشاندہی بھی کر دی گئی ہے۔
- جن کتب میں حدیث کے ساتھ نمبر شمار موجود ہیں ان سے حدیث کا نمبر نقل کیا ہے اور نمبر شمار کی عدم موجودگی میں جلد کا نمبر اور صفحہ نمبر درج کر دیا ہے۔
- مثلاً (یہ حدیث ابوداؤد (۶۹۵) اور حاکم (۲۵۱/۱) نے صحیح سند سے روایت کی ہے) میں (۶۹۵) مذکورہ کتاب میں حدیث نمبر کو ظاہر کرتا ہے جبکہ (۲۵۱/۱) جلد ۱ صفحہ ۲۵۱ کو ظاہر کرتا ہے۔
- روایت کرنے والے صحابی کا نام اختصار کی غرض سے اردو ترجمہ میں ذکر نہیں کیا گیا کیونکہ یہ عربی متن میں مذکور ہے۔
- حوالہ جات کی ذمہ داری مترجم کی بجائے مولف پر ہے کیونکہ قلت وقت اور کتب کی عدم دستیابی کے باعث حوالہ جات کی پڑتال ممکن نہ ہو سکی۔ تاہم بعض حوالہ جات کی پڑتال پر انہیں بالکل درست پایا گیا۔
- کسی تسامح کی نشاندہی پر شکر گزار ہوں گے۔

﴿قُلْ لِعِبَادِيَ الَّذِينَ آمَنُوا يُقِيمُوا الصَّلَاةَ﴾ (ابراہیم ۳۶)

(اے پیغمبر!) ایمان لانے والے میرے بندوں سے
کہیں کہ وہ نماز قائم کریں

((صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي)) (بخاری ۶۳۱)

نماز اسی طرح ادا کرو جیسے مجھے نماز ادا کرتے دیکھتے ہو



سترہ کا اہتمام کیے بغیر نماز نہیں پڑھنی چاہیے

عَنْ صَدَقَةَ بْنِ يَسَارٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : " لَا تَصَلُّ إِلَّا إِلَى سِتْرَةٍ

"....."

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "سترہ کے بغیر نماز نہ پڑھو۔"

(یہ حدیث ابن خزیمہ (۸۰۰) عبد الرزاق (۲۳۰۵) بیہقی (۲/۲۷۲)

اور حاکم (۲۵۱) نے صحیح سند سے روایت کی ہے)

سترہ کے سامنے نہ پڑھی جانے والی نماز کو شیطان گدھے، جو ان عورت اور سیاہ کتے کا توڑنا

عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : " إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ إِلَى سِتْرَةٍ فَلْيَدْنُ مِنْهَا لَا يَقْطَعِ الشَّيْطَانُ عَلَيْهِ صَلَاتَهُ "

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "جب کوئی تم میں سے سترہ کے سامنے نماز پڑھے تو اس کے نزدیک ہو جائے تاکہ شیطان اس کی نماز نہ توڑے"

(یہ حدیث ابو داؤد (۶۹۵) اور حاکم (۲۵۱) نے صحیح سند سے روایت کی ہے)

عَنْ أَبِي ذَرٍّ ؛ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : " إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّي ، فَإِنَّهُ يَسْتُرُهُ إِذَا كَانَ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلُ آخِرَةِ الرَّحْلِ . فَإِذَا لَمْ يَكُنْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلُ آخِرَةِ الرَّحْلِ ، فَإِنَّهُ يَقْطَعُ صَلَاتَهُ الْحِمَارُ وَالْمَرْأَةُ وَالْكَلْبُ الْأَسْوَدُ " . قُلْتُ : يَا أَبَا ذَرٍّ مَا بَالُ الْكَلْبِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْكَلْبِ الْأَخْمَرِ مِنَ الْكَلْبِ الْأَصْفَرِ ؟ قَالَ : يَا ابْنَ أَخِي ، سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا

سَأَلْتَنِي فَقَالَ : " الْكَلْبُ الْأَسْوَدُ شَيْطَانٌ " .

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "جب تم میں سے کوئی نماز کے لیے کھڑا ہو تو اس کے سامنے پالان کی پچھلی لکڑی کے برابر کوئی شے ہو تو وہ سترہ کے لیے کافی ہے۔ اگر اتنی بڑی کوئی شے اس کے سامنے نہ ہو اور گدھایا عورت یا سیاہ کتاہ سامنے سے گذر جائے تو اس کی نماز ٹوٹ جائے گی۔ (راوی عبد اللہ بن صامت کہتے ہیں کہ) میں نے کہا اے ابو ذر! سیاہ کتے کی کیا خصوصیت ہے؟ اگر سرخ یا زرد کتا ہو۔ انہوں نے (جواباً) کہا اے میرے بھتیجے! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے ہی پوچھا جیسے تو نے پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سیاہ کتا شیطان ہوتا ہے۔

(یہ حدیث مسلم (۵۱۰) ابوداؤد (۷۰۲) اور ابن خزیمہ (۸۳۱) نے روایت کی ہے)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کھلی جگہ پر بھی سترہ کا اہتمام کرنا

عَنْ ابْنِ عَمْرٍو ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَرَجَ يَوْمَ الْعِيدِ أَمَرَ بِالْحَرَبَةِ فُتَوَضَّعُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَيُصَلِّي إِلَيْهَا وَالنَّاسُ وَرَاءَهُ ، وَكَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي السَّفَرِ ، فَمِنْ ثَمَّ اتَّخَذَهَا الْأَمْرَاءُ .

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب عید کے دن باہر نکلے تو سامنے برچھا گاڑنے کا حکم فرماتے پھر اس کی سیدھ میں نماز پڑھتے اور لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ہوتے اور سفر میں بھی یونہی کرتے پھر (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد) خلفاء نے بھی اسے اختیار کر لیا۔

(یہ حدیث بخاری (۳۹۴) ، مسلم (۵۰۱) اور ابوداؤد (۶۸۷) نے روایت کی ہے)

مسجد کے اندر بھی سترہ کا اہتمام کرنا

عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ : كُنْتُ آتِي مَعَ سَلْمَةَ بِنِ الْأَكْرَعِ فَيُصَلِّي عِنْدَ الْأُسْطُوَانَةِ الَّتِي عِنْدَ الْمُصْحَفِ ، فَقُلْتُ : يَا أَبَا مُسْلِمٍ أَرَأَيْكَ تَتَحَرَّى الصَّلَاةَ عِنْدَ هَذِهِ الْأُسْطُوَانَةِ ، قَالَ : فَإِنِّي

رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَرَّى الصَّلَاةَ عِنْدَهَا .
 يزيد بن ابی عیینہ بیان کرتے ہیں کہ میں سلمہ بن اکوعؓ کے ہمراہ (مسجد نبوی)
 آیا کرتا تھا۔ وہ مصحف کے پاس والے ستون کے قریب نماز پڑھا کرتے تھے۔ میں نے
 کہا اے ابو مسلم! میں دیکھتا ہوں کہ آپ اس ستون کے پاس نماز پڑھنے کی کوشش کیا
 کرتے ہو۔ انہوں نے کہا یہ اس لیے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس
 کے پاس نماز پڑھنے کی کوشش فرماتے دیکھا ہے۔
 (یہ حدیث بخاری (۵۰۲) اور مسلم (۵۰۹) نے روایت کی ہے)

مسجد میں سترہ نہ پانے پر عصا (لاٹھی) گاڑ کر اس کے سامنے نماز پڑھنا
 عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ : رَأَيْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ فِي
 الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَدْ نَصَبَ عَصًا يُصَلِّي إِلَيْهَا .
 -یحییٰ بن کثیر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالکؓ کو مسجد حرام (بیت اللہ)
 میں دیکھا کہ انہوں نے (وہاں) اپنا عصا گاڑا اور اس کی سیدھ میں نماز ادا کی۔
 (یہ حدیث ابن ابی شیبہ (۲۷۷) نے صحیح سند سے روایت کی ہے)

مسجد میں سترہ کے سامنے جگہ نہ ملے تو بیٹھنے والے کے پیچھے نماز پڑھنا
 عَنْ نَافِعٍ قَالَ : كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا لَمْ يَجِدْ سَبِيلًا إِلَى سَارِيَةِ
 مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ قَالَ لِي : وَلَنِي ظَهْرَكَ .
 حضرت ابن عمرؓ جب مسجد کے ستونوں کے پاس پہنچنے کی راہ نہ پاتے تو راوی ()
 حضرت نافع) کہتے ہیں کہ وہ مجھے فرماتے ”اپنی پشت میری طرف کرو“۔ (اور وہ اس کی
 سیدھ میں نماز ادا کرتے)
 (یہ حدیث ابن ابی شیبہ (۲۷۹) نے صحیح سند سے روایت کی ہے)

مسجد میں ستونوں کے پیچھے بیٹھ کر باتیں کرنے والوں کی بجائے وہاں نماز پڑھنے والوں کا زیادہ حق ہے

قَالَ عُمَرُ : الْمُصَلُّونَ أَحَقُّ بِالسَّوَارِي مِنَ الْمُتَحَدِّثِينَ .

حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ (مسجد میں ستونوں کے ساتھ بیٹھ کر باتیں کرنے والوں کی نسبت نمازی ستونوں کے سامنے کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے) کے زیادہ حق دار ہیں (یہ حدیث بخاری (۵۰۲) نے تطبیقاً بغوی (۲/۳۵۳) ابن ابی شیبہ (۳۷۰۲) اور حمیدی (۲) نے موصولاً صحیح سند سے روایت کی ہے)

جو نمازی سترہ کی سیدھ میں نہ ہو اسے سیدھ میں کر دینا

رَأَى عُمَرُ رَجُلًا يُصَلِّي بَيْنَ أُسْطُوَاتَيْنِ فَأَذْنَاهُ إِلَى سَارِيَةٍ فَقَالَ : صَلِّ إِلَيْهَا .

حضرت عمرؓ نے کسی شخص کو دو ستونوں کے درمیان نماز پڑھتے دیکھا تو اسے ایک ستون کے قریب کر دیا اور فرمایا کہ اس کی آڑ (سیدھ) میں نماز پڑھو۔ (یہ حدیث بخاری (۵۰۲) بغوی (۲/۳۵۳) نے تطبیقاً اور ابن ابی شیبہ (۳۷۰۲) نے موصولاً صحیح سند سے روایت کی ہے)

نماز کے سترہ کی کیفیت

عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّهَا قَالَتْ : سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ سِتْرَةِ الْمُصَلِّي ، فَقَالَ : " مِثْلُ مُؤَخِّرَةِ الرَّحْلِ " .

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز کے سترہ کے متعلق پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا " پالان کی جھلی لکڑی کے برابر ہونا چاہیے " (یہ حدیث مسلم (۵۰۰) نے روایت کی ہے)

بیٹھے یا سوائے ہوئے شخص کو سترہ سمجھ کر نماز پڑھنا

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي مِنَ
السَّبِيلِ ، وَأَنَا مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ ، كَاعْتِرَاضِ الْحَنَازِرَةِ .

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نماز پڑھتے اور (حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ) میں قبلہ کی طرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے عرضاً لیٹی ہوتی جیسے جنازہ سامنے پڑا ہوتا ہے۔

(یہ حدیث بخاری (۵۱۲) اور مسلم (۵۱۲) نے روایت کی ہے)

عَنْ نَافِعٍ قَالَ : كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا لَمْ يَجِدْ سَبِيلًا إِلَى سَارِيَةِ
مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ قَالَ لِي : وَلَنِي ظَهْرَكَ .

حضرت ابن عمرؓ جب ستون کے پاس جگہ نہ پاتے تو (بقول حضرت نافع) وہ مجھے فرماتے! اپنی پشت میری طرف کر لو (اور میری سیدھ میں نماز ادا کرتے)
(یہ حدیث ابن ابی شیبہ (۲۷۹۱) نے صحیح سند سے روایت کی ہے)

سترہ کی نیت سے حیوان کی سیدھ میں نماز پڑھنا

عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي إِلَى
رَاحِلَتِهِ . وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ : إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى إِلَى
بَعِيرٍ .

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اونٹنی کی طرف (منہ کر کے) نماز پڑھتے تھے اور ابن نمیر نے کہا کہ بے شک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اونٹ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی۔

(یہ حدیث مسلم (۵۰۲) نے روایت کی ہے)

نماز پڑھنے والے کا سترہ کے قریب ہونا

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ : قَالَ : كَانَ بَيْنَ مُصَلِّي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ الْحِدَارِ مَمَرٌ الشَّاةِ .

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز پڑھنے کی جگہ اور دیوار کے درمیان میں ایک بکری کے نکل جانے کے بقدر (فاصلہ ہوتا) تھا۔

(یہ حدیث بخاری (۳۹۶) اور مسلم (۵۰۸) نے روایت کی ہے)

امام کا سترہ جماعت کا سترہ بھی ہوتا ہے

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : أَقْبَلْتُ رَاكِبًا عَلَى أَتَانٍ ، وَأَنَا يَوْمَئِذٍ قَدْ نَاهَزْتُ الْإِحْتِلَامَ ، وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ بِمَنَى ، فَمَرَرْتُ بَيْنَ يَدَيْ الصَّفِّ ، فَنَزَلْتُ ، فَأَرْسَلْتُ الْأَتَانَ تَرْتَعُ ، وَدَخَلْتُ فِي الصَّفِّ ، فَلَمْ يُنْكِرْ ذَلِكَ عَلَيَّ أَحَدٌ .

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ میں گدھی پر سوار ہو کر آیا اور میں ان دنوں قریب البلوغ تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منیٰ میں نماز پڑھا رہے تھے۔ میں صف کے سامنے آ کر اتر گدھی کو چرنے (کے لیے) چھوڑ دیا اور صف میں شامل ہو گیا۔ پھر (بعد میں) کسی نے بھی مجھ پر اعتراض نہ کیا۔

(یہ حدیث مسلم (۵۰۳) اور بخاری (۳۹۳) نے روایت کی ہے)

نمازی کے سامنے سے گزرنے والے کا گنہگار ہونا

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ : قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ ، أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَرْسَلَهُ إِلَى أَبِي جُهَيْمٍ ، يَسْأَلُهُ : مَاذَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَارِّ تَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي ؟ قَالَ أَبُو جُهَيْمٍ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : " لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ تَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي مَاذَا ، لَكَانَ أَنْ يَقِفَ أَرْبَعِينَ خَيْرًا لَهُ مِنْ أَنْ يَمُرَّ تَيْنَ يَدَيْهِ " .

قَالَ أَبُو النَّضْرِ : لَا أَذْرِي قَالَ : أَرْبَعِينَ يَوْمًا ، أَوْ شَهْرًا أَوْ سَنَةً

زید بن خالد الجعفی نے برہنہ سعید کو حضرت ابو جہیم کے پاس بھیجا تاکہ ان سے پوچھیں کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز پڑھنے والے کے سامنے سے گزرنے والے کے حلق کیا ہے۔ تو ابو جہیم نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا " اگر نماز پڑھنے والے کے سامنے سے گزرنے والا یہ جان لے کہ اس پر کس قدر گناہ ہے تو اس کو نمازی کے سامنے گزرنے سے چالیس (کافر صمد) کھڑا رہنا زیادہ پسند ہوتا۔ " (ابو اسحاق راوی) کہتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ چالیس دن کا یا مینے یا سالہ (یہ حدیث بخاری (۵۱۰) مسلم (۵۰۷) اور مالک (۱۵۴) نے روایت کی ہے) !

نمازی کے سامنے بعد (باصرار) گزرنے والا شیطان ہے

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : " إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّي فَلَا يَدْعُ أَحَدًا يَمُرُّ تَيْنَ يَدَيْهِ وَيَذْرَأُهُ مَا اسْتَطَاعَ ، فَإِنْ أَثْبِتَ فَلْيَقَاتِلْهُ ، فَإِنَّمَا هُوَ الشَّيْطَانُ " .

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا " جب تم میں سے کوئی نماز پڑھ رہا ہو تو کسی کو سامنے سے نہ گزرنے دے بلکہ جہاں تک ہو سکے اس کو روکے۔ اگر وہ نہ مانے تو اس سے لڑے کیونکہ وہ شیطان ہے "

(یہ حدیث بخاری (۵۰۹) اور مسلم (۵۰۵) نے روایت کی ہے)

نمازی کے آنگے سے گذرنے والے کو منع کرنا

عَنْ أَبِي صَالِحِ السَّمَّانِ قَالَ : بَيْنَمَا أَنَا مَعَ أَبِي سَعِيدٍ يُصَلِّي
يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَى شَيْءٍ يَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ ، إِذْ جَاءَ رَجُلٌ شَابٌ مِنْ
بَنِي أَبِي مُعَيْطٍ ، أَرَادَ أَنْ يَجْتَازَ بَيْنَ يَدَيْهِ ، فَدَفَعَ فِي نَحْرِهِ ، فَنَظَرَ
فَلَمْ يَجِدْ مَسَاعًا إِلَّا بَيْنَ يَدَيِ أَبِي سَعِيدٍ ، فَعَادَ ، فَدَفَعَ فِي نَحْرِهِ
أَشَدَّ مِنَ الدَّفْعَةِ الْأُولَى . فَمَثَلَ قَائِمًا ، فَنَالَ مِنْ أَبِي سَعِيدٍ ، ثُمَّ
زَاخَمَ النَّاسُ ، فَخَرَجَ ، فَدَخَلَ عَلَى مَرْوَانَ ، فَشَكَى إِلَيْهِ مَا لَقِيَ
قَالَ وَدَخَلَ أَبُو سَعِيدٍ عَلَى مَرْوَانَ ، فَقَالَ لَهُ مَرْوَانُ : مَالِكَ وَالْإِبْنِ
أَخِيكَ ؟ جَاءَ يَشْكُوكَ . فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : " إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ إِلَى شَيْءٍ يَسْتُرُهُ
مِنَ النَّاسِ ، فَأَرَادَ أَحَدٌ أَنْ يَجْتَازَ بَيْنَ يَدَيْهِ ، فَلْيُدْفَعْ فِي نَحْرِهِ فَإِنَّ
أَبِي فَلْيَقَاتِلْهُ ، فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ " .

ابو صالح السمان کہتے ہیں کہ میں حضرت ابو سعیدؓ کے ساتھ تھا اور وہ جمعہ کے دن
کسی چیز کی طرف (منہ کر کے یعنی اسے سترہ بنا کر) نماز پڑھ رہے تھے۔ اتنے میں
(قبیلہ) بنی معیط کا ایک جوان آیا اور آپؓ کے سامنے سے گذرنا چاہا۔ ابو سعید نے اس
کے سینہ میں مارا۔ اس نے دائیں بائیں دیکھا اور اس کے علاوہ کسی طرف راستہ نہ
پایا۔ پھر دوبارہ آپ کے سامنے سے گذرنا چاہا۔ ابو سعید نے پہلے سے بھی سخت دھکا دیا
وہ ابو سعید سے لڑنے لگا لوگوں نے اسے روکا۔ وہ جوان نکلا اور مروان (حاکم
مدینہ) کے پاس چلا آیا۔ حضرت ابو سعیدؓ کے کردہ معاملے کے بارے میں شکایت کی۔
(اس کے پیچھے) حضرت ابو سعیدؓ مروان کے پاس پہنچے۔ مروان نے انہیں کہا کہ آپ نے
کیا کیا ہے؟ کہ آپ کا بھتیجا آکر آپ کی شکایت کر رہا ہے۔ حضرت ابو سعید نے فرمایا
میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ”جب تم میں کوئی

فخص کسی ایسی چیز (یعنی سترہ) کی طرف نماز پڑھ رہا ہو جو اسے (آنے جانے والے) لوگوں سے محفوظ رکھے۔ پھر کوئی شخص اس کے سامنے سے نکلنا چاہے (اس کو روکنے کی خاطر) اس کے سینہ پر مارے۔ اور اگر وہ نہ مانے تو اس سے لڑے کیونکہ وہ شیطان ہے۔“

(یہ حدیث مسلم (۵۰۵) اور بخاری (۵۰۹) نے روایت کی ہے)

سترہ کے بارے نقل ہونے والی ضعیف روایات

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:
"لَا تَصَلُّوا خَلْفَ النَّائِمِ وَلَا الْمُتَحَدِّثِ"

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جو شخص سو رہا ہو یا باتیں کر رہا ہو اس کے پیچھے نماز نہ پڑھو“

(یہ حدیث ابو داؤد (۶۹۳) اور ابن ماجہ (۹۵۹) نے ضعیف سند سے روایت کی)

اس کے ضعف کا سبب یہ ہے کہ ابو داؤد کی روایت میں دو راوی مجہول ہیں۔

ابن ماجہ کی روایت میں ابو القاسم ہشام ابن زیاد ہے جو کہ حدیث میں متروک ہے اس کے علاوہ اس موضوع پر یعنی سوئے ہوئے یا کسی دوسرے آدمی کے پیچھے نماز پڑھنے کے بارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کے عمل کے متعلق بخاری، مسلم سے ہمارے پاس صحیح دلائل موجود ہیں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :
"إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلْيَجْعَلْ تَلْقَاءَ وَجْهِهِ شَيْئًا فَإِنْ لَمْ يَجِدْ
فَلْيَنْصِبْ عَصًا ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ عَصًا فَلْيُحِطِّطْ حِطًّا ثُمَّ لَا
يَبْصُرُهُ مَا مَرَّ أَمَامَهُ"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی تم میں سے نماز پڑھے تو اپنے سامنے کوئی چیز رکھے۔ اگر اسے کوئی چیز نہ ملے تو زمین پر عصا گاڑ لے۔ اگر اس کے پاس عصا نہ ہو تو ایک لکیر کھینچ لے پھر اس کے سامنے سے گزرنے والی چیز اسے

(نماز کے لحاظ سے) کوئی قصاص نہ پہنچائے گی۔

(یہ حدیث ابو داؤد (۶۸۹) ابن ماجہ (۹۴۳) عبد الرزاق (۲۳۸۶) اور بیہقی

(۲۷۱۴) نے ضعیف سند سے روایت کی ہے)

اس روایت کے ضعف کا سبب ابو عمر بن محمد حارث اور اس کے دادا ہیں۔ دونوں

حدیث میں مجہول ہیں۔ ابن قدامہ نے "المحرر" نامی کتاب میں اس روایت کی سند کو
مضطرب کہا ہے۔



صفوں کو برابر کرنا لازمی ہے

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "سَوُّوا صُفُوفَكُمْ فَإِنَّ تَسْوِيَةَ الصُّفُوفِ مِنْ إِقَامَةِ الصَّلَاةِ"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ "اپنی صفوں کو برابر کرو کیونکہ صفوں کی برابری اقامت نماز میں سے ہے۔"

(بخاری (۷۲۳)، مسلم (۴۳۳) ابو داؤد (۶۶۸) اور ابن ماجہ (۹۹۳) نے روایت کیا)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ : عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : "أَقِيمُوا الصَّفَّ فِي الصَّلَاةِ ، فَإِنَّ إِقَامَةَ الصَّفِّ مِنْ حُسْنِ الصَّلَاةِ"

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "نماز میں صف کو درست کرو کیونکہ صفوں کی درگلی نماز کے حسن و جمال میں سے ہے۔"

(بی حدیث بخاری (۷۲۲) اور مسلم (۴۳۵) نے روایت کی ہے)

صفوں کا ٹیڑھا ہونا مسلمانوں کے باہمی اختلاف کا باعث ہو سکتا ہے

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ ؛ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ مَنَاكِبَنَا فِي الصَّلَاةِ وَيَقُولُ : "إِسْتَوُوا وَلَا تَخْتَلِفُوا فَتَخْتَلِفَ قُلُوبُكُمْ ، لِيَلِينِي مِنْكُمْ أَوْلُوا الْأَخْلَامَ وَالنَّهْيَ ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ" . قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ : فَأَنْتُمْ الْيَوْمَ أَشَدُّ اخْتِلَافًا .

حضرت عبد اللہ بن مسعود کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے ہمارے کندھوں پر ہاتھ پھرتے اور فرماتے "برابر کھڑے رہو اور آگے پیچھے نہ ہو ورنہ"

تھارے دلوں میں پھوٹ پڑ جائے گی۔ نیز میرے نزدیک وہ کڑے ہوں جو کہ صاحب عقل اور اہل علم ہیں پھر جو ان سے قریب ہوں پھر جو ان سے قریب ہوں۔ اس کے بعد حضرت ابن مسعود نے کہا آج تماری حالت یہ ہے کہ تم میں بے اعتما اختلافات رونما ہو گئے ہیں۔

(یہ حدیث مسلم (۳۳۲) نے روایت کی ہے)

عَنْ نُعْمَانَ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : "لَتَسُوَّنَّ صُفُوفُكُمْ أَوْ لِيُخَالِفَنَّ اللَّهُ بَيْنَ وَجْهِكُمْ"
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "اپنی صفیں سیدھی رکھو ورنہ اللہ تعالیٰ تم میں باہمی مخالفت پیدا کر دے گا۔"

(یہ حدیث مسلم (۳۳۶) نے روایت کی ہے)

نمازیوں کے صف بندی سیکھنے تک خود امام کا صفیں درست کرنا

عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ ؛ قَالَ : سَمِعْتُ النُّعْمَانَ ابْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَوِّي صُفُوفَنَا ، حَتَّى كَأَنَّمَا يُسَوِّي بِهَا الْقِدَاحَ ، حَتَّى رَأَى أَنَا قَدْ عَقَلْنَا عَنْهُ . ثُمَّ خَرَجَ يَوْمًا فَقَامَ حَتَّى كَادَ يُكَبِّرُ ، فَرَأَى رَجُلًا بَادِيًا صَدْرُهُ مِنْ الصَّفِّ ، فَقَالَ : "عِبَادَ اللَّهِ لَتَسُوَّنَّ صُفُوفُكُمْ أَوْ لِيُخَالِفَنَّ اللَّهُ بَيْنَ وَجْهِكُمْ"

حضرت نعمان بن بشیر کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری صفیں برابر کیا کرتے تھے حتیٰ کہ ایسا معلوم ہوتا کہ آپ ان سے تیر کی کڑی برابر فرما رہے ہیں اور یہ سلسلہ جاری رہا تا وقتیکہ آپ نے سمجھا کہ ہم لوگ آپ سے سیکھ چکے ہیں پھر ایک روز آپ نکلے اور تکبیر کہنے ہی والے تھے کہ ایک آدمی کا سینہ صف سے نکلا ہوا دیکھا۔ تو آپ نے فرمایا اے اللہ کے بندو! تم اپنی صفوں کو ضرور سیدھا کر لیا کرو ورنہ اللہ تم

میں باہمی مخالفت ڈال دے گا۔

(یہ حدیث مسلم (۲۳۶) نے روایت کی ہے)

صفوں کی درستگی کے لیے امام کا جماعت کی طرف چہرہ کرنا

عَنْ أَنَسٍ قَالَ : أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَأَقْبَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَجْهِهِ فَقَالَ : " أُقِيمُوا صُفُوفَكُمْ وَتَرَاصُّوا ، فَإِنِّي أَرَاكُمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِي " .

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار نماز کی اقامت ہو گئی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چہرہ ہماری طرف کر کے فرمایا تم لوگ اپنی صفوں کو درست کرو اور مل کر کھڑے ہو میں تمہیں اپنی پیٹھ پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔

(یہ حدیث بخاری (۷۱۹) نے روایت کی ہے)

صفوں کی درستگی کے لیے امام کا کسی کو مقرر کرنا

عَنْ نَافِعٍ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَأْمُرُ بِتَسْوِيَةِ الصُّفُوفِ فَإِذَا جَاؤُوهُ فَأَخْبِرُوهُ أَنْ قَدِ اسْتَوَتْ ، كَبَّرَ .

حضرت عمرؓ لوگوں کو صفیں برابر کرنے کا حکم دیتے تھے اور جب لوگ لوٹ کر خبر دیتے کہ صفیں برابر ہو گئیں ہیں اس وقت تکبیر کرتے۔

(یہ حدیث مالک (۱۵۸/۱) نے صحیح سند سے روایت کی ہے)

عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَمْرِو أَبِي سُهَيْلٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ قَالَ : كُنْتُ مَعَ عَثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ ، فَقَامَتِ الصَّلَاةُ ، وَأَنَا أَكَلِمُهُ فِي أَنْ يَفْرِضَ لِي فَلَمْ أَزَلْ أَكَلِمُهُ ، وَهُوَ يُسَوِّي الْحَصْبَاءَ بِنَعْلِهِ ، حَتَّى حَاءَهُ رِجَالٌ ، قَدْ كَانَ وَكَلَهُمْ بِتَسْوِيَةِ الصُّفُوفِ ، فَأَخْبِرُوهُ أَنَّ الصُّفُوفَ قَدِ اسْتَوَتْ . قَالَ لِي : اسْتَوِيَ فِي الصُّفِّ ، ثُمَّ كَبَّرَ .

راوی بیان کرتا ہے کہ میں حضرت عثمان بن عفانؓ کے ساتھ تھا کہ نماز کے لیے تکبیر ہوئی۔ اور میں ان سے اپنے لیے وظیفہ مقرر کرنے کے متعلق بات کرتا رہا۔ وہ اپنے جوتوں سے کنکریاں برابر کرتے رہے۔ یہاں تک کہ مقرر کردہ لوگوں نے آکر صفوں کے برابر ہونے کی خبر دی۔ انہوں (حضرت عثمان) نے مجھے کماصف میں صحیح طور پر کھڑا ہو جا۔ پھر آپ نے تکبیر تحریمہ کی۔

(یہ حدیث مالک (۱۵۸/۱) نے صحیح سند سے روایت کی ہے)

پہلی صف کی فضیلت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :
”لَوْ تَعْلَمُونَ (أَوْ يَعْلَمُونَ) مَا فِي الصَّفِّ الْمَقْدَمِ ، لَكَانَتْ قُرْعَةً“

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم لوگ (یا وہ لوگ) پہلی صف کی فضیلت جانتے تو اس میں شرکت کے لیے قرعہ اندازی کرتے۔

(یہ حدیث مسلم (۳۳۹) اور بخاری (۷۲۱) نے روایت کی ہے)

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ : خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : ” أَلَا تَصْفُونَ كَمَا تَصِفُ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا؟ “ فَقُلْنَا : يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ تَصِفُ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا؟ قَالَ : ” يُتِمُّونَ الصُّفُوفَ الْأُولَى ، وَيَتَرَاصُونَ فِي الصَّفِّ “

حضرت جابر بن سمرہ کہتے ہیں کہ ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ اس طرح صف کیوں نہیں باندھتے جیسے فرشتے اپنے رب کے حضور صف باندھتے ہیں۔ ہم نے پوچھا اے اللہ کے رسول! فرشتے اپنے رب کے پاس کیسے صف بندی کرتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ پہلے اگلی صفیں پوری کرتے ہیں اور صف میں خوب مل کر کھڑے ہوتے ہیں۔

(یہ حدیث مسلم (۴۳۰) اور ابن ماجہ (۹۹۲) نے روایت کی ہے)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؛ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :
 ” خَيْرُ صُفُوفِ الرِّجَالِ أَوْلَاهَا ، وَشَرُّهَا آخِرُهَا وَخَيْرُ صُفُوفِ
 النِّسَاءِ آخِرُهَا ، وَشَرُّهَا أَوْلَاهَا “ .

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ” مردوں کی صفوں میں سب سے بہتر پہلی
 صف اور سب سے بُری آخری صف ہے۔ اور عورتوں کے لیے سب سے بہتر پہلی
 صف اور سب سے بُری پہلی صف ہے۔

(مسلم (۴۳۰) ، ابوداؤد (۶۷۸) ، ترمذی (۲۲۳) نسائی (۷۹۰) نے روایت کیا)
 عورتوں کی پہلی صف اس وقت بُری صف شمار ہوگی جب یہ مردوں کے ساتھ ہی
 ہو۔ اگر مردوں سے الگ صفیں ہوں تو پھر مردوں کی طرح پہلی صف سب سے بہتر
 صف ہوگی۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ رَأَى فِي أَصْحَابِهِ تَأَخَّرًا ، فَقَالَ لَهُمْ : ” تَقَدَّمُوا فَاتَّمُوا بِي ،
 وَلِيَأْتَمَّ بِكُمْ مَنْ بَعْدَكُمْ ، لَا يَزَالُ قَوْمٌ يَتَأَخَّرُونَ حَتَّى يُؤَخَّرَهُمُ
 اللَّهُ “ .

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو پچھلی صف میں دیکھ کر فرمایا کہ قریب آؤ
 اور پہلی صف مکمل کرو۔ پھر دوسری صف والے تمہاری پیروی کریں۔ جو لوگ پیچھے
 رہیں گے تو اللہ اپنی رحمت میں بھی ان کو پیچھے کر دے گا۔

(یہ حدیث مسلم (۴۳۸) اور ابوداؤد (۶۸۰) نے روایت کی ہے)

صاحب عقل و اہل علم پہلی صف میں کھڑے ہونے کے زیادہ حقدار ہیں
 عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ يَمْسَحُ مَنَاكِبَنَا فِي الصَّلَاةِ وَيَقُولُ : ” لِيَلِينِي مِنْكُمْ
 أَوْلُوا الْأَخْلَامَ وَالنُّهَى ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ “ .

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے ہمارے کندھوں پر ہاتھ بچھرتے اور فرماتے:..... میرے نزدیک وہ کھڑے ہوں جو کہ اہل عمل و صاحب علم ہیں پھر جو ان سے قریب ہوں پھر جو ان سے قریب ہوں۔“
(یہ حدیث مسلم (۴۳۲) نے روایت کی ہے)

اہل علم کا پہلی صف میں سے کسی کو پیچھے کر کے وہاں خود کھڑے ہونا

عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ : بَيْنَا أَنَا فِي الْمَسْجِدِ فِي الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ فَجَبَدَنِي رَجُلٌ مِنْ خَلْفِي جَبْدَةً فَحَنَانِي وَقَامَ مَقَامِي ، فَوَاللَّهِ مَا عَقَلْتُ صَلَاتِي ، فَلَمَّا انْصَرَفَ فَإِذَا هُوَ أَبِيُّ بْنُ كَعْبٍ فَقَالَ : يَا قَتِي ! لَا يَسُوكَ اللَّهُ إِنَّ هَذَا عَهْدٌ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْنَا أَنْ نَلِيَهُ

قیس بن عباد کہتے ہیں کہ ایک دفعہ میں مسجد میں پہلی صف میں تھا کہ ایک شخص نے مجھے پیچھے سے پکڑ کر کھینچا اور خود میری جگہ کھڑا ہو گیا۔ سو خدا کی قسم نماز کیسے ادا کی مجھے معلوم نہیں (اس قدر غصہ آیا) جب نماز ختم ہوئی تو دیکھا کہ وہ ابی بن کعب تھے۔ انہوں نے کہا اے جو ان! اللہ تمہیں رنج نہ دے یہ ہمیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت ہے کہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب رہیں.....

(یہ حدیث نسائی (۸۸۲) نے حسن سند سے روایت کی ہے۔ علاوہ ازیں شیخ البانی نے صحیح نسائی (۷۷۸) میں اس کی تخریج کی ہے)

صفوں کی درنگی نماز کی تکمیل میں سے ہے

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ؛ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: “سَوُّوا صُفُوفَكُمْ فَإِنَّ تَسْوِيَةَ الصُّفُوفِ مِنْ إِقَامَةِ الصَّلَاةِ“
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ”اپنی صفوں کو برابر کرو کیونکہ

صف بدی سے نماز کی تکمیل ہوتی ہے۔“

(بخاری (۷۲۳) مسلم (۳۳۳) ابوداؤد (۲۶۸) ابن ماجہ (۹۹۳) نے روایت کیا

صفوں کی درستگی نماز کے حسن و جمال میں سے ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : " أَقِيمُوا
الصَّفَّ فِي الصَّلَاةِ ، فَإِنَّ إِقَامَةَ الصَّفِّ مِنْ حُسْنِ الصَّلَاةِ "

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: " نماز میں صف کو درست کرو کیونکہ
صفوں کی درستگی نماز کے حسن و جمال میں سے ہے۔ "

(یہ حدیث بخاری (۷۲۲) اور مسلم (۳۳۵) نے روایت کی ہے)

صفوں کی درستگی میں پہلا کام صف کے نمازیوں کا ایک سیدھ میں ہونا

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ ؛ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَمْسَحُ مَنَاكِبَنَا فِي الصَّلَاةِ وَيَقُولُ : " اسْتَوُوا وَلَا تَحْتَلِفُوا "

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے
ہمارے کندھوں پر ہاتھ پھرتے اور کہتے "برابر رہو آگے پیچھے نہ ہو۔"

(یہ حدیث مسلم (۳۳۱) اور ابوداؤد (۶۶۳) نے روایت کی ہے)

نمازیوں کے سینے ایک سیدھ میں ہونا صفوں کی درستگی میں سے ہے

عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ ؛ قَالَ : سَمِعْتُ النُّعْمَانَ ابْنَ بَشِيرٍ
يَقُولُ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَوِّي صُفُوفَنَا ،
حَتَّى كَأَنَّمَا يُسَوِّي بِهَا الْقِدَاحَ ، حَتَّى رَأَى أَنَا قَدْ عَقَلْنَا عَنْهُ ، ثُمَّ
خَرَجَ يَوْمًا فَمَقَامَ حَتَّى كَادَ يُكَبِّرُ ، فَرَأَى رَجُلًا بَادِيًا صَدْرُهُ مِنَ
الصَّفِّ ، فَقَالَ : " عِبَادَ اللَّهِ لَتَسَوَّنَّ صُفُوفَكُمْ أَوْ لِيُخَالِفَنَّ اللَّهُ بَيْنَ
وَجُوهِكُمْ "

حضرت نعمان بن بشیرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری صفیں برابر کیا کرتے تھے حتیٰ کہ ایسا معلوم ہوتا کہ آپ ان سے تیر کی لکڑی برابر فرما رہے ہیں اور یہ سلسلہ جاری رہا تا وقتیکہ آپ نے سمجھا کہ ہم لوگ آپ سے سیکھ چکے ہیں پھر ایک روز آپ نلکے اور کھجیر کھنے ہی والے تھے کہ ایک آدمی کا سینہ صف سے نکلا ہوا دیکھا۔ تو آپ نے فرمایا اے اللہ کے بندو! تم اپنی صفوں کو ضرور سیدھا کر لیا کرو ورنہ اللہ تم میں باہمی مخالفت ڈال دے گا۔

(یہ حدیث مسلم (۴۳۶) نے روایت کی ہے)

صفوں میں خوب مل کر کھڑے ہونا اور گردنوں کا ایک سیدھ میں ہونا

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ؛ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "رُصُّوا صُفُوفَكُمْ، وَقَارِبُوا بَيْنَهَا، وَحَاذُوا بِالْأَعْنَاقِ، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَرَى الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ مِنْ خَلَلِ الصَّفِّ كَأَنَّهُا الْحَذَفُ"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "صفوں میں خوب مل کر کھڑے ہو اور صفیں قریب قریب بناؤ نیز گردنیں بھی برابر رکھو۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں دیکھتا ہوں کہ صف کے درمیان خالی رہ جانے والی جگہ میں شیطان بکری کے بچے کی طرح گھس آتا ہے۔"

(یہ حدیث ابوداؤد (۶۶۷) نسائی (۷۸۵) نے صحیح سند سے روایت کی ہے)

صفوں کی درستگی کے لیے نمازیوں کے کندھوں کا ایک سیدھ میں ہونا

عَنْ ابْنِ عُمَرَ؛ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَقِيمُوا الصُّفُوفَ، وَحَاذُوا بَيْنَ الْمَنَاكِبِ، وَاسْتُدُّوا الْخَلَلَ، ..."

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "صفوں کو بالکل سیدھا کرو کندھوں کو برابر رکھو اور صف میں خالی رہ جانے والی جگہ کو پُر کرو۔"

(ابوداؤد (۶۶۶) ابن خزیمہ (۱۵۳۹) نے صحیح سند سے روایت کیا)

صفوں کی درستگی کی خاطر کندھوں، گھنٹوں اور ٹخنوں کو باہم خوب ملانا
 عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ؛ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :
 ”أَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ ، فَإِنِّي أَرَاكُمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِي“ . وَكَانَ أَحَدُنَا
 يُلْزِقُ مَنْكِبَهُ بِمَنْكِبِ صَاحِبِهِ ، وَقَدَمَهُ بِقَدَمِهِ .

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ”صفوں کو برابر کرو۔ میں تمہیں پیٹھ پیچھے
 سے دیکھتا ہوں“ (راوی کہتے ہیں کہ) ہم میں سے ہر ایک اپنا شانہ دوسرے کے شانے
 سے اور اپنا قدم اس کے قدم سے خوب ملاتا۔

(یہ حدیث بخاری (۷۲۵) نے روایت کی ہے)

عَنْ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ يَقُولُ : أَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ عَلَى النَّاسِ بَوَاجِهِ فَقَالَ : ” أَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ ، ثَلَاثًا ، وَاللَّهِ
 لَتَقِيمَنَّ صُفُوفَكُمْ أَوْ لِيُخَالِفَنَّ اللَّهُ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ“ . قَالَ : فَرَأَيْتُ
 الرَّجُلَ يُلْزِقُ مَنْكِبَهُ بِمَنْكِبِ صَاحِبِهِ وَرُكْبَتَهُ بِرُكْبَةِ صَاحِبِهِ وَكَعْبَهُ
 بِكَعْبِهِ .

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور تین بار فرمایا اپنی
 صفوں کو برابر کرو (نیز فرمایا) اللہ کی قسم! تم صفوں کو برابر کرو۔ ورنہ اللہ تمہارے دلوں
 میں پھوٹ ڈال دے گا۔ راوی (نعمان بن بشیر) کہتے ہیں کہ (اس تشبیہ کے بعد) میں
 نے دیکھا ہر شخص دوسرے کے کندھے سے کندھا، گھنٹے سے گھنٹا اور ٹخنے سے ٹخنہ خوب
 ملا کر کھڑا ہوتا۔

(ابوداؤد (۶۶۲) نے صحیح سند سے روایت کی ہے)

صف میں مل کر کھڑے ہونے والے اللہ کی رحمتوں اور فرشتوں کی
دعاؤں کے حقدار ٹھہرتے ہیں

عَنْ عَائِشَةَ ؛ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :
"إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الَّذِينَ يَصِلُونَ الصُّفُوفَ"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا - "بیشک اللہ کی رحمتیں اور فرشتوں کی
دعائیں ان لوگوں کے لیے ہیں جو اپنی صفوں کو ملاتے ہیں۔"
(یہ حدیث ابن خزیمہ (۱۵۵۰) نے حسن سند سے روایت کی ہے)

رسول اللہ کا صفوں کو خوب ملانے والوں کے لیے دعا کرنا اور صفوں کو
نہ ملانے والوں کے لیے بددعا کرنا

عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَقِيمُوا
الصُّفُوفَ ، وَخَازُوا بَيْنَ الْمَنَاكِبِ ، وَسُدُّوا الْخَلَلَ ، وَلْيَسُوا بِأَيْدِي
إِخْوَانِكُمْ ، وَلَا تَذَرُوا فُرُجَاتِ الشَّيْطَانِ ، وَمَنْ وَصَلَ صَفًا وَصَلَهُ
اللَّهُ ، وَمَنْ قَطَعَ صَفًا قَطَعَهُ اللَّهُ "

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا - "صفوں کو بالکل درست رکھو، کندھوں
کو آپس میں ملا دو، صف کے درمیان خالی رہ جانے والی جگہ مکمل کرو اور اپنے بھائیوں
کے لیے نرمی پیدا کرو، شیطان کے لیے جگہ نہ چھوڑو۔ جو صف کو ملائے گا اللہ اسے
(اپنی رحمت سے) ملائے گا اور جو صف کاٹے گا اللہ اسے (اپنی رحمت سے) کاٹ دے
گا۔"

(ابوداؤد (۶۶۶) ابن خزیمہ (۱۵۳۹) نے صحیح سند سے روایت کیا)

صف کے پیچھے اکیلے نماز پڑھنے والے آدمی کا نماز دھرانا

عَنْ أَبِيصَةَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى
رَجُلًا يُصَلِّي خَلْفَ الصَّفِّ وَحَدَّهُ ، فَأَمَرَهُ أَنْ يُعِيدَ الصَّلَاةَ .

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو صف کے پیچھے اکیلا نماز پڑھتے دیکھا تو اسے دوبارہ نماز پڑھنے کا حکم دیا۔

(یہ حدیث ابو داؤد (۶۸۲) ترمذی (۲۳۰) ابن ماجہ (۱۰۰۴) احمد (۲۳/۵) ابن حبان (۴۰۱) اور ترمذی (۱۰۵/۳) نے صحیح سند سے روایت کی ہے) صف میں جگہ ہو اور بلا عذر اکیلے رہ کر صف کے پیچھے نماز پڑھے تو اس کی نماز جائز نہ ہوگی۔

عورت کا صف میں اکیلی کھڑی ہونا

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : صَلَّيْتُ أَنَا وَبَيْتِي فِيهِ اثْنَتَا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَأُمِّي [أُمُّ سَلِيمٍ] خَلْفَنَا .

حضرت انس بن مالک کہتے ہیں کہ میں نے اور ایک بچے نے ہمارے گھر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی اور میری والدہ ام سلیم ہمارے پیچھے کھڑی تھیں۔

(یہ حدیث بخاری (۷۲۷) نے روایت کی ہے)

ایک یا دو نمازیوں کے ساتھ امام کہاں کھڑا ہونا چاہیے؟

عَنْ جَابِرٍ قَالَ : عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ثُمَّ جِئْتُ حَتَّى قُمْتُ عَنْ يَسَارِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ بِيَدِي ، فَأَدَارَنِي حَتَّى أَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ ، ثُمَّ جَاءَ جَبْرُ بْنُ صَخْرٍ فَتَوَضَّأَ ، ثُمَّ جَاءَ فَقَامَ عَنْ يَسَارِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيْنَا جَمِيعًا ، فَدَفَعَنَا حَتَّى أَقَامَنَا خَلْفَهُ.....

حضرت جابرؓ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے (ایک ہی حدیث میں) روایت کرتے ہیں..... پھر میں آیا حتی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہاتھیں طرف

(نماز کے لیے) کھڑا ہو گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ہاتھ سے پکڑا اور گھما کر دائیں طرف کھڑا کر دیا۔ پھر جبار بن عمرؓ آئے، وضو کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بائیں طرف آکر کھڑے ہو گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم دونوں کو ہاتھوں سے پکڑا اور پیچھے دھکیل دیا حتیٰ کہ آپ نے ہمیں اپنے پیچھے کھڑا کر لیا۔

(یہ حدیث بخاری (۷۲۶) نے مختصر اور مسلم (۳۰۱۰) نے بھی روایت کی ہے)

عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْتَةَ بْنِ مَسْعُودٍ؛ أَنَّهُ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بِالْهَاجِرَةِ، فَوَجَدْتُهُ يُسَبِّحُ، فَقُمْتُ وَرَأَيْتُهُ فَقَرَّبَنِي حَتَّى جَعَلَنِي حِذَاءَهُ عَنْ يَمِينِهِ فَلَمَّا جَاءَ يَرِفًا تَأَخَّرْتُ، فَصَفَفْنَا وَرَأَيْتُهُ.

عبداللہ بن عبید اللہ کہتے ہیں کہ میں عمر بن خطابؓ کے پاس آیا۔ اس وقت کافی گرمی تھی وہ لعل پڑھ رہے تھے۔ میں بھی آپ کے پیچھے کھڑا ہونے لگا تو آپ نے قریب کرتے ہوئے مجھے اپنے برابر دائیں طرف کھڑا کر لیا۔ پھر ریفہ (حضرت عمرؓ کے خادم) آئے تو میں پیچھے ہٹ گیا اور ہم دونوں نے آپؓ (حضرت عمرؓ) کے پیچھے صف باندھی۔

(یہ اثر مالک (۱۵۴/۱) اور شرح بغوی (۳/۳۸۴) میں ہے اور اس کی سند صحیح

ہے)

کسی عذر کے باعث امام کے ساتھ ٹھہر سکتا

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا بَكْرٍ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فِي مَرَضِهِ، فَكَانَ يُصَلِّي بِهِمْ. قَالَ عُرْوَةُ: فَوَجَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَفْسِهِ حِقْفَةً فَخَرَجَ، فَإِذَا أَبُو بَكْرٍ يَوْمُ النَّاسِ، فَلَمَّا رَأَاهُ أَبُو بَكْرٍ اسْتَأْخَرَ، فَأَشَارَ إِلَيْهِ أَنْ كَمَا أَنْتَ، فَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِذَاءَ أَبِي بَكْرٍ إِلَى جَنْبِهِ فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي بِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلَاةِ أَبِي بَكْرٍ .

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیماری میں حضرت ابو بکر صدیقؓ کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ چنانچہ وہ نماز پڑھانے لگے۔ عروہ (راوی حدیث) کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آپ میں (مرض سے) کچھ افتادہ محسوس کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے۔ اس وقت حضرت ابو بکر صدیقؓ امام تھے۔ جب انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو پیچھے ہٹنا چاہا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اشارہ فرمایا کہ تم اسی طرح رہو۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکر صدیقؓ کے برابر ان کے پہلو میں بیٹھ گئے۔ پس حضرت ابو بکرؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور لوگ حضرت ابو بکرؓ کی اقتداء کرنے لگے۔

(یہ حدیث بخاری (۶۸۳) نے روایت کی ہے)

دیوار یا پردہ کے پیچھے سے امام کی اقتداء کرنا

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فِي حُجْرَتِهِ وَجِدَارُ الْحُجْرَةِ قَصِيرٌ فَرَأَى النَّاسَ شَخْصَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ أَنَسُ يُصَلُّونَ بِصَلَاتِهِ ، فَأَصْبَحُوا فَتَحَدَّثُوا بِذَلِكَ ، فَقَامَ لَيْلَةَ الثَّانِيَةِ فَقَامَ مَعَهُ أَنَسُ يُصَلُّونَ بِصَلَاتِهِ ، صَنَعُوا ذَلِكَ لَيْلَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ، حَتَّى إِذَا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ جَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَخْرُجْ ، فَلَمَّا أَصْبَحَ ذَكَرَ ذَلِكَ النَّاسُ ، فَقَالَ : ” إِنِّي خَشِيتُ أَنْ تُكْتَبَ عَلَيْكُمْ صَلَاةُ اللَّيْلِ“ .

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اپنے حجرے میں نماز پڑھا کرتے تھے اور حجرے کی دیوار چھوٹی سی تھی لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو کچھ آپ کی اقتداء میں کھڑے ہو گئے۔ جب صبح ہوئی تو انہوں نے اس کا چرچا کیا دو سری رات لوگوں

نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اسی طرح نماز ادا کی انہوں نے دو یا تین راتیں اسی طرح کیا۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ رہے اور نماز کے لیے نہ نکلے۔ صبح لوگوں نے اس بات کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے تذکرہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے اس بات سے ڈر لگا کہ (کہیں اس الزام کی بناء پر) رات کی یہ نماز (تہجد) تم پر فرض نہ ہو جائے۔“

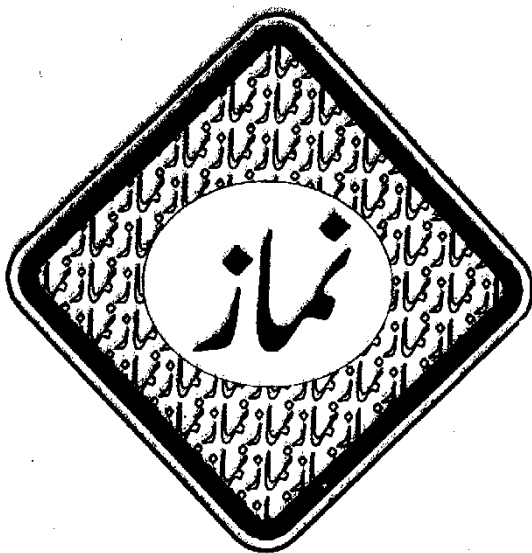
(یہ حدیث بخاری (۷۲۹) نے روایت کی ہے)

ستونوں کے درمیان صف بندی کا منع ہونا

عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كُنَّا نُنْهَى أَنْ نَصُفَّ بَيْنَ السُّوَارِي ، عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَنُطْرَدُ عَنْهَا طَرْدًا .

حضرت قرۃ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں (صفوں کو کاٹنے کی وجہ سے) ہمیں ستونوں کے درمیان صف باندھنے سے منع کیا جاتا تھا۔ اور (ستونوں کے درمیان صف باندھے نظر آنے پر) ہم باز رکھے (دور کر دیئے) جاتے تھے۔ (یہ حدیث ابن ماجہ (۱۰۰۲) ابن خزیمہ (۱۵۶۷) ابن حبان (۳۰۰) حاکم

(۲۱۸) بیہقی (۱۰۳/۳) طہا لسی (۱۰۷۳) اور طبرانی کبیر (۳۱/۱۹) نے حسن سند سے روایت کی ہے)



نیت کرنا

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَقُولُ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : "إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَإِنَّمَا لِامْرِئٍ مِمَّا نَوَى . فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَهِيَ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ . وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوْ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا، فَهِيَ هِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ ."

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”بے شک اعمال کا دار و مدار نیت پر ہے اور آدمی کے لیے وہی کچھ ہے جس کی وہ نیت کرتا ہے۔ پس جس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہوئی تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کے لیے ٹھہری اور جس کی ہجرت دنیا کی غرض سے ہوئی کہ وہ دنیا پالے گا اور اگر عورت کے لیے ہجرت کی کہ اس سے شادی کر لے گا پس اس کی ہجرت اسی چیز کے لیے ہے جس کی خاطر کی گئی (یہ حدیث بخاری (۶۶۸۹) اور مسلم (۱۹۰۷) نے روایت کی ہے)

یہ حدیث تمام عبادات میں نیت کے ایک رکن ہونے کی دلیل ہے۔ امام شافعی اور ان جیسے بعض آئمہ کے افادات کے مطابق نیت اسلام کا ایک تہائی اور بعض کے نزدیک ایک چوتھائی ہے۔

نیت خالق کائنات کے حضور پیش کردہ عبادت کی روح ہے۔ جس کا عمل دل ہے زبان و دیگر اعضاء و جوارح کا عمل جو بھی ہو اعتبار دل کی نیت کا ہی ہو گا۔ حدیث شریف کا معنی اور درج ذیل سبب درود اس کو واضح طور پر پیش کر رہا ہے۔

مہاجر ام قیس نامی آدمی کی محبوب عورت مکہ سے مدینہ ہجرت کر آئی تو اس نے ام قیس نامی اس عورت سے شادی کی خاطر مکہ سے مدینہ ہجرت کی۔ بظاہر اللہ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر ہجرت ظاہر کرنے والے اس شخص کے دل میں نیت ام قیس سے نکاح کی تھی مکہ سے مدینہ تک اگرچہ بہت مشکلات برداشت کیں لیکن پھر بھی اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر ہجرت کرنے والوں میں شمار

نہ ہوا بلکہ اصلی نیت عیاں ہونے پر ہر ایک نے اسے ”مہاجر ام قیس“ کہنا شروع کر دیا نیت اللہ کے حضور پیش کردہ عبادت میں دل کا حصہ ہے اگر دل اس سے محروم ہو تو عبادت صرف زبانی جمع خرچ اور بے کار رہ جاتی ہے۔

نیت عبادت کے ساتھ ذہن کو مشغول کرتی ہے۔ یوں ذہنی حضوری سے ادا کی جانے والی عبادت سے آدمی لذت پاتا ہے۔

نیت کی کیفیت: لفظی طور پر ادا کیے بغیر قلبی طور پر کیفیت پر غور کرتے ہوئے تمام اعضاء کو اس عبادت کے لیے تیار کرنا ہے۔

نیت کی زبان سے ادائیگی بدعت ہے۔ اور بطور سنت مقبول نہیں بلکہ اس سے ہٹ کر ایک بدعت ہے۔ نمازی کا نماز کی ابتداء کرتے وقت زبان سے ادا کیا جانے والا پہلا عمل ”اللہ اکبر“ کے الفاظ ہیں۔ تکبیر تحریمہ کی بحث میں بیان شدہ حضرت عائشہؓ کی حدیث اس کی دلیل ہے۔

عَنْ شَقِيقٍ قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ : مَنْ هَاجَرَ يَتَغَيَّبُ شَيْئًا وَهُوَ لَهُ ، قَالَ هَاجَرَ رَجُلٌ لِيَتَزَوَّجَ امْرَأَةً يُقَالُ لَهَا أُمُّ قَيْسٍ وَكَانَ يُسَمَّى مَهَاجِرَ أُمِّ قَيْسٍ .

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ جس نے کسی چیز کی خاطر ہجرت کی تو اس کے لیے وہی چیز ہے۔ مزید فرمایا ایک آدمی نے ام قیس نامی عورت سے شادی کی غرض سے ہجرت کی تو اس آدمی کو مہاجر ام قیس کہا جانے لگا۔

(یہ اثر طبرانی کبیر (۸۵۳۰) میں مروی ہے اور بیہقی نے مجمع الزوائد (۱۰۲/۳) میں اس کے راویوں کو صحیح کے رجال کہا ہے)

تکبیر تحریمہ کہنا واجب ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :
”إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَكَبِّرْ“ .

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا..... جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو

”الْمَأْكِبِرُ“ کو

(یہ حدیث بخاری (۷۹۳)، مسلم (۳۹۷)، ترمذی (۳۰۳)، نسائی (۱۲۳/۲) اور ابن ماجہ (۱۰۶۰) نے روایت کی ہے)
عَنْ عَائِشَةَ ؛ قَالَتْ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَسْتَفْتِحُ الصَّلَاةَ بِالتَّكْبِيرِ .

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز اللہ اکبر (کے الفاظ) سے شروع کیا کرتے تھے

(یہ حدیث مسلم (۳۹۸) نے روایت کی ہے)
یہ حدیث شریف نمازی کے ابتدائے نماز پر ادا کردہ پہلے کلمات اللہ اکبر کے الفاظ پر دلیل ہے۔

عَنْ عَلِيٍّ : عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ”مِفْتَاحُ
الصَّلَاةِ الطُّهُورُ ، وَتَحْرِيمُهَا التَّكْبِيرُ ، وَتَحْلِيلُهَا التَّسْلِيمُ“ .

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز کی سچی طہارت و پاکیزگی ہے اور تکبیر (اللہ اکبر) نماز کی تحریم ہے اور تسلیم (السلام علیکم ورحمۃ اللہ) اس کی تحلیل ہے“
احمد (۱۲۳/۱۲۹)، ابوداؤد (۶۱)، ترمذی (۳)، ابن ماجہ (۲۷۵)، شافعی (۶۹/۱)، دارمی (۱۳۸/۱)، حاکم (۱۳۲/۱)، طحاوی (۱۶۱/۱) اور بیہقی (۱۷۳/۲) میں صحیح سند سے مروی ہے)

تکبیر ”تحریم“ ہے“ سے مراد اللہ اکبر کے یہ الفاظ ادا کرنے کے بعد نماز سے خارج ہر حرکت نمازی کے لیے حرام ہو جاتی ہے۔

تسلیم ”تحلیل“ ہے“ سے مراد کہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ کے الفاظ ادا کرنے کے بعد نمازی کے لیے نماز میں حرام ہونے والی ہر شے حلال ہو جاتی ہے۔

تکبیر میں کس وقت ہاتھ اٹھانے ہیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات ہاتھوں کو تکبیر کے ساتھ اٹھاتے تھے
عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا أُذُنَيْهِ .
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اللہ اکبر کہتے تو ہاتھوں کو اپنے کانوں کے برابر
تک اٹھاتے۔

(یہ حدیث مسلم (۳۹۱) نے روایت کی ہے)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات ہاتھوں کو تکبیر سے پہلے اٹھاتے
عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، إِذَا قَامَ لِلصَّلَاةِ ، رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى تَكُونَا حَذْوًا مِنْكَبِيهِ ، ثُمَّ كَبَّرَ .
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو اپنے ہاتھوں کو
اٹھاتے حتیٰ کہ کندھوں کے برابر ہو جاتے پھر اللہ اکبر کہتے۔

(یہ حدیث مسلم (۳۹۰) اور ابوداؤد (۷۲۲) نے روایت کی ہے)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھوں کو بعض اوقات تکبیر کے بعد اٹھاتے۔
عَنْ أَبِي قِلَابَةَ : أَنَّهُ رَأَى مَالِكَ بْنَ الْحُوَيْرِثِ إِذَا صَلَّى كَبَّرَ
ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ وَحَدَّثَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ يَفْعَلُ هَكَذَا .

ابو قلابہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے مالک بن حویرث کو دیکھا کہ جب انہوں نے
نماز ادا کی تو اللہ اکبر کہا پھر اپنے ہاتھوں کو اٹھایا..... اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اسی طرح کرتے تھے

(یہ حدیث بخاری (۷۳۹) اور مسلم (۳۹۱) نے روایت کی ہے)

اٹھائے ہوئے ہاتھوں کی کیفیت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ مَدًّا .

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو دونوں ہاتھوں کو لمبا کر کے اٹھاتے۔

(یہ حدیث ابو داؤد (۷۳۵) اور ترمذی (۲۳۹) نے صحیح سند سے روایت کی ہے)
عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ : دَخَلَ عَلَيْنَا أَبُو هُرَيْرَةَ مَسْجِدَ نَبِيِّ وَرَيْقٍ ، قَالَ : ثَلَاثٌ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ بِهِنَّ ، تَرَكَهُنَّ النَّاسُ : كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ قَالَ هَكَذَا -
أَشَارَ أَبُو عَامِرٍ بِيَدِهِ وَلَمْ يُفَرِّجْ بَيْنَ أَصَابِعِهِ وَلَمْ يَضُمَّهَا - وَقَالَ : هَكَذَا أَرَانَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ .

سعید بن سمعان کہتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہؓ ہمارے پاس مسجد نبی وریق میں آئے اور انہوں نے کہا کہ تین چیزیں ایسی ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے اور لوگوں نے چھوڑ دی ہیں جب آپ نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو کہا ایسے..... اور (راوی) ابو عامر نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ (کبیر کہتے وقت) اگلیاں نہ تو زیادہ کھلی ہوتیں اور نہ ہی خوب ملی ہوتیں اور کہا کہ اسی طرح ہمیں ابن ابی ذنب نے دکھلایا تھا۔

(یہ حدیث نسائی (۹۵۲) ابن خزیمہ (۳۵۹) بیہقی (۲۷۲) حاکم نے مستدرک میں صحیح سند سے روایت کی ہے)

ہاتھ کہاں تک اٹھائے جائیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات ہاتھوں کو کندھوں کے برابر تک اٹھاتے تھے۔

عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ مَنْكِبَيْهِ .

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپؐ نے نماز شروع کی تو ہاتھوں کو اٹھایا حتیٰ کہ وہ کندھوں کے برابر ہو گئے۔

(یہ حدیث مسلم (۳۹۰) اور ابوداؤد (۷۲۲) نے روایت کی ہے)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھوں کو بعض اوقات کانوں کے برابر تک اٹھاتے تھے۔

عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ : إِذَا كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا أُذُنَيْهِ .

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اللہ اکبر کہتے تو ہاتھوں کو کانوں کے برابر تک اٹھاتے تھے۔

(یہ حدیث مسلم (۳۹۱) اور ابوداؤد (۷۲۶) نے روایت کی ہے)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات ہاتھوں کو کانوں کے اوپر تک اٹھاتے تھے۔

عَنْ قَتَادَةَ ؛ أَنَّهُ رَأَى نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :
..... حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا فُرُوعَ أُذُنَيْهِ .“

حضرت قتادہؓ کہتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا..... یہاں تک کہ آپؐ کے (دونوں ہاتھ) کانوں کے اوپر تک برابر ہو گئے۔

(یہ حدیث مسلم (۳۹۱) اور ابوداؤد (۷۲۵) نے روایت کی ہے)

کانوں کی لوت تک ہاتھ اٹھانے والی روایت ضعیف ہے

ہاتھوں کو اٹھاتے وقت انگوٹھوں کی پوروں کانوں کی لو کو مس کرنا نبی علیہ الصلاۃ کی سنت کا حصہ نہیں ہے صحیح تو وہی ہے جو کہ مذکورہ بالا تین احادیث بیان کرتی ہیں انگوٹھوں کے بالائی سرے کانوں سے چھونے کے بارے بطور دلیل پیش کی جاوے گی درج ذیل روایت ضعیف ہے۔ اس کی سند مقطوع ہے۔

عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَائِلٍ عَنِ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ إِبْهَامِيهِ فِي الصَّلَاةِ إِلَى شَحْمَةِ أُذُنِيهِ .

حضرت وائل بن حجر بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز میں اپنے ہاتھوں کے انگوٹھے کانوں کی لوت تک اٹھاتے دیکھا۔

(یہ حدیث ابو داؤد (۷۳۷) اور نسائی (۱۲۳۲) نے ضعیف سند کے ساتھ

روایت کی ہے)

اس روایت کے ضعف کا سبب روایت کے راویوں میں سے عبد الجبار کا اپنے باپ سے حدیث کا نہ سننا ہے۔ ابن حجر نے ”تقریب“ میں عبد الجبار کے بارے کہا ہے کہ اس کی اپنے باپ سے روایت مرسل ہے۔

علوم اسلامیہ سے آگاہ لوگ جانتے ہیں کہ ضعیف حدیث دین میں حجت نہیں ہے یعنی ضعیف روایت کی بنیاد پر عمل نہیں کیا جاتا۔

نماز میں قیام کے دوران دائیں ہاتھ کو بائیں کلائی پر رکھنا

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ؛ كَانَ النَّاسُ يُؤَمَّرُونَ أَنْ يَضَعَ الرَّجُلُ الْيَمْنَى عَلَى ذِرَاعِهِ الْيُسْرَى فِي الصَّلَاةِ .

حضرت سهل بن سعد کہتے ہیں کہ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں) لوگوں کو حکم دیا جاتا تھا کہ وہ نماز میں اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں کلائی پر رکھیں۔

(یہ حدیث بخاری (۷۳۰) اور مالک (۱۵۹) نے روایت کی ہے)

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :
 "إِنَّا مَعَشَرَ الْأَنْبِيَاءِ أُمِرْنَا أَنْ نُؤَخَّرَ سُجُودَنَا وَنُعَجَّلَ فِطْرُنَا ، وَأَنْ
 نُمْسِكَ بِأَيْمَانِنَا عَلَى شِمَائِلِنَا فِي صَلَاتِنَا ."

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمیں انبیاء کے گروہ کو حکم دیا گیا ہے
 کہ سحری دیر سے کریں اور افطاری جلدی کریں اور اپنی نمازوں میں دائیں ہاتھ سے
 بائیں کو پکڑیں۔"

(یہ حدیث ابن حبان (۱۷۶۱) اور طبرانی اوسط (۱۰۰) میں صحیح سند سے روایت
 کی گئی ہے)

عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي فَوَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى
 الْيُمْنَى ، فَرَأَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى
 الْيُسْرَى .

حضرت عبد اللہ بن مسعود (سے مروی ہے کہ ایک دن میں نے) نماز پڑھتے بائیں
 ہاتھ کو دائیں ہاتھ پر رکھا تھا۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں دیکھا تو ان
 کا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھ دیا۔

(یہ حدیث احمد (۷۵۵) اور ابوداؤد (۷۵۵) نے صحیح سند سے روایت کی ہے)

نماز میں دائیں بائیں ہاتھ اوپر تلے چھاتی پر رکھنا

عَنْ هُلْبِ الطَّائِي قَالَ : رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يَنْصَرِفُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ ، وَرَأَيْتُهُ - قَالَ - يَضَعُ هَذِهِ عَلَى
 صَدْرِهِ ، وَصَفَ يَحْتَبِي الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى فَوْقَ الْمَفْصِلِ .

حلب الطائی کہتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ وہ
 سلام پھیرنے کے بعد) دائیں سے بھی مڑتے تھے اور بائیں سے بھی اور کہا کہ میں نے
 آپ کو ان (یعنی ہاتھوں) کو سینے پر رکھے ہوئے دیکھا تھا۔ یہی نے دائیں ہاتھ کو بائیں

ہاتھ کے جوڑ پر رکھ کر اس بات کی وضاحت کی۔

(یہ حدیث احمد (۲۲۶/۵)) نے حسن سند سے روایت کی ہے)

عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى عَلَى صَدْرِهِ .

حضرت وائل بن حجر کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی آپ نے سینے پر دائیں ہاتھ کو بائیں پر رکھا۔

(یہ حدیث ابن خزیمہ (۴۷۹) سنن بیہقی (۳۰/۲) اور بزاز نے حسن سند سے روایت

کی ہے)

چھاتی پر ہاتھوں کی کیفیت

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ؛ كَانَ النَّاسُ يُؤَمَّرُونَ أَنْ يَضَعَ الرَّجُلُ الْيَدَى الْيُمْنَى عَلَى ذِرَاعِهِ الْيُسْرَى فِي الصَّلَاةِ .

حضرت سهل بن سعد کہتے ہیں کہ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں) لوگوں کو حکم دیا جاتا تھا کہ وہ نماز میں اپنے داہنے ہاتھ کو بائیں کلائی پر رکھیں۔

(یہ حدیث بخاری (۷۳۰) اور مالک (۱۵۹) نے روایت کی ہے)

عَنْ عَاصِمِ بْنِ كَلَيْبٍ قَالَ : حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّ وَائِلَ بْنَ حُجْرٍ أَخْبَرَهُ قَالَ : قُلْتُ لِأَنْظُرَنَّ إِلَى صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يَصَلِّي ، فَانْظَرْتُ إِلَيْهِ فَقَامَ فَكَبَّرَ وَرَقَعَ يَدَيْهِ حَتَّى حَاذَا بَأُذُنَيْهِ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى كَفِّهِ الْيُسْرَى وَالرُّسْخِ وَالسَّاعِدِ .

حضرت وائل بن حجر کہتے ہیں کہ میں نے ارادہ کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز دیکھوں کہ آپ کیسے ادا کرتے ہیں۔ میں نے دیکھا کہ آپ کھڑے ہوئے اور اللہ اکبر کہا اور دونوں ہاتھ کالوں تک اٹھائے۔ پھر دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر پہنچے

اور کلائی سے قریب تر رکھا۔

(احمد (۳/۳۱۸) نسائی (۲/۱۲۶) ابن خزیمہ (۲۸۰) میں صحیح سند سے مروی ہے)
عَنْ طَاوُسٍ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :
يَضَعُ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى يَدِهِ الْيُسْرَى يَشُدُّ بَيْنَهُمَا عَلَى صَدْرِهِ وَهُوَ
فِي الصَّلَاةِ .

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر مضبوطی سے
پکڑتے ہوئے سینہ پر رکھتے۔

(یہ مرسل حدیث ابو داؤد (۷۵۹) نے حسن سند سے روایت کی ہے)

نماز میں ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا صحیح نہیں ہے
نماز میں زیر ناف ہاتھ باندھنے کا عمل ایک ضعیف سند والی روایت پر موقوف ہے۔
احناف کا عمل اسی ضعیف روایت پر ہے۔ حالانکہ علمائے احناف میں سے ”عمدۃ القاری“
کے مؤلف علامہ یعنی اور ”نصب الرایہ“ کے مؤلف علامہ زہلی بھی اس روایت کی
سند کے صحیح نہ ہونے کے قائل ہیں۔ جیسا کہ ہم ذکر کریں گے جمہور علمائے حدیث اس
کے ضعف پر اتفاق کر چکے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت عمل ہاتھوں کا
سینے پر باندھنا ہے۔

احناف کی دلیل ٹھہرنے والی ضعیف روایات درج ذیل ہیں

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ ، حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ ، أَنَّ
عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : السُّنَّةُ وَضَعُ الْكَفِّ عَلَى الْكَفِّ فِي
الصَّلَاةِ تَحْتَ السَّرَّةِ .

حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ نماز میں ہتھیلی کو ہتھیلی پر زیر ناف باندھنا سنت ہے۔

(یہ حدیث احمد (۱۱۰) اور ابو داؤد (۷۵۶) نے ضعیف سند سے روایت کی ہے)

(۱) یہ روایت ابوداؤد کے نسخہ ابن عربی کے علاوہ دیگر نسخوں میں ثابت نہیں ہے اور اس کی سند میں عبدالرحمن بن اسحاق الکوئی الواسطی ہے۔ امام ابوداؤد نے کہا کہ میں نے امام احمد بن حنبل کو عبدالرحمن بن اسحاق کو ضعیف قرار دیتے ہوئے سنا ہے۔
(۲) اسی سند میں زیاد بن زید الکوئی ہے۔ ابو حاکم نے اسے مجہول قرار دیا ہے زیاد بن زید کی ابوداؤد میں ایک ہی مذکورہ بالا روایت ہے۔

زیر ناف ہاتھ باندھنے کے طرفداروں کے دلائل میں سے مزید ایک ضعیف روایت
عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ : قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ : أَخَذُ الْأَكْفُفُ عَلَيَّ
الْأَكْفُفُ فِي الصَّلَاةِ تَحْتَ السُّرَّةِ .

حضرت ابو ہریرہؓ نے نماز میں ہاتھوں کی کیفیت ایک کو دوسرے پر ناف کے نیچے رکھنا بیان فرمائی۔

(یہ حدیث ابوداؤد (۷۵۸) نے ضعیف سند سے روایت کی ہے)
زیر ناف ہاتھ باندھنے کے طرفداروں کے دلائل میں سے مزید ایک ضعیف روایت۔
عَنْ ابْنِ جَرِيرِ الصَّبِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ يُمَسِّكُ شِمَالَهُ بِيَمِينِهِ عَلَيَّ الرَّسْغِ فَوْقَ السُّرَّةِ .

جریر الصبئی نے کہا کہ میں نے حضرت علیؓ کو بائیں ہاتھ (بائیں ہاتھ کے گٹے) کو دائیں ہاتھ سے پکڑے اور ناف پر رکھے ہوئے دیکھا۔

(یہ حدیث ابوداؤد (۷۵۷) نے ضعیف سند سے روایت کی ہے)
اس روایت کی سند میں حضرت علیؓ سے روایت کرنے والے جریر الصبئی ہیں جن کی حضرت علیؓ سے روایت نامعلوم ہے۔

جیسا کہ اوپر ظاہر ہے کہ مشہور علمائے حدیث اس پر متفق ہیں کہ احتاف کی دلیل بننے والی ”زیر ناف یا عین ناف پر“ ہاتھ باندھنے والی روایات ضعیف ہیں اور ایسی روایات کا قابل عمل نہ ہونا ایک کھلی حقیقت ہے۔

امام ابو حنیفہ کی تقلید کے دعویٰ دار احباب کی خدمت میں حاشیہ ابن عابدین (۳۶) پر امام ابو حنیفہ سے منسوب قول کی یاودہانی مفید ہو سکتی ہے۔ امام

صاحب نے فرمایا ”صحیح حدیث ہی میرا مذہب ہے“ صاحب عمل سلیم کے لیے یہ قول امام کافی ہے۔

تکبیر تحریمہ اور قرأت کے درمیان کیا پڑھنا چاہیے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَبَّرَ فِي الصَّلَاةِ ، سَكَتَ هُنَيْئَةً قَبْلَ أَنْ يَقْرَأَ ، فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي ، أَرَأَيْتَ سُكُوتَكَ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ ، مَا تَقُولُ ؟ قَالَ : ” أَقُولُ : اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ . اَللّٰهُمَّ نَقِّنِي مِنْ خَطَايَايَ كَمَا يُنَقِّي الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ . اَللّٰهُمَّ اغْسِلْنِي مِنْ خَطَايَايَ بِالطَّلْحِ وَالْمَاءِ وَالْبَرَدِ “ .

حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں اللہ اکبر کہتے تو کچھ پڑھنے سے پہلے خاموش ہو جاتے اس پر میں نے کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان تکبیر اور قرأت کے درمیان جب آپ خاموش ہوتے ہیں تو کیا کہتے ہیں رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے فرمایا میں کہتا ہوں ” اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ . اَللّٰهُمَّ نَقِّنِي مِنْ خَطَايَايَ كَمَا يُنَقِّي الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ . اَللّٰهُمَّ اغْسِلْنِي مِنْ خَطَايَايَ بِالطَّلْحِ وَالْمَاءِ وَالْبَرَدِ . “ اے اللہ! میرے اور میری غلطیوں کے درمیان ایسی دوری فرما جس طرح تو نے مشرق اور مغرب کے درمیان دوری فرمائی۔ اے پروردگار مجھ کو غلطیوں سے ایسے پاک کر دے جیسے سفید کپڑا میل سے صاف ہوتا ہے۔ اے اللہ برف پانی اور ٹھنڈے پانی سے میری غلطیوں کی صفائی کر دے۔

(یہ حدیث بخاری (۷۳۳) مسلم (۵۹۸) ابوداؤد (۷۸۱) اور نسائی (۱۲۹۲) نے روایت کی ہے)
فرض نمازوں میں پڑھی جانے والی دعائے افتتاح میں سے اعلیٰ درجے کی صحت والی یہ مذکورہ بالا دعا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَفْتَحَ الصَّلَاةَ قَالَ : ” سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ “.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز شروع کرتے وقت پڑھا کرتے تھے
سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ
اے میرے اللہ! تیری حمد کے ساتھ تسبیح و تہلیل کرتا ہوں۔ تیرا نام بابرکت ہے۔
تیری عظمت بلند تر ہے۔ اور تیرے علاوہ کوئی دوسرا معبود (حقیقی) نہیں ہے۔

(یہ حدیث ابوداؤد (۷۷۶) ترمذی (۲۳۳) نسائی (۱۳۲۲) ابن ماجہ (۸۰۳) احمد (۵۰۳) دارقطنی (۱۱۲) اور حاکم (۲۳۵) نے صحیح سند سے روایت کی ہے)
عَنْ أَنَسٍ : أَنَّ رَجُلًا جَاءَ فَدَخَلَ الصَّفَّ وَقَدْ حَفَزَهُ النَّفْسُ ، فَقَالَ : ” الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ “ فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ قَالَ : ” أَيُّكُمْ الْمُتَكَلِّمُ بِالْكَلِمَاتِ ؟ “ فَأَرَمَ الْقَوْمَ . فَقَالَ : ” أَيُّكُمْ الْمُتَكَلِّمُ بِهَا ؟ فَإِنَّهُ لَمْ يَقُلْ بِأَسَا “ . فَقَالَ : ” لَقَدْ رَأَيْتُ اثْنَيْ عَشَرَ مَلَكًا يَتَدَرَوْنَهَا أَيُّهُمْ يَرْفَعُهَا “ .

حضرت انس کہتے ہیں کہ ایک شخص آیا اور نماز کی صف میں شامل ہوا۔ اس کا

سانس پھولا ہوا تھا۔ اس نے کہا ” الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا

فِيهِ “ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے تو آپ نے پوچھا یہ

کلمات کہنے والا کون ہے تمام لوگ خاموش رہے۔ پھر آپؐ نے فرمایا یہ کس نے کہا ہے۔ اس نے کوئی بری بات نہیں کہی۔ میں نے دیکھا کہ بارہ فرشتے ایک دوسرے پر گر رہے ہیں کہ کون ان کلمات کو اوپر لے جائے۔“

(یہ حدیث مسلم (۶۰۰) اور ابو داؤد (۷۶۳) نے روایت کی ہے)

قرآت سے پہلے اعوذ باللہ پڑھنا لازمی ہے

﴿ فَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ﴾
فرمان الہی ہے کہ تلاوت شروع کرتے وقت اَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ پڑھو یعنی شیطان مردوسے اللہ کی پناہ طلب کرو۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ؛ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ بِاللَّيْلِ [فِي رَوَايَةٍ ، إِذَا اسْتَفْتَحَ الصَّلَاةَ] كَبَّرُ ثُمَّ يَقُولُ : "..... أَعُوذُ بِاللَّهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ، مِنْ هَمَزِهِ وَنَفْخِهِ وَنَفْثِهِ".

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نماز کے لیے کھڑے ہوتے۔ (اور ایک

روایت میں ہے کہ جب نماز شروع کرتے تو) اللہ اکبر کہتے اور پھر کہتے.....
أَعُوذُ بِاللَّهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ، مِنْ هَمَزِهِ وَنَفْخِهِ وَنَفْثِهِ“ (حق باری تعالیٰ) کی رحمت سے محروم شیطان سے اس کے دوسواں سے اس کے کبر و غرور سے اس کی پھونک سے سبج و عظیم اللہ کی پناہ طلب کرتا ہوں۔

(یہ حدیث ابو داؤد (۷۷۵) ترمذی (۲۳۲) ابن ماجہ (۸۰۷) ابن حبان (۱۷۷۱)

دار قطنی (۲۹۸) اور حاکم (۲۳۵) نے حسن سند سے روایت کی ہے)

بِسْمِ اللّٰهِ آهستہ پڑھنا

عَنْ أَنَسٍ قَالَ : صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ ، وَعُمَرَ ، وَعُثْمَانَ ، فَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا مِنْهُمْ يَقْرَأُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ .

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ابو بکرؓ اور عثمانؓ کے ساتھ نماز پڑھی کسی کو بھی یاد آواز بلند بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھتے نہیں سنا (یہ حدیث بخاری (۷۴۳) مسلم (۲۹۹) ترمذی (۲۴۴) احمد (۲۶۳/۳) اور نسائی (۲۶۳/۲) نے روایت کی ہے)

شعبی کہتے ہیں کہ دار قطنی سے بسم اللہ جری پڑھنے یا نہ پڑھنے کے بارے جب پوچھا گیا تو انہوں نے جواب دیا کہ بسم اللہ ظاہری طور پر کہنے کے بارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی ایک بھی صحیح روایت وارد نہیں ہوئی ہے۔ تاہم صحابہ کرام سے صحیح اور ضعیف بھی (روایات مروی) ہیں۔

(تلاویات مسند امام احمد ۲۰۴)

عَنْ عَائِشَةَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَفْتِيحُ قِرَآئَتَهُ بِالْحَمْدِ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ .

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں قرأت کی ابتدا الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ سے کرتے تھے۔

(یہ حدیث جامع عبد الرزاق (۹) اور کنز (۲۲۰۵۰) میں مروی ہے)

ہر رکعت میں سورہ فاتحہ پڑھنا لازمی ہے

عَنْ عَبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : " لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ " .

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے سورہ فاتحہ نہ پڑھی اس کی نماز

نہیں ہے۔“

(یہ حدیث بخاری (۷۵۶)، مسلم (۳۹۳) ابوداؤد (۸۲۲) ترمذی (۲۳۷) نسائی

(۱۳۷۲) اور ابن ماجہ (۸۳۷) نے روایت کی ہے)

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ : كُنَّا خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ ، فَقَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنَقَّلْتُ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةَ ، فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ : ” لَعَلَّكُمْ تَقْرَوْنَ

خَلْفَ إِمَامِكُمْ “ ، قُلْنَا : نَعَمْ هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ . قَالَ : ” لَا تَفْعَلُوا

إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَإِنَّهُ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِهَا “ .

حضرت عبادہ بن صامتؓ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے

صبح کی نماز پڑھ رہے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو قرأت کرنا مشکل ہو گئی۔ جب

نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا شاید تم لوگ بھی امام کے پیچھے قرأت کرتے ہو۔ ہم نے

کہا ہاں اے اللہ کے رسول۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نہ پڑھو سوائے سورۃ

فاتحہ کے۔ کیونکہ اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو اسے نہیں پڑھتا۔

(یہ حدیث احمد (۳۱۶۵، ۳۲۲) ابوداؤد (۸۲۳) ترمذی (۳۱۱) نسائی (۱۳۱۲) جزء

قرآۃ للبخاری (۲۲۶، ۶۰) دار قطنی (۳۱۸، ۱) ابن حبان (۱۷۷۶) حاکم (۲۳۸، ۱) بیہقی

سنن (۱۶۳، ۲) اور جز قرآہ (۹۸) ابن ابی شیبہ (۳۷۳) اور طحاوی (۲۱۵) نے

حسن سند سے روایت کی ہے)

عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيَوَةَ قَالَ : صَلَّيْتُ إِلَى جَنْبِ عُبَادَةَ بْنِ

الصَّامِتِ فَسَمِعْتُهُ يَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ ، فَلَمَّا قَضَيْنَا صَلَاتَنَا قُلْنَا : يَا

أَبَا الْوَلَيْدِ ، أَتَقْرَأُ مَعَ الْإِمَامِ ؟ قَالَ : وَيَحَلْكَ إِنَّهُ لَا صَلَاةَ إِلَّا بِهَا .

رجاء بن حیوہ کہتے ہیں کہ میں نے عبادہ بن صامتؓ کے پہلو میں کھڑے ہو کر نماز

پڑھی۔ میں نے سنا کہ امام کے پیچھے (فاتحہ الکتاب) پڑھ رہے ہیں۔ نماز کے بعد میں

نے کہا! ابوولید (عبادہ بن صامت کی کنیت) کیا آپ امام کے ساتھ پڑھتے ہیں آپ نے

کما تھ پرافسوس (کہ تو نہیں جانتا) اس (فاتحہ الکتاب) کے بغیر (تو) نماز نہیں ہوتی۔

(یہ حدیث عبد الرزاق (۲۷۷۱) نے حسن سند سے روایت کی ہے)

عبادہ بن صامتؓ پہلی اور دوسری بیعت عقبہ کرنے والوں میں حاضر تھے اور احد، خندق کے ساتھ دیگر تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں انصار میں سے قرآن یاد کرنے والے پانچ اشخاص حضرت معاذ بن جبلؓ، عبادہ بن صامتؓ، ابی بن کعبؓ، ابو ایوبؓ اور ابو درادہ بیان کئے جاتے ہیں۔

حضرت عبادہ بن صامتؓ دور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں اصحاب صفہ کو قرآن بھی پڑھایا کرتے تھے۔

جب مسلمانوں نے شام فتح کیا تو حضرت عمرؓ نے قرآن فقہ سکھانے کے لیے حضرت عبادہ بن صامتؓ کو وہاں روانہ فرمایا۔

اوزاعی بیان کرتے ہیں کہ فلسطین میں محبین کے جانے والے پہلے قاضی حضرت عبادہ بن صامتؓ ہیں۔

صحیح قول کے مطابق حضرت عبادہ بن صامتؓ نے فلسطین کے رومیہ نامی قبے میں ۷۲ سال ۳۳ ہجری میں وفات پائی۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِأَصْحَابِهِ، فَلَمَّا قَضَى أَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهِ فَقَالَ: أَتَقْرَؤُونَ فِي صَلَاتِكُمْ وَالْإِمَامُ يَقْرَأُ؟ "فَسَكَتُوا، فَقَالَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَقَالَ قَائِلٌ أَوْ قَائِلُونَ: إِنَّا لَنَفْعَلُ، قَالَ: "فَلَا تَفْعَلُوا وَلِيَقْرَأَ أَحَدُكُمْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِي نَفْسِهِ".

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کے ساتھ نماز ادا کی۔ نماز مکمل کرنے کے بعد صحابہ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا! کیا تم نماز میں پڑھتے ہو جبکہ امام قرأت کر رہا ہوتا ہے وہ سب خاموش رہے تو آپ نے تین بار یہ سوال دہرایا۔ پھر کسی نے یا ان میں

کچھ نے کہا، ہاں ہم ایسا کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا ایسے نہ کیا کرو۔ بلکہ ہر ایک اپنے نفس (یعنی اپنے آپ) میں صرف سورہ فاتحہ پڑھا کرے۔

(یہ حدیث جز قرآہ للبغاری (۲۲۳) دار قطنی (۳۳۰) طحاوی (۲۱۸) عبد الرزاق (۲۷۶۵) بیہقی جز قرآہ (۱۳۱) و سنن (۱۶۶، ۲) خطیب (۱۷۶، ۱۳) اور مجمع الزوائد (۱۱۰، ۲) میں صحیح سند سے مروی ہے)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہجرت کر کے مدینہ تشریف لانے پر حضرت انس بن مالکؓ کو ان کی والدہ ام سلیم نے بطور ہدیہ آپ کی خدمت میں پیش کیا۔ بعض روایات میں منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہجرت کر کے مدینہ تشریف لانے پر ہر کسی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کوئی نہ کوئی ہدیہ پیش کیا۔ حضرت انسؓ کی والدہ نے اور کچھ نہ پانے پر ان (یعنی حضرت انسؓ) کو بازو سے پکڑا اور آپ کے حضور یہ کہتے ہوئے پیش کیا کہ اے اللہ کے رسول! دیگر لوگوں کی طرح آپ کی خدمت میں پیش کرنے کے لیے میرے پاس اور تو کوئی شے نہیں ہے یہ میرا انس ہے اپنی خدمت کے لیے اسے قبول فرمائیں۔

حضرت انسؓ کی عمر اس وقت دس سال تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آخرت کی طرف رحلت فرمانے تک حضرت انسؓ سفر میں حتیٰ کہ حاجت کے لیے ساتھ پانی لے جانے والے خدمت گزار بھی حضرت انسؓ تھے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :
 " لَا تُحْزِي صَلَاةً لَا يُقْرَأُ فِيهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ " فَقُلْتُ وَإِنْ
 كُنْتُ خَلْفَ الْإِمَامِ ؟ قَالَ : فَأَخَذَ بِيَدِي وَقَالَ : " إِقْرَأْ فِي
 نَفْسِكَ "

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نماز میں فاتحہ الکتاب نہ پڑھی جائے اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ (راوی حضرت ابو ہریرہؓ) کہتے ہیں میں نے کہا اگرچہ میں امام کے پیچھے ہوں آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا اسے اپنے آپ میں پڑھ لیا کرو۔ (ابن خزیمہ (۳۹۰) اور ابن حبان (۱۷۸۰) نے صحیح سند سے روایت کیا)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :
 ” مَنْ صَلَّى صَلَاةً لَمْ يقرأَ فِيهَا بِأَمِّ الْقُرْآنِ فَهِيَ خِدَاجٌ ثُمَّ هِيَ
 خِدَاجٌ غَيْرُ تَمَامٍ “ . قُلْتُ : يَا أَبَا هُرَيْرَةَ فَكَيْفَ أَصْنَعُ إِذَا جَهَرَ
 الْإِمَامُ ؟ قَالَ : إِقرأُ بِهَا فِي نَفْسِكَ ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : ” قَالَ اللَّهُ تَعَالَى : قَسَمْتُ الصَّلَاةَ
 بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي نِصْفَيْنِ ، وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ ، فَإِذَا قَالَ الْعَبْدُ :
 الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ، قَالَ اللَّهُ تَعَالَى : حَمَدَنِي عَبْدِي . وَإِذَا
 قَالَ : الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ، قَالَ اللَّهُ تَعَالَى : أَنْتَى عَلَيَّ عَبْدِي . وَإِذَا
 قَالَ : مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ ، قَالَ : مَجَدَّنِي عَبْدِي . [وَقَالَ مَرَّةً :
 فَوْضَ إِلَيَّ عَبْدِي] فَإِذَا قَالَ : إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ ، قَالَ :
 هَذَا بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ . فَإِذَا قَالَ : إِهْدِنَا
 الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ، صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ
 عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ ، قَالَ : هَذَا لِعَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ “ .

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی نماز پڑھے اور اس میں ام القرآن
 (فاتحہ) نہ پڑھے وہ نماز ناقص ہے تاہم ہے ”مسلم کی روایت میں ناقص کا لفظ تین بار
 ہے۔ (راوی کہتے ہیں کہ) میں نے کہا اے ابو ہریرہ! امام کے اونچی آواز سے پڑھتے
 وقت کیسے کروں انہوں نے جواب دیا سورہ فاتحہ اپنے آپ میں پڑھ لیا کرو۔
 کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ ”اللہ
 تعالیٰ فرماتا ہے میں نے نماز (سورہ فاتحہ کو نماز کہا جا رہا ہے) کو اپنے اور اپنے بندے کے
 درمیان آدھا آدھا تقسیم کر لیا ہے۔ (یعنی آدمی میری اور آدمی میرے بندے کی ہے)
 اور میرا بندہ جو مانگا ہے اس کے لیے رہ ہے۔

بدے کے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ کہتے وقت 'اللہ بھی میرے بدے نے میری حمد کی' کہتا ہے۔ بدہ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ کہتا ہے تو اللہ کہتا ہے کہ میرے بدے نے میری بزرگی بیان کی (اور ایک دفعہ کہا بدے نے اپنے معاصات مجھے تفویض کر دیے)۔

بدہ جب ایسا کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ کہتا ہے۔ کہ یہ میرے اور میرے بدے کے درمیان ہے اور میرے بدے نے جو مانگا وہ اس کے لیے ہے۔ بدہ جب اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ . صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ کہتا ہے تو اللہ فرماتا ہے یہ میرے بدے کے لیے ہے۔ میرے بدے نے جو کچھ مانگا اس کے لیے وہی کچھ ہے۔

(یہ حدیث مسلم (۳۹۵) ابو داؤد (۸۲۱) ابن ماجہ (۸۳۸) مالک (۸۳) ابن

خزیمہ (۳۸۹) ابن ابی شیبہ (۳۷۵) ابن حبان (۱۷۷۵) جز قرآۃ للبخاری

(۱۵/۶۸، ۶۵، ۷۲) عبد الرزاق (۲۷۶۷) ابو عوانہ (۱۳۸۲) سنن بیہقی (۳۸۲)

اور کتاب القراءۃ (۵۲) میں صحیح سند سے مروی ہے)

عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

”لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ“

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی فاتحہ الکتاب (سورہ فاتحہ) نہیں پڑھتا اس کی نماز نہیں ہے۔

(یہ حدیث امام بیہقی نے کتاب القراءہ (۸۶، ۸۷، ۸۸) میں صحیح سند سے روایت

کی ہے)

عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ : أَخْبَرَنِي نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ لَمْ يَكُنْ

لِيَدْعُ أَنْ يَقْرَأَ بِأَمِّ الْقُرْآنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ مِنَ الْمَكْتُوبَةِ .

ابن عمر ہر فرض نماز میں کوئی رکعت بھی فاتحہ پڑھے بغیر نہ چھوڑتے تھے۔

(یہ حدیث عبد الرزاق (۲۶۲۵) نے صحیح سند سے روایت کی ہے)

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَالَ: "كُلُّ صَلَاةٍ لَا يُقْرَأُ فِيهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَهِيَ
عِدَاخٌ، فَهِيَ عِدَاخٌ."

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سورہ فاتحہ پڑھے بغیر ہر نماز ناقص ہے
ناقص ہے۔

(یہ حدیث ابن ماجہ (۸۴۱) احمد (۲/۲۰۳، ۲۱۵) جزء القراءۃ للبخاری (۱۳) اور

بیہقی نے کتاب القراءۃ (۸۳، ۸۵) میں حسن سند سے مروی ہے)

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَنْقَرُونَ خَلْفِي؟" قَالُوا: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا
لَنَفْعَلُ هَذَا. قَالَ: "فَلَا تَفْعَلُوا إِلَّا بِأَمِّ الْقُرْآنِ."

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو (صحابہ سے مخاطب ہو کر) فرمایا کیا تم میرے
پیچھے ہونے کے باوجود پڑھتے ہو۔ انہوں نے کہا ہاں اے اللہ کے رسول ہم یوں کرتے
ہیں آپ نے فرمایا (امام کے پیچھے) سورہ فاتحہ کے علاوہ اور کوئی قرأت نہ کرو۔

(یہ حدیث جزء القراءۃ للبخاری (۵۷) اور بیہقی نے کتاب القراءۃ (۱۳۸) میں حسن

سند سے روایت کی ہے)

عَنْ يَزِيدَ بْنِ شَرِيكٍ أَنَّهُ قَالَ لِعُمَرَ، أَقْرَأَ خَلْفَ الْإِمَامِ؟
قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: وَإِنْ قَرَأْتَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ؟ قَالَ: نَعَمْ وَإِنْ
قَرَأْتُ

یزید بن شریک سے مروی ہے کہ انہوں نے امیر المؤمنین حضرت عمرؓ سے پوچھا
امام کے پیچھے (فاتحہ الکتاب) پڑھ سکتا ہوں یا انہوں نے کہا ہاں پڑھو انہوں نے پھر کہا اے
امیر المؤمنین! جب آپ پڑھ رہے ہوں تو حضرت عمرؓ نے فرمایا ہاں میں بھی جب پڑھ رہا
ہوں (پھر بھی سورہ فاتحہ ضرور پڑھو)

(یہ حدیث جزء قراءۃ للبخاری (۳۵) سنن بیہقی (۱۶۷، ۲) حاکم (۲۳۹) اور

دار قطنی (۲۱۸) طحاوی (۲۱۸) اور عبدالرزاق (۲۷۷) نے حسن سند سے

روایت کی ہے)

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : لَا تَدْعُ أَنْ تَقْرَأَ خَلْفَ الْإِمَامِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ جَهْرًا أَوْ لَمْ يَجْهَرَ .

حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے (حضرت طاؤس کو) فرمایا۔ امام کے پیچھے خواہ وہ اونچی آواز سے پڑھے یا نہ پڑھے، سورہ فاتحہ پڑھنا نہ چھوڑنا۔

(یہ حدیث ابن ابی شیبہ (۳۷۳) عبدالرزاق (۲۷۷۳) اور بیہقی کتاب القراءة (۱۷۵) میں حسن سند سے روایت کی گئی ہے)

صحابہ اور تابعین میں سے اہل علم کی اکثریت کا عمل ان احادیث پر ہے۔ صحابہ میں سے حضرت عمر بن خطاب، علی بن ابی طالب، عائشہ بنت ابی بکر، انس بن مالک، ابن عباس، ابن عمر، ابن مسعود، معاذ بن جبل، ابی بن کعب، عبادہ بن صامت، عبداللہ بن عمر کے علاوہ بھی بہت سے صحابہ کرامؓ کے نام ذکر کئے جاسکتے ہیں۔ جو کہ اپنی روایات سمیت ہمارے ”فاتحہ نامی“ رسالے میں مذکور ہیں۔

آئمہ مذاہب میں سے مالک بن انس، عبداللہ بن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق امام کے پیچھے فاتحہ پڑھنے کے قائل ہیں۔

حتیٰ کہ آئمہ حدیث میں بخاری اور بیہقی نے اپنی کتب حدیث پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ اس موضوع پر الگ سے ایک ایک رسالہ تحریر فرمایا ہے۔ یہ دونوں رسالے پاکستان میں مطبوع ہیں۔

احناف میں سے صاحب عمدة القاری ”علامہ عینی“ کہتے ہیں کہ ہمارے بعض احباب نے تمام نمازوں میں احتیاطاً سورۃ فاتحہ کا پڑھنا پسند فرمایا ہے۔ اور بعض کی رائے سری نمازوں میں پڑھنے کے بارے ہے۔

صاحب ہدایہ نے جیسے نقل کیا ہے کہ امام ابوحنیفہ کے شاگردوں میں سے محمد بن حسن اشیبانی سے سری نمازوں میں امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھنے کے بارے روایت پائی جاتی ہے۔

احادیث نبوی، سورہ فاتحہ کے ارکان نماز میں سے ایک رکن ہونے کی دلیل ہیں اور حدیث اپنے عمومی افادے کے اعتبار سے اکیلے سے لیکر جماعت میں امام اور

مقتدی تک نماز پڑھنے والے ہر ایک کو شامل ہے۔ احادیث سے ظاہر ہے کہ مسئلے کو بحث مباحثے کی طرف لے جانے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ جیسا کہ مذکورہ بالا روایات میں صحابہ کرام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے اور خود بھی اس کو سمجھ کر اس پر عمل کیا ہے۔ روز روشن کی طرح عیاں نصوص کے بالمقابل پھر بھی تعصب کا اظہار کرتے ہوئے اعتراض کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اس شخص (امتی) سے مقابلہ ہے جس کو امام بتایا ہوا ہے۔

اس کے ساتھ بعض علمائے مذہب اجتہاد اور ہمارے مسئلے سے غیر متعلقہ روایات لاکر، صحیح دلیل اور اس پر عمل کرنے والے علماء سے اختلاف کرتے ہیں۔

مخالفت کرنے والوں میں سے بعض امام کے پیچھے صرف سری نمازوں میں پڑھنے کے قائل ہیں۔ بعض نماز سری ہو یا جبری امام کے پیچھے پڑھنے کے بالکل قائل نہیں ہیں ہم یہاں پر کیسے اور کس شکل میں اختلاف ہے اس کی تفصیلات بیان نہیں کر رہے ہم نے پائی جانے والی نصوص پیش کر دی ہیں۔ زیادہ معلومات کے خواہاں ہمارے رسالے ”فاتحہ“ کی طرف مراجعت کریں (قارئین اردو دعا فرمائیں اس رسالہ کا ترجمہ بھی اللہ تعالیٰ آسان فرمائے آمین، حریم)

سورہ فاتحہ کا ایک ایک آیت کر کے پڑھنا

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا ذَكَرَتْ أَوْ كَلِمَةً غَيْرَهَا قِرَاءَةَ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ
الرَّحِيمِ“ ”الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ“ ”الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ“ ”مَالِكُ
يَوْمِ الدِّينِ“ يَقْطَعُ قِرَاءَتَهُ آيَةَ آيَةٍ.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قرأت بسم اللہ الرحمن الرحیم.....
الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ..... الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ..... مَالِكُ يَوْمِ الدِّينِ
..... کی شکل میں ہر آیت الگ الگ کر کے پڑھا کرتے تھے۔

(ابوداؤد (۳۰۰۱) اور سہمی نے تاریخ جرجان (۱۰۳) میں صحیح سند سے روایت کیا)

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يُقَطِّعُ قِرَاءَتَهُ ، يَقُولُ : ” الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ثُمَّ يَقِفُ ، الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ، ثُمَّ يَقِفُ ، وَكَانَ يَقْرَأُهَا مَلِكٌ يَوْمَ الدِّينِ “ .

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قرأت کو آیت کو آیت کر کے آپ اَلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ کہتے پھر ٹھہراتے۔ پھر الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ کہتے پھر ٹھہراتے اور آپ مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ پڑھا کرتے تھے۔

(یہ حدیث ترمذی (۱۳۶۶) اور احمد (۳۰۲/۶) نے صحیح سند سے روایت کی ہے)

آمین

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ” إِذَا أَمَّنَ الْإِمَامُ فَأَمَّنُوا ، فَإِنَّهُ مِنْ وَافِقٍ تَأْمِينُهُ تَأْمِينُ الْمَلَائِكَةِ غُفْرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ “ . وَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ : وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : آمِينَ .

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ” جب امام آمین کہے تو آمین کہو کیونکہ جس کا آمین کہنا فرشتوں کے آمین کہنے سے موافق ہو گیا۔ اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ اور (راوی) ابن شہاب نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آمین کہا کرتے تھے۔

(یہ حدیث بخاری (۷۸۰) مسلم (۳۱۰) ابوداؤد (۹۳۶) اور ترمذی (۲۵۰) نے روایت کی ہے)

یہ حدیث شریف امام اور مقتدی کے لیے جبری نمازوں میں لفظ آمین کو اونچی آواز سے کہنے کو بیان کر رہی ہے۔

آمین کہتے وقت آواز کو بلند اور لمبا کرنا

عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا قَرَأَ وَلَا الضَّالِّينَ، قَالَ "آمِينَ". وَرَفَعَ صَوْتَهُ.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ولا الضالین پڑھتے تو آمین کہتے۔ اور یہ کہتے ہوئے اپنی آواز کو بلند کیا کرتے تھے۔

(ابوداؤد (۹۳۲) ترمذی (۲۳۸) اور ابن ماجہ (۸۵۵) میں صحیح سند سے مروی ہے)

عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَرَأَ ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ قَالَ: "آمِينَ"، وَمَدَّ بِهَا صَوْتَهُ.

حضرت وائل بن حجر کہتے ہیں کہ میں نے سنا نبی اکرم نے "غیر المغضوب علیہم ولا الضالین" پڑھا اور پھر آمین کہی اور آمین کہتے ہوئے آواز کو لمبا کیا (یہ حدیث جز قرآۃ للبخاری (۲۰۹) ترمذی (۲۳۸) اور احمد (۳۱۶/۳) میں صحیح سند سے مروی ہے)

آمین کی آواز سے مسجد کا گونجنا

عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: أَكَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يُؤْمِنُ عَلَى إِنْشَاءِ الْقُرْآنِ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَيُؤْمِنُ مَنْ وَرَاءَهُ حَتَّىٰ إِنَّ لِلْمَسْجِدِ لِلْحَجَّةِ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّمَا آمِينَ دُعَاءٌ، وَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ، وَقَدْ قَامَ الْإِمَامُ قَبْلَهُ فَيَقُولُ: لَا تَسْبِقْنِي بِآمِينَ.

ابن جریج نے عطاء سے پوچھا کیا ابن زبیر فاتحہ کے بعد آمین کہا کرتے تھے؟ انہوں نے کہا ہاں اور پیچھے والے بھی آمین کہا کرتے تھے۔ حتیٰ کہ آمین کی آواز سے

مسجد میں گونج پیدا ہوتی۔ پھر کہا بے شک آمین دعا ہے۔ اور ابو ہریرہؓ مسجد میں داخل ہوتے اور امام ان سے پہلے نماز کے لیے کھڑا ہو چکا ہوتا تو وہ (امام کو اونچی آواز سے) کہتے کہ آمین میں مجھ سے بہت نہ لے جانا۔

(یہ حدیث بخاری (باب ۱۱۱) نے تطیقا، عبدالرزاق (۳۶۳۰) شافعی (۷۶۱) اور بیہقی (۵۹/۲) نے صحیح سند سے روایت کی ہے)

امام کے پیچھے ہمارے آمین کہنے پر یہودیوں کا حسد کرنا

عَنْ عَائِشَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : " مَا حَسَدْتُكُمْ الْيَهُودُ عَلَى شَيْءٍ ، مَا حَسَدْتُكُمْ عَلَى السَّلَامِ وَالْتَأَمِينَ "

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "یہودی تمہارے سلام اور آمین سے جس قدر حسد کرتے ہیں اور کسی چیز سے اس قدر حسد نہیں کرتے"

احمد کی روایت میں ہے کہ امام کے پیچھے ہماری کسی ہوئی آمین سے حسد کرتے ہیں (یہ حدیث بخاری نے جز قرآءہ (۹۸۸) احمد (۱۳۵/۶) اور ابن ماجہ (۸۵۶) نے صحیح سند سے روایت کی ہے)

فاتحہ کے بعد قرآت

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ : فِي كُلِّ صَلَاةٍ قِرَاءَةٍ ، فَمَا أَسْمَعْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْمَعْنَاكُمْ ، وَمَا أَجْفَى أَحْفَيْنَاهُ مِنْكُمْ ، وَمَنْ قَرَأَ بِأَمِّ الْكِتَابِ فَقَدْ أَجْرَأَتْ عَنْهُ ، وَمَنْ زَادَ فَهُوَ أَفْضَلُ .

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ہر نماز میں قرآت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور اس کو سنیے رکھتے ہیں جو کوئی ام القرآن پڑھے یہ اس کے لیے کافی ہے۔ جو کوئی اس سے زیادہ پڑھے یہ اس کے لیے افضل ہے۔

(یہ حدیث بخاری (۷۷۲) اور مسلم (۳۹۶) نے روایت کی ہے)

پہلی دور کھتوں میں سورۃ فاتحہ کے بعد کوئی ایک سورۃ پڑھنا اور آخری دور کھتوں میں صرف سورۃ فاتحہ پڑھنا

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ ، وَيُسْمِعُنَا الْآيَةَ أحيانًا ، وَيَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُخْرَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ .

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر کی پہلی دو رکعات میں سورۃ فاتحہ کے ساتھ کوئی ایک سورت پڑھا کرتے تھے اور کبھی کبھار ہمیں کوئی آیت سنا دیتے۔ اور آخری دو رکعات میں صرف سورۃ فاتحہ پڑھا کرتے تھے۔
(یہ حدیث مسلم (۳۵۱) اور بخاری (۷۷۶) نے روایت کی ہے)

پہلی رکعت کا دوسری رکعت سے زیادہ لمبا ہونا
عَنْ أَبِي قَتَادَةَ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ فِي الْأُولَيَيْنِ بِأَمِّ الْكِتَابِ وَسُورَتَيْنِ وَفِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُخْرَيَيْنِ بِأَمِّ الْكِتَابِ ، وَيُسْمِعُنَا الْآيَةَ . وَيَطْوِلُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى مَا لَا يَطْوِلُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ . وَهَكَذَا فِي الْعَصْرِ ، وَهَكَذَا فِي الصُّبْحِ .

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی پہلی دور کھتوں میں سورۃ فاتحہ اور ایک ایک سورت پڑھا کرتے تھے۔ اور آخری دو رکعات میں (صرف) سورت فاتحہ پڑھتے (کبھی کبھار) کوئی آیت ہمیں سنا دیتے۔ اور پہلی رکعت کو دوسری رکعت سے طویل ادا کرتے اور اسی طرح عصر کی نماز اور صبح کی نماز میں کیا کرتے تھے۔

(یہ حدیث بخاری (۷۷۶) اور مسلم (۳۵۱) نے روایت کی ہے)

اکیلے نمازی کا ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد سورۃ پڑھ سکتا

عَنْ نَافِعٍ ؛ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا صَلَّى وَخَدَهُ ،
يَقْرَأُ فِي الْأَرْبَعِ جَمِيعًا ، فِي كُلِّ رَكْعَةٍ بِأَمِّ الْقُرْآنِ وَسُورَةٍ مِنَ
الْقُرْآنِ .

حضرت عبد اللہ بن عمر جب اکیلے نماز پڑھتے تو نماز کی چاروں رکعت میں ام
القرآن یعنی فاتحہ اور اس کے بعد قرآن سے کوئی سورت پڑھتے۔
(یہ حدیث مالک (۷۹) نے صحیح سند سے روایت کی ہے)
جس آدمی کو قرآن یاد نہیں وہ کیا کرے؟

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى ؛ قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : إِنِّي لَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَخْذُ مِنَ الْقُرْآنِ
شَيْئًا ، فَعَلَّمَنِي مَا يُجْزئُنِي مِنْهُ ، قَالَ : ” سُبْحَانَ اللَّهِ ، وَالْحَمْدُ
لِلَّهِ ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ
الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ “

ایک آدمی نبی طیبہ الصلاۃ والسلام کے پاس آیا اور کہنے لگا (اے اللہ کے رسول) میں
قرآن میں سے کچھ بھی یاد نہیں کر سکتا ہوں۔ مجھے قرأت کی جگہ کافی ہونے والی کوئی چیز
سکھائیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو کہا کر سُبْحَانَ اللَّهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ،
وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ
(ابوداؤد (۸۳۲) اور ابن خزیمہ (۵۳۳) نے حسن سند سے روایت کیا)

ظہر اور عصر کی نماز میں قرأت

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ
فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ

، وَيُسْمِعُنَا الْآيَةَ أَحْيَانًا ، وَيَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأَخْرَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ .

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر کی پہلی دو رکعات میں سورہ فاتحہ اور کوئی ایک سورت پڑھا کرتے تھے اور کبھی کبھار ایک آدھ آیت ہم کو سنا دیتے۔ اور پچھلی دو رکعات میں صرف سورہ فاتحہ پڑھا کرتے تھے۔

(یہ حدیث مسلم (۳۵۱) بخاری (۷۵۹) اور بخاری (۵۹۲) نے روایت کی ہے)
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الظُّهْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ قَدْرَ ثَلَاثِينَ آيَةً ، وَفِي الْأَخْرَيْنِ قَدْرَ خَمْسِ عَشْرَةَ آيَةً ، أَوْ قَالَ : نِصْفُ ذَلِكَ وَفِي الْعَصْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ قَدْرَ قِرَاءَةِ خَمْسِ عَشْرَةَ آيَةً وَفِي الْأَخْرَيْنِ قَدْرَ نِصْفِ ذَلِكَ .
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سے ہر رکعت میں تیس آیتوں کے برابر قرأت کیا کرتے تھے۔ اور آخری دو میں پندرہ آیات کے برابر یا کما اس کا نصف اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں سے ہر رکعت میں پندرہ آیتوں کے برابر اور آخری دو رکعتوں میں اس کے نصف کے برابر قرأت کیا کرتے تھے۔

(یہ حدیث مسلم (۳۵۲) نے روایت کی ہے)

ظہر اور عصر کی نماز میں قرأت کا سہری ہونا

عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ قُلْتُ لِحَبَابِ بْنِ الْأَرْتِ : أَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ : قُلْتُ : بِأَيِّ شَيْءٍ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ قِرَاءَتَهُ ؟ قَالَ : بِاضْطِرَابِ لِحْيَتِهِ .

ابو معمر کہتے ہیں میں نے خباب بن ارتؓ سے پوچھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر میں قرأت کیا کرتے تھے؟ انہوں نے کہا ہاں میں نے پوچھا تمہیں یہ کیسے معلوم ہوتا تھا انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی واڑھی مبارک ہلنے سے (یہ حدیث بخاری (۷۶۱) نے روایت کی ہے)

نماز مغرب کی قرأت اور اس کا جہری ہونا

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ؛ قَالَ: إِنَّ أُمَّ الْفَضْلِ بِنْتَ الْحَارِثِ سَمِعَتْهُ وَهُوَ يَقْرَأُ: ﴿وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا﴾ فَقَالَتْ: يَا بَنِي لَقَدْ ذَكَرْتَنِي بِقِرَائَتِكَ هَذِهِ السُّورَةَ، إِنَّهَا لِأَخِيرُ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهَا فِي الْمَغْرِبِ.

حضرت عبد اللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن ام الفضل بنت الحارث نے انہیں ”والمرسلات عرفاً“ سورت پڑھتے ہوئے سنا تو کہنے لگیں۔ اے میرے بیٹے! تیری اس قرأت نے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مغرب کی نماز میں آخری بار اس سورت کی سنی ہوئی قرأت کی یاد تازہ کر دی۔

(یہ حدیث بخاری (۷۶۳) اور مسلم (۳۶۲) نے روایت کی ہے)

عَنْ جُبَيْرِ ابْنِ مُطْعِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِالطُّورِ فِي الْمَغْرِبِ.

حضرت جبیر بن مطعمؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مغرب میں سورت طور پڑھتے سنا۔

(یہ حدیث بخاری (۷۶۵) اور مسلم (۶۳۳) نے روایت کی ہے)

عشاء کی نماز کی قرأت اور اس کا جہری ہونا

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْعِشَاءِ بِالشَّمْسِ وَضَحَاهَا، وَنَحْوِهَا مِنَ السُّورِ .

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز میں ”والشمس وضحاها“ اور اس جیسی دوسری سورتیں پڑھا کرتے تھے۔

(یہ حدیث (ترمذی (۳۰۹) نسائی (۱۷۳، ۲) اور احمد (۳۵۵، ۵) میں حسن

مخد سے مروی ہے)

جماعت کے ساتھ نماز پڑھانے وقت نماز کو خفیف کرنا

عَنْ جَابِرٍ ؛ قَالَ : كَانَ مُعَاذٌ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَأْتِي فَيُؤْمُ قَوْمَهُ فَصَلَّى لَيْلَةَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ، ثُمَّ أَتَى قَوْمَهُ فَأَمَّهُمْ ، فَافْتَتَحَ بِسُورَةِ الْبَقَرَةِ فَاِنْحَرَفَ رَجُلٌ فَسَلَّمَ ، ثُمَّ صَلَّى وَحْدَهُ وَانصَرَفَ . فَقَالُوا لَهُ أَنَا فَتَتَ يَا فُلَانُ ؟ قَالَ : لَا وَاللَّهِ وَلَا يَتِيَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا خَيْرَ لَهُ . فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا أَصْحَابُ نَوَاضِحَ ، نَعْمَلُ بِالنَّهَارِ وَإِنَّا مُعَاذًا صَلَّى مَعَكَ الْعِشَاءَ ، ثُمَّ أَتَى فَافْتَتَحَ بِسُورَةِ الْبَقَرَةِ . فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ عَلَى مُعَاذٍ ، فَقَالَ : ”يَا مُعَاذُ أَفَتَانَ أَنْتَ ؟ إِقْرَأْ بِكَذَا ، وَاقْرَأْ بِكَذَا“

حضرت معاذ بن جبلؓ نبی علیہ السلام کے ساتھ نماز پڑھتے پھر اپنی قوم کے پاس آکر ان کی امامت کروانے۔ ایک رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھی۔ پھر اپنی قوم کے پاس آکر امامت کروانے لگے اور سورۃ بقرہ پڑھنی شروع کر دی۔ اس پر ایک شخص سلام پھیرتے ہوئے جماعت سے الگ ہو گیا اور اکیلے اپنی نماز پڑھ کر چلا بنا۔ لوگوں نے اسے کہا اے فلاں! کیا تو منافق ہو گیا ہے؟ اس نے کہا (منافق تو نہیں ہوا ہوں۔ ذرا صبح ہونے دو) اللہ کی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤں گا اور اس کے بارے خبر ضرور دوں گا۔ (اگلے دن) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا۔ اے اللہ کے رسول! ہم پانی نکالنے والے، اونٹوں والے ہیں۔ سارا دن کام کرتے ہیں۔ اور بے شک معاذ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھی اور (واپس جا کر) ہمارا امام بن کر سورۃ بقرہ شروع کر دی۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت معاذ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا "اے معاذ! کیا تو دین سے متنفر کرنے والا ہے۔ فلاں سورت پڑھو، فلاں سورت پڑھو۔"

(حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿ وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا ، وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى ، وَسَبَّحَ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى ﴾ پڑھا کرو۔
(یہ حدیث بخاری (۷۰۱) اور مسلم (۳۶۵) نے روایت کی ہے)

بعض لوگ اس حدیث میں مذکور قیام کی تخفیف کو رکوع، رکوع کے اعتدال، سجدہ، اور دو سجدوں کے درمیان بھی مد نظر رکھنا ضروری خیال کرتے ہوئے نہ صرف اپنی نمازیں باطل کرتے ہیں بلکہ دوسروں کی بھی باطل کرواتے ہیں۔ اس لیے دین دشمن لوگ نماز کو ورزش کہتے ہوئے اس عظیم عبادت کے ساتھ استہزاء کا سبب بنتے ہیں۔ کیونکہ اس شکل میں ادا کردہ نماز بدن کی ورزش کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے۔ آئندہ صفحہ میں رکوع اور سجدہ کے بیان میں اس موضوع کو زیر بحث لایا جائے گا۔

صبح کی نماز کی قرأت اور اس کا جری ہونا

عَنْ أَبِي بَرزَةَ الْأَسْلَمِيِّ ؛ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ مَا بَيْنَ سِتِّينَ إِلَى الْهَيْئَةِ آيَةً .

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز میں ساتھ سے سو تک آیات تلاوت فرماتے۔

(یہ حدیث مسلم (۳۶۱) نے روایت کی ہے)

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ؛ قَالَ : إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ ﴿ق﴾ ، وَالْقُرْآنَ الْمَجِيدَ ﴿﴾ وَكَانَ صَلَاتُهُ بَعْدَ ، تَخْفِيفًا .

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز میں ”ق والقرآن المجید“ سورت پڑھا کرتے تھے اور بعد والی نمازیں بھی پڑھایا کرتے تھے۔

(یہ حدیث مسلم (۳۵۸) نے روایت کی ہے)

امام کو رکوع میں پانے والے (مدرک رکوع) کی رکعت کا نہ ہونا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : "إِذَا نُوبَ لِلصَّلَاةِ فَلَا تَأْتَوْهَا وَأَنْتُمْ تَسْعَوْنَ ، وَأَتَوْهَا وَعَلَيْكُمْ السَّكِينَةُ ، فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَأْتِمُوا" .

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جب نماز کے لیے تکبیر کسی جائے تو تم اس کی طرف دوڑتے ہوئے نہیں بلکہ سکون سے آؤ۔ اور امام کے ساتھ جو نماز پالو اسے ادا کر لو اور جو پانے سے رہ جائے اسے بعد میں پورا کر لو“۔

(یہ حدیث مسلم (۶۰۲) اور بخاری (۶۳۶) نے روایت کی ہے)

یہ حدیث شریف مقتدی کے لیے دلیل ہے کہ وہ امام کو جہاں بھی پائے اس کے ساتھ مل جائے اور نہ پائے جانے والے حصے کو بعد میں مکمل کر لے۔

عَنِ الْأَعْرَجِ ؛ عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : لَا يُجْزِئُكَ إِلَّا أَنْ تُدْرِكََ الْإِمَامَ قَائِمًا .

حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ امام کو قیام میں پائے بغیر (اس رکعت کے لیے

کردہ رکوع) تمہیں کفایت نہیں کرے گا۔

(یہ اثر جز قرآہ خلف الامام للبخاری (۱۳۱) میں حسن سند سے مروی ہے)

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزٍ قَالَ : قَالَ أَبُو سَعِيدٍ [الْخُدْرِيُّ] رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : لَا يَرْمَعُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يَقْرَأَ بِأَمِّ الْقُرْآنِ .

حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ تم میں سے کوئی بھی (اکیلے یا جماعت کے ساتھ پڑھتے ہوئے) سورہ فاتحہ پڑھے بغیر رکوع نہ کرے (ورنہ اس کی رکعت کھل نہیں ہوگئی)

(یہ اثر جزء قرآہ خلف الامام للبخاری (۱۳۳) میں حسن سند سے مروی ہے)

رکوع جاتے وقت ہاتھ کندھوں کے برابر ہو جانے تک اٹھانا
عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ قَالَ : رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ مَنْكِبَيْهِ ، وَقَبْلَ أَنْ يَرْمَعَ ، وَإِذَا رَفَعَ مِنَ الرَّكُوعِ ، وَلَا يَرَفَعُهُمَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ .

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ جب نماز شروع کرتے تو اپنے کندھوں تک ہاتھ اٹھاتے۔ اسی طرح رکوع سے پہلے اور بعد بھی رفع الیدین کرتے اور دو سجدوں کے درمیان نہیں کرتے تھے)

(یہ حدیث بخاری (۷۳۵) مسلم (۳۹۰) ابو داؤد (۷۲۱) ترمذی (۲۵۵) نسائی (۱۲۶۲) اور ابن ماجہ (۸۵۸) نے روایت کی ہے)

رکوع جاتے اور اٹھتے وقت رفع الیدین کی حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت شدہ ایک عمل ہے۔ امت کے سارے علماء اس کے ثبوت اور عمل پر اتفاق کر چکے ہیں جبکہ اہل الرائے مخالفت کرتے ہوئے اتفاق امت سے الگ ہو گئے ہیں۔ اس حدیث کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ۵۰ کے قریب صحابہ نے روایت کیا ہے امام بخاری نے اہل الرائے کے اس مخالفانہ رویے کی بناء پر رفع الیدین فی الصلوٰۃ (نماز

میں رفع الیدین) پر ایک رسالہ تالیف فرمایا۔ یہ رسالہ پاکستان میں شائع ہو چکا ہے۔ اس حدیث کو روایت کرنے والے بعض صحابہ کرام کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں۔ عبد اللہ بن عمر، مالک بن حویرث، انس بن مالک، وائل بن حجر، ابو ہریرہ، ابو سعید الساعدی، ابو بکر صدیق، عمر بن خطاب، عثمان بن عفان، علی بن ابی طالب، سہیل بن سعد، محمد بن مسلمہ، ابو قتادہ، جابر بن عبد اللہ، ابن عباس، عمیر بن حبیب، ابو موسیٰ الاشعری، ابواسد، عبد اللہ بن زبیر، ابوسعید، ام درداء، رضوان اللہ علیہم اجمعین۔ اپنے علم کی حد تک اب تک یہ نام ہم نے جمع کیے ہیں، اللہ تعالیٰ نے توفیق دی تو اس موضوع پر ایک رسالہ تحریر کرنے کا خیال رکھتے ہیں۔

رکوع میں ہاتھ گھٹنوں پر رکھنے کے بارے علم

عَنْ أَبِي يَعْقُوبَ قَالَ : سَمِعْتُ مُصَنَّبَ بْنَ سَعْدٍ يَقُولُ صَلَّيْتُ إِلَى حَنْبِ أَبِي فَطَبَّقْتُ بَيْنَ كَفِّيْ ثُمَّ وَضَعْتُهَا بَيْنَ فَحِذَيَّ ، فَهَانِي أَبِي وَقَالَ : كُنَّا نَفْعَلُهُ فَهِنَا عَنْهُ وَأَمَرْنَا أَنْ نَضَعَ أَيْدِيَنَا عَلَى الرَّكْبِ .

مصعب بن سعد کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کے پہلو میں نماز پڑھی۔ اور اپنے دونوں ہاتھ ملا کر (رکوع میں) دونوں گھٹنوں کے بیچ میں رکھے۔ (میری اس حرکت پر) میرے والد نے منع کیا اور کہا کہ ہم ایسا کرتے تھے مگر بعد میں منع کر دیئے گئے اور ہمیں حکم دیا گیا کہ ہم ہاتھ گھٹنوں پر رکھیں۔

(یہ حدیث بخاری (۷۹۰) اور مسلم (۵۳۵) نے روایت کی ہے)

عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ قَالَ : اجْتَمَعَ أَبُو حُمَيْدٍ وَأَبُو أُسَيْدٍ وَسَهْلُ بْنُ سَعْدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَذَكَرُوا صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ : أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ رَكَعَ فَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ ، كَأَنَّهُ قَابِضٌ عَلَيْهِمَا ، وَوَتَرَ
يَدَيْهِ فَفَحَّاهُمَا عَنْ جَنْبِهِ .

عباس بن صعل کتے ہیں کہ ابو حمید، ابو اسید، صعل بن سعد اور محمد بن مسلمہ اکٹھے
ہوئے اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا تذکرہ کیا۔ ابو حمید نے کہا
کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز تم سے زیادہ جانتا ہوں۔ بے شک رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا تو اپنے ہاتھ دونوں گھٹنوں پر رکھے گویا کہ انہیں
پکڑے ہوئے ہیں۔ دونوں ہاتھوں کو کمان کے چپے کی طرح تان لیا اور انہیں پلو سے
الگ رکھا۔

(یہ حدیث ابو داؤد (۷۳۳) اور ترمذی (۲۶۰) نے صحیح سند سے روایت کی ہے)

رکوع میں ہاتھوں کی انگلیوں کو گھٹنوں پر کھول کر رکھنا

عَنْ عُلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ إِذَا رَكَعَ فَرَجَّ بَيْنَ أَصَابِعِهِ .

نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام جب رکوع کرتے تو اپنی انگلیاں کشادہ رکھتے تھے۔

(یہ حدیث حاکم (۲۲۳/۱) نے صحیح سند سے روایت کی ہے)

رکوع میں کمر بالکل سیدھی رکھنا

عَنْ رَاشِدِ بْنِ قَالٍ : سَمِعْتُ وَأَبِصَةَ بِنَ مَعْبُدٍ ؛ يَقُولُ : رَأَيْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي ، فَكَانَ إِذَا رَكَعَ سَوَّى
ظَهْرَهُ ، حَتَّى لَوْ صُبَّ عَلَيْهِ الْمَاءُ لَأَسْتَقَرَّ .

داہد بن معبد کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے
دیکھا ہے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع کرتے تو پیٹھ کو بالکل سیدھی رکھتے کہ اگر
اس پر پانی بہایا جائے تو ٹھہر جائے۔

(یہ حدیث ابن ماجہ (۸۷۲) ، طبرانی کبیر (۱۴۷۸۱) ، طبرانی صغیر (۳۱/۱) اور

عبد اللہ بن احمد نے زوائد میں صحیح سند سے روایت کی ہے)

رکوع میں سر کر کے ساتھ بالکل سیدھ میں ہونا چاہیے

عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ ثُمَّ يَرْكَعُ وَيَضَعُ رَأْسَهُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ ، ثُمَّ يَعْتَدِلُ فَلَا يَصُبُّ رَأْسَهُ وَلَا يَقْنَعُ .

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے پھر رکوع کرتے اور اپنی ہتھیلیوں کو گھٹنوں پر رکھتے پھر نہ تو اپنے سر کو زیادہ جھکاتے اور نہ اسے زیادہ اٹھاتے تھے یعنی کمر اور سر بالکل ایک سیدھ میں رکھتے۔
(یہ حدیث ابوداؤد (۷۳۰) نے صحیح سند سے روایت کی ہے)

رکوع میں کئے جانے والے کلمات

عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ : "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ"

حضرت حذیفہؓ کہتے ہیں کہ میں نے نبی علیہ السلام کے ساتھ نماز پڑھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں کہا کرتے تھے۔ "سبحان ربی العظیم"
(یہ حدیث ابوداؤد (۸۷۱) اور ترمذی (۳۶۲) نے صحیح سند سے روایت کی ہے)

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ : "سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ ، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي" ، يَتَأَوَّلُ الْقُرْآنَ .

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع اور سجدہ میں "سبحانک اللہم ربنا وبحمدک اللہم اغفر لی" یعنی تسبیح اور استغفار بکثرت کیا کرتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوں قرآن پر عمل پیرا ہوتے تھے۔

(یہ حدیث بخاری (۷۹۳) مسلم (۳۸۳) ابوداؤد (۸۷۷) اور نسائی (۱۹۰۲) نے روایت کی ہے)

عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّخِيرِ ؛ أَنَّ عَائِشَةَ نَبَّأَتْهُ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ : ” سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ “ .

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع اور سجدہ میں کہا کرتے تھے ” سبوح قدوس رب الملائکہ والروح “

(یہ حدیث مسلم (۳۸۷) ، ابوداؤد (۸۲۷) ، نسائی (۲۴۳/۲) نے روایت کی

(ہے)

رکوع اطمینان سے کرنا فرض ہے

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ” أَتَمُّوا الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ ، فَوَاللَّهِ إِنِّي لَأَرَاكُمْ مِنْ بَعْدِ ظَهْرِي ، إِذَا مَا رَكَعْتُمْ وَإِذَا مَا سَجَدْتُمْ “ .

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رکوع اور سجود (صحیح طریقے سے) مکمل کیا کرو۔ اللہ کی قسم میں تمہیں رکوع کرتے اور سر سجود ہوتے پیٹھ پیچھے سے دیکھتا ہوں (یہ حدیث بخاری (۷۳۱) اور مسلم (۳۲۵۰) نے روایت کی ہے)

رکوع اور سجدہ کیسے مکمل ہوتے ہیں

عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ؛ قَالَ : رَمَقْتُ الصَّلَاةَ مَعَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْتُ قِيَامَهُ فَرَكَعْتُهُ ، فَاعْتَدَأَلَهُ بَعْدَ رُكُوعِهِ ، فَسَجَدْتُهُ ، فَحَلَسْتُهُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ فَسَجَدْتُهُ فَحَلَسْتُهُ مَا بَيْنَ التَّسْلِيمِ وَالْإِنْصِرَافِ ، قَرِيبًا مِنَ السَّوَاءِ .

حضرت براء بن عازبؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھی جانے والی نماز کو خوب جانچا۔ میں نے پایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا قیام

رکوع رکوع کے بعد سیدھے ہونا 'مجہد' پھر سجدوں کے درمیان کا جلسہ 'دوسرا سجدہ اور سلام پھیر کر اٹھ کر جانے کا درمیانی وقفہ یہ سب تقریباً برابر برابرتھے (یہ حدیث مسلم (۴۷۱) نے روایت کی ہے)

رکوع مکمل ادا نہ کرنے والے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دوبارہ نماز پڑھنے کا حکم دینا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّى ، ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَرَدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : "إِرْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ" ، فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : "إِرْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ" (ثَلَاثًا) فَقَالَ : وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ ، مَا أَحْسِنُ غَيْرَهُ ، فَعَلَّمَنِي . قَالَ : "إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَكَبِّرْ ، ثُمَّ اقْرَأْ مَا تيسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ، ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ رَأْسَكَ ، ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَعْتَدِلَ قَائِمًا ، ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ، ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا ، ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ، ثُمَّ افْعَلْ ذَلِكَ فِي صَلَاتِكَ كُلِّهَا ."

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے۔ اسی اثنا میں ایک آدمی آیا اور اس نے نماز پڑھی پھر وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور سلام کیا۔ آپ نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا "واپس جا اور نماز پڑھ تو نے نماز پڑھی ہی نہیں"۔ اس نے (دوبارہ) نماز پڑھی پھر آکر آپ کو سلام کیا۔ آپ نے فرمایا واپس جا اور نماز پڑھو تم نے نماز تو پڑھی ہی نہیں۔ (تین بار ایسا ہی کہا) اس نے کہا اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا اس سے اچھی نماز اور کیسے ہو سکتی ہے مجھے سکھادیں۔ آپ نے فرمایا "جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو اللہ اکبر کہو اور قرآن

میں سے جو تم پڑھ سکتے ہو پڑھو۔ پھر اطمینان سے رکوع کرو اور رکوع سے سر اٹھایاں تک کہ عین تسلی سے کھڑا ہو پھر اطمینان سے سجدہ کرو۔ اور اس سے اٹھ کر آرام سے بیٹھ جاؤ۔ پھر (دوسرا) سجدہ بھی اطمینان سے کر اس طرح سے اپنی نماز پوری کر۔

(یہ حدیث بخاری (۷۹۳) مسلم (۳۹۷) ابوداؤد (۸۷۶) ترمذی (۳۰۳) نسائی (۱۲۳۲) اور ابن ماجہ (۱۰۶۰) نے روایت کی ہے)

رکوع مکمل آوا نہ کرنے والے کی نماز کا باطل ہونا اور اس آدمی کا امت محمدیہ کی بجائے کسی دوسری امت سے ہونا

عَنْ سُلَيْمَانَ ، قَالَ : سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ قَالَ : رَأَى حَذِيفَةَ رَجُلًا لَا يُتِمُّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ قَالَ : مَا صَلَّيْتَ وَكَلِمَةٌ مَتَّ عَلَى غَيْرِ الْفِطْرَةِ الَّتِي فَطَرَ اللَّهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حضرت حذیفہؓ نے ایک شخص کو دیکھا جو کہ رکوع و سجود مکمل طور پر نہیں کر رہا تھا آپؐ نے اس سے کہا تم نے نماز نہیں پڑھی۔ اگر تم ایسے ہی مر گئے تو اس فطرت (یعنی دین) پر نہیں مرو گے جس فطرت پر اللہ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کیا تھا۔

(یہ حدیث بخاری (۷۹۱) نے روایت کی ہے)

قَالَ لَهُ حَذِيفَةُ : مُنْذُ كَمْ هَذِهِ صَلَاتِكَ ؟ قَالَ : مُنْذُ أَرْبَعِينَ سَنَةً . فَقَالَ لَهُ حَذِيفَةُ : مَا صَلَّيْتَ مُنْذُ أَرْبَعِينَ سَنَةً وَكَلِمَةٌ وَهَذِهِ صَلَاتِكَ لَمْ تُعَلَى غَيْرِ الْفِطْرَةِ الَّتِي فَطَرَ عَلَيْهَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

احمد بن حنبل کی روایت میں یہ زائد بھی ہے کہ اس سے حضرت حذیفہؓ نے پوچھا کتنی مدت سے ایسی نماز پڑھتے ہو اس نے کہا چالیس سال سے۔ حضرت حذیفہؓ نے اس سے کہا، تم نے چالیس سال سے نماز پڑھی ہی نہیں ہے۔ اگر تم ایسی نماز کے ساتھ ہی فوت ہو گئے تو تمہاری موت اس فطرت (یعنی دین) پر نہیں ہوگی جس پر محمد

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کیا گیا۔

(یہ حدیث احمد (۳۸۳/۵) نے صحیح سے روایت کی ہے)

عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا لَا يُتِمُّ رُكُوعَهُ وَيَتَقَرُّ فِي سُجُودِهِ وَهُوَ يُصَلِّي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَوْ مَاتَ عَلَى حَالِهِ هَذِهِ مَاتَ عَلَى غَيْرِ مِلَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ"، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مِثْلُ الَّذِي لَا يُتِمُّ رُكُوعَهُ وَيَتَقَرُّ فِي سُجُودِهِ مِثْلُ الْجَائِعِ يَأْكُلُ التَّمْرَةَ وَالتَّمْرَتَانِ لَا تُغْنِيَانِ عَنْهُ شَيْئًا"، قَالَ أَبُو صَالِحٍ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ: مَنْ حَدَّثَ بِهَذَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: أَمْرَاءُ الْأَجْنَادِ عَمَرُو بْنُ الْعَاصِ وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ وَشَرَحْبِيلُ بْنُ حَسَنَةَ سَمِعُوهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو نماز پڑھتے دیکھا جو کہ اپنا رکوع صحیح طور پر مکمل ادا نہیں کر رہا تھا اور سجدہ میں بھی ٹھوگے مارنے کی کوشش کر رہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر یہ شخص اسی (یعنی نماز پڑھنے کی) حالت میں مر جائے تو اس کی موت ملت محمدیہ میں سے نہیں ہوگی۔ پھر آپ نے فرمایا جو آدمی نہ تو اپنا رکوع مکمل کرتا ہے اور سجدہ بھی مرغ کے دانے چھٹنے کی مانند کرتا ہے تو اس کی مثال اس بھوکے کی سی ہے جو ایک یا دو کھجوریں کھاتا ہے جو کہ اس کی بھوک میں اسے کوئی فائدہ نہیں دیتیں (اس طرح رکوع و سجدہ مکمل نہ کرنے والے نے گویا نماز پڑھی ہی نہیں ہے) (راوی صالح کہتے ہیں کہ میں نے ابو عبد اللہ سے کہا کہ اس حدیث کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کس نے بیان کیا ہے۔ انہوں نے کہا اسے امراء الاجناد (یعنی قسطنطین اردن حمص شام کے علاقوں کے امیر) عمرو بن العاصؓ خالد بن ولیدؓ اور

شرجیل بن سند نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔
(یہ حدیث ابن خزیمہ (۶۶۸) سنن بیہقی (۸۹۲) طبرانی کبیر اور مسند ابی یعلیٰ میں
حسن سند سے مروی ہے)

رکوع سے اٹھتے وقت سمح اللہ لمن حمدہ کہنا

عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكُوعِ ، فَقَالَ : سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ
حَمِدَهُ .

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع سے سر اٹھاتے تو کہتے سمع اللہ لمن

حمدہ۔

(یہ حدیث مسلم ۳۹۱۰ نے روایت کی ہے)

رکوع سے اٹھتے وقت ہاتھوں کا کندھوں کے برابر ہونے تک اٹھانا

عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ قَالَ : رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ مَنْكِبَيْهِ ،
وَقَبْلَ أَنْ يَرْكَعَ ، وَإِذَا رَفَعَ مِنَ الرَّكُوعِ ، وَلَا يَرَفَعُهُمَا بَيْنَ
السَّجْدَتَيْنِ .

حضرت ابن عمر کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ
جب نماز شروع کرتے تو اپنے کندھوں تک ہاتھ اٹھاتے۔ اسی طرح رکوع سے پہلے اور
بعد بھی رفع الیدین کرتے اور دو سجدوں کے درمیان نہیں کرتے تھے

(یہ حدیث بخاری (۷۳۵) مسلم (۳۹۰) ابوداؤد (۷۲۱) ترمذی (۲۵۵)

نسائی (۱۲۶۲) اور ابن ماجہ (۸۵۸) نے روایت کی ہے)

مقتدی کا صرف اللہم ربنا لک الحمد کہنا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :
 "إِذَا قَالَ الْإِمَامُ : سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ، فَقُولُوا : اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ
 الْحَمْدُ ، فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلَهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ "

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب امام سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کے
 تو کہو اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کیونکہ جس کا کہنا فرشتوں کے موافق ہو جائے تو اس
 کے (کردہ) پچھلے سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔"

(یہ حدیث بخاری (۷۶۱) اور مسلم (۳۰۹) نے روایت کی ہے۔)

رکوع میں کمر سیدھی نہ کرنے والے کی نماز کا کافی نہ ہونا

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :
 لَا تُجْزِي صَلَاةَ لَا يُقِيمُ الرَّجُلُ فِيهَا صُلبَهُ فِي
 الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ .

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اس شخص کی نماز کچھ قائمہ مند نہیں جو
 رکوع اور سجدہ سے اپنی پیٹھ (صحیح طور پر) سیدھی نہ کرے۔"

(یہ حدیث ابوداؤد (۸۵۵) ترمذی (۲۶۵) ابن ماجہ (۸۷۰) ابن حبان (۵۰۱)
 اور احمد (۱۲۳۳) نے صحیح سند سے روایت کی ہے۔)

امام سے پہلے سر اٹھانے کی ممانعت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :
 "أَمَا يَخْشَى الَّذِي يَرْفَعُ رَأْسَهُ قَبْلَ الْإِمَامِ أَنْ يُحَوَّلَ اللَّهُ رَأْسَهُ
 رَأْسَ حِمَارٍ ."

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "امام سے پہلے سر اٹھانے والے کو (کیا)

اس بارے ڈر نہیں لگتا ہے کہ اللہ اس کا سر کہیں گدھے کے سر سے نہ بدل دے۔“
(یہ حدیث بخاری (۶۹۱) اور مسلم (۴۲۷) نے روایت کی ہے)
رکوع سے کھڑے ہونے کے بعد کی دعا

عَنْ ابْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ ظَهْرَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ: "سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ، مِنْ مِثْلِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمِثْلِ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ. اللَّهُمَّ طَهِّرْنِي بِالطَّلَجِ وَالْبَرْدِ وَالْمَاءِ الْبَارِدِ. اللَّهُمَّ طَهِّرْنِي مِنَ الذُّنُوبِ وَالْخَطَايَا كَمَا يُنْقَى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْوَسْخِ."

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع سے پیٹھ اٹھاتے تو کہتے "سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ، مِنْ مِثْلِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمِثْلِ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ. اللَّهُمَّ طَهِّرْنِي بِالطَّلَجِ وَالْبَرْدِ وَالْمَاءِ الْبَارِدِ. اللَّهُمَّ طَهِّرْنِي مِنَ الذُّنُوبِ وَالْخَطَايَا كَمَا يُنْقَى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْوَسْخِ."

اللہ نے اس کی بات سن لی جس نے حمد بیان کی اے میرے اللہ! حمد تمہارے ہی لائق ہے آسمان بھر، زمین بھر، اور ان دونوں کے علاوہ تمہری پیدا کردہ چیزوں میں جو تو چاہے وہ بھر کر تمہری حمد ہو۔ اے میرے اللہ! مجھے برف، اولے اور ٹھنڈے پانی کے ذریعے بالکل پاک صاف کر دے۔ اے میرے اللہ! مجھے میرے گناہوں اور خطاؤں سے پاک کر دے جیسے میل سے سفید کپڑا صاف کیا جاتا ہے۔"

(یہ حدیث مسلم (۴۷۶) نے روایت کی ہے۔)

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ؛ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ: "رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِنْ مِثْلِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، وَمِثْلِ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ، أَهْلَ الشَّاءِ وَالْمَحْدِ، أَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ، وَكُنَّا لَكَ عَبْدٌ: اللَّهُمَّ لَا مَنَاصِعَ لِمَا

أَعْطَيْتَ ، وَلَا مُعْطِي لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ “

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع سے سر اٹھاتے تو کہتے رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ، وَمِْلْءُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ ، أَهْلَ النَّاءِ وَالْمَجْدِ ، أَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ ، وَكَلَّمْنَا لَكَ عَبْدٌ : اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ ، وَلَا مُعْطِي لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ .

اے ہمارے پروردگار ہر قسم کی تعریف تیرے لیے ہے آسمانوں اور زمین بھر اور ہر اس چیز کے کہ تو جسے چاہے اس کے بھر او کے برابر اے ثناء و بزرگی کے لائق میرے اللہ! جو بندے نے کہا تو ہی اس کا سب سے زیادہ حق وار ہے اور ہم سب تیرے بندے ہیں۔ اے اللہ تیری عطا کو کوئی روکنے والا نہیں اور کوئی دینے والا نہیں جو تو روک لے (اطاعت و رضا کے بغیر) کوئی بزرگی بزرگی والے کو فائدہ نہیں دے گی۔“

(یہ حدیث مسلم (۳۷۷) نے روایت کی ہے)

عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ الزُّرْقِيِّ قَالَ : كُنَّا يَوْمًا نُصَلِّي وَرَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ : ” سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ “ ، قَالَ رَجُلٌ وَرَاءَهُ : رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ . فَلَمَّا انصَرَفَ قَالَ : مَنِ الْمُتَكَلِّمُ ؟ ، قَالَ : أَنَا . قَالَ : ” رَأَيْتُ بَضْعَةً وَثَلَاثِينَ مَلَكًا يَتَدَرُونَهَا ، أَيُّهُمْ يَكْتُبُهَا أَوْلَى “ .

رفاعہ بن رافع الزرقی کہتے ہیں کہ ایک دن ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع سے سر اٹھایا تو کہا ” سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ “ آپ کے پیچھے ایک شخص نے کہا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ “ آپ نے فارغ ہو کر پوچھا کہ یہ الفاظ کہنے والا کون ہے۔ اس شخص نے کہا میں۔ آپ نے فرمایا ” میں نے تم سے زائد فرشتوں کو دیکھا کہ وہ ان کلمات کے لکھنے میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانا چاہتے ہیں۔“

(یہ حدیث بخاری (۷۹۹) اور احمد (۳۱۶۳) نے روایت کی ہے)

رکوع کے بعد کھڑے ہونے میں اعتدال کی کیفیت

عَنْ أَنَسٍ قَالَ: إِنِّي لَا أَلُو أَنْ أُصَلِّيَ بِكُمْ كَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِنَا. قَالَ: فَكَانَ أَنَسٌ يَصْنَعُ شَيْئًا لَا أَرَاكُمْ تَصْنَعُونَهُ؛ كَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكُوعِ انْتَصَبَ قَائِمًا حَتَّى يَقُولَ الْقَائِلُ: قَدْ نَسِيَ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ مَكَثَ، حَتَّى يَقُولَ الْقَائِلُ قَدْ نَسِيَ.

حضرت انسؓ نے لوگوں سے کہا میں نے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جیسے نماز پڑھاتے ہوئے دیکھا ہے تمہیں اس طرح نماز پڑھانے میں کو تاہی نہیں کروں گا۔ (راوی ثابت بن اسلمہ نے لوگوں سے) کہا کہ تم میں ایک چیز نہیں دیکھتا ہوں جو کہ حضرت انسؓ میں تھی۔ وہ رکوع سے اٹھ کر اتنی دیر سیدھے کھڑے ہوتے کہ کہنے والا کہتا (شاید وہ) (سجدہ کرنا) بھول گئے ہیں اسی طرح ایک سجدے سے اٹھ کر دو سرے سجدہ کے درمیان اتنی دیر تک بیٹھے گویا (دو سرے سجدہ کرنا) بھول گئے ہیں۔

(یہ حدیث مسلم (۳۷۲) اور بخاری (۸۰۰) نے روایت کی ہے)

امام کی متابعت کرنا اور تمام افعال امام کے بعد ادا کرنا

عَنِ الْبَرَاءِ؛ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَخُونُوا أَحَدًا مِنَّا ظَهْرَهُ حَتَّى نَرَاهُ قَدْ سَجَدَ.

حضرت براءؓ کہتے ہیں کہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (نماز پڑھتے) تھے۔ اور ہم میں سے کوئی اپنی پیٹھ (اس وقت تک) نہ جھکاتا یہاں تک کہ ہم آپؐ کو سجدہ میں نہ دیکھ لیتے۔

(یہ حدیث بخاری (۸۱۱) اور مسلم (۳۷۳) نے روایت کی ہے)

سجدہ میں جانا

عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : " لَا تُتِمُّ صَلَاةَ لِأَحَدٍ مِنَ النَّاسِ ثُمَّ يَرْكَعُ حَتَّى تَطْمَئِنَّ مَفَاصِلُهُ ، ثُمَّ يَقُولُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ، حَتَّى يَسْتَوِيَ قَائِمًا ، ثُمَّ يَقُولُ : اللَّهُ أَكْبَرُ ثُمَّ يَسْجُدُ حَتَّى تَطْمَئِنَّ مَفَاصِلُهُ .. "

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تم میں سے کسی کی نماز مکمل نہیں ہوتی جب تک کہ..... کہ رکوع کرے تو اس کا ہر جوڑ اپنی اپنی جگہ پر آجائے۔ پھر سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کے اور عین سیدھا کھڑا ہو جائے۔ پھر اللہ اکبر کے اور سجدہ کرے یہاں تک کہ اس کے جوڑ اپنی جگہ پر آجائیں۔

(یہ حدیث ابوداؤد (۸۵۷) اور حاکم نے صحیح سند روایت کی ہے)

عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ حِينَ يَهْوِي سَاجِدًا .

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کے لیے جھکتے تو اللہ اکبر کہتے

(یہ حدیث بخاری (۸۰۳) اور ابن خزیمہ (۶۲۳) نے روایت کی ہے)

سجدہ جاتے وقت ہاتھوں کو گھٹنوں سے پہلے رکھنا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : " إِذَا سَجَدَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَبْرُكْ كَمَا يَبْرُكُ الْبَعِيرُ ، وَلِيَضَعْ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ "

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب تم میں سے کوئی سجدہ کرے تو ایسے نہ بیٹھے جیسے اونٹ بیٹھتا ہے بلکہ گھٹنوں سے پہلے اپنے ہاتھ زمین پر رکھے۔"

(یہ حدیث احمد (۳۸۱،۲) ابوداؤد (۸۳۰) نسائی (۲۰۷،۲) دارمی (۱۳۲۷) دارقطنی (۳۳۵) طحاوی (۲۳۵) بیہقی (۹۹،۲) اور تاریخ بخاری (۱۳۹) میں صحیح سند سے مروی ہے)

عَنْ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَجَدَ يَضَعُ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ .

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو اپنے دونوں ہاتھ گھٹنوں سے پہلے زمین پر رکھتے۔

(یہ حدیث بخاری (۸۰۳) نے تطیقا، ابن خزیمہ (۶۲۷) دار قطنی (۳۳۳)، طحاوی (۲۵۳) اور حاکم نے صحیح سند سے روایت کی ہے)

ہاتھوں سے پہلے گھٹنے ٹیکنے والی حدیث کا ضعیف ہونا

حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَحُسَيْنُ بْنُ عِيْسَى ، قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ هَارُونَ ، أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كَلْبِيبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ وَضَعَ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ ، وَإِذَا نَهَضَ رَفَعَ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ .

حضرت وائل بن حجرؓ کہتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کرتے تو دونوں گھٹنوں کو ہاتھوں سے پہلے زمین پر لگاتے اور جب اٹھتے تو ہاتھ گھٹنوں سے پہلے زمین سے اٹھاتے۔

(یہ حدیث ابو داؤد (۸۳۸) ترمذی (۲۶۸) اور ابن ماجہ (۸۸۲) نے ضعیف سند سے روایت کی ہے)

امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن غریب کہا ہے۔ نیز کہتے ہیں ہم نہیں جانتے کہ (راوی حدیث) ”شریک“ کے علاوہ کسی اور نے بھی اس حدیث کو بیان کیا ہو۔

امام دار قطنی نے سنن میں کہا ہے کہ شریک اپنی روایت میں منفرد ہو تو اس کی روایت ضعیف ہوتی ہے۔

جیسا کہ اوپر ظاہر ہے کہ وائل سے اس حدیث کی سند ضعیف ہے نیز یہ بھی معلوم ہے کہ ضعیف حدیث پر عمل جائز نہیں ہے اس کے بالمقابل حضرت ابو ہریرہ اور ابن عمر کی روایت صحیح ہے۔

سات اعضاء پر سجدہ کرنا

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :
 ” أَمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظَمٍ : الْجَبْهَةِ (وَأَشَارَ بِيَدِهِ عَلَى
 أَنْفِهِ) وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَأَطْرَافِ الْقَدَمَيْنِ وَلَا أَكْفَ الثَّوْبِ وَلَا
 الشَّعْرَ “

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ” مجھے حکم ہوا ہے کہ سات ہڈیوں پر سجدہ
 کروں۔ پیشانی (اور آپ نے اپنی ناک کی طرف اشارہ کیا) دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے
 اور دونوں پاؤں کی انگلیاں نیز (نماز پڑھتے ہوئے) کپڑے اور بال سمیٹنے سے منع کیا گیا
 ہوں۔“

(یہ حدیث بخاری (۸۰۹) اور مسلم (۳۹۰) نے روایت کی ہے)

سجدہ میں کتے کی طرح بیٹھنا منع ہے

عَنْ أَنَسٍ ؛ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :
 ” اِعْتَدِلُوا فِي السُّجُودِ ، وَلَا يَنْبَسِطُ أَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ انْبِسَاطَ
 الْكَلْبِ “

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ” کہ سجدہ میں اعضاء کو اعتدال میں رکھو
 اور تم میں سے کوئی اپنے بازو (سجدہ میں) کتے کی طرح نہ بچھائے۔“

(یہ حدیث بخاری (۸۲۲) ، مسلم (۳۹۳) ، ابوداؤد (۸۹۷) اور ترمذی (۲۷۶)

نے روایت کی ہے)

سجدہ میں ہتھیلیوں کو زمین پر رکھنا اور کہنیوں کو اٹھانا

عَنِ الْبَرَاءِ ؛ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :
 ” إِذَا سَجَدْتَ فَضَعْ كَفَّيْكَ وَارْفَعْ مِرْفَقَيْكَ “

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ” جب تم سجدہ کرو تو اپنی ہتھیلیاں زمین پر

رکھو اور کنیاں زمین سے اٹھا کر رکھو۔

(یہ حدیث مسلم (۳۹۳) نے روایت کی ہے)

سجدہ میں بازوؤں کو اتنا کھلا رکھنا کہ بکری کا بچہ گزر سکے

عَنْ مَيْمُونَةَ؛ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ، لَوْ شَاءَتْ بِهِمَةَ أَنْ تَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ لَمَرَّتْ.

نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام جب سجدہ میں ہوتے تو (بازو اتنے کھلے رکھتے کہ) اگر بکری کا بچہ آپ کے بازوؤں کے درمیان سے گزرتا چاہتا تو گزر جاتا۔

(اسے مسلم (۳۹۶) ابو داؤد (۸۹۸) اور نسائی (۲۱۳/۲) نے روایت کیا)

سجدہ میں کنٹیوں کو پہلوؤں سے دور رکھنا

عَنْ مَيْمُونَةَ؛ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ جَافَى حَتَّى يَرَى مِنْ خَلْفِهِ وَضَحَ ابْطَئِيهِ.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو کنٹیوں کو پہلوؤں سے اس قدر الگ رکھتے کہ پیچھے والا آپ کی بظلوں کی سفیدی دیکھ پاتا۔

(یہ حدیث مسلم (۳۹۷) نے روایت کی ہے)

سجدہ میں ناک اور پیشانی اچھی طرح زمین پر ٹکانا اور ہتھیلیوں کو کندھوں کی سیدھ میں رکھنا

عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَجَدَ أَمَكَنَ أَنْفَهُ وَجَبْهَتَهُ عَلَى الْأَرْضِ، وَنَحَّى يَدَيْهِ عَنِ جَنْبِهِ، وَوَضَعَ كَفَيْهِ حَذْوِ مَنْكِبَيْهِ.

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو اپنی ناک اور پیشانی زمین پر ٹکاتے اور اپنے بازوؤں کو پہلوؤں سے دور اور ہاتھوں کی ہتھیلیاں مونڈھوں کے برابر رکھتے

(یہ حدیث ابو داؤد (۷۳۳) ترمذی (۲۷۰) اور بغوی (۶۳۷) میں صحیح سند سے

مردی ہے)

عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا سَجَدَ وَعَلَيْهِ الْعِمَامَةُ يَرْفَعُهَا
حَتَّى يَضَعَ جِبْهَتَهُ بِالْأَرْضِ .

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سجدہ کرتے وقت سر پر عمامہ ہوتا تو اسے اوپر اٹھالیتے اور
پیشانی زمین پر ٹکاتے۔

(یہ اثر سنن بیہقی (۱۰۵/۲) میں روایت کیا گیا ہے۔)

سجدہ میں ناک کو اچھی طرح نیچے نہ لگانے والے کی نماز کا نہ ہونا
عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَرَأَى رَجُلًا يُصَلِّي مَا يُصِيبُ أَنْفَهُ مِنَ الْأَرْضِ فَقَالَ: " لَا صَلَاةَ
لِمَنْ لَا يُصِيبُ أَنْفَهُ مِنَ الْأَرْضِ " .

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ نماز پڑھتے ہوئے (سجدہ
میں) ناک زمین پر نہیں لگا رہا تھا۔ آپ نے فرمایا " (سجدہ میں) جس کی ناک زمین پر
نہیں لگتی اس کی نماز نہیں ہوتی۔ "

(یہ حدیث دار قطنی (۱/۳۳۸) ، طبرانی (۱۱۹۱/۷) ، ابو نعیم ، اخبار اصغمان () ،

عبدالرزاق (۲۹۸۲) ، اور سنن بیہقی (۱۰۳/۲) میں صحیح سند سے مروی ہے)

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :
" مَنْ لَمْ يَلْزِقْ أَنْفَهُ مَعَ جِبْهَتِهِ بِالْأَرْضِ إِذَا سَجَدَ لَمْ تَحْزُ صَلَاتُهُ " .

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا " جو شخص سجدہ میں اپنی پیشانی اور ناک
زمین پر نہیں لگاتا اس کی نماز صحیح نہیں۔ "

(یہ حدیث طبرانی کبیر (۱۱۹۱/۷) اور اوسط (۷/۳) میں مروی ہے۔ پیشی نے مجمع

الزوائد (۱۳۶/۳) میں روایت کو ثقہ کہا ہے۔)

سجدہ میں ہاتھ کی انگلیوں کا باہم ملانا

عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَجَدَ ضَمَّ أَصَابِعَهُ .

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو اپنی انگلیاں ملا لیا کرتے۔
(یہ حدیث ابن خزیمہ (۶۳۲) اور بیہقی (۱۱۲/۲) نے صحیح سند سے روایت کی ہے)

سجدہ میں ہاتھ کی انگلیوں کا قبلہ رخ ہونا

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ فَوَضَعَ يَدَيْهِ بِالْأَرْضِ اسْتَقْبَلَ بِكَفَيْهِ وَأَصَابِعِهِ الْقِبْلَةَ .
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو اپنے ہاتھوں کو زمین پر رکھتے اور آپ کی ہتھیلیاں اور انگلیاں قبلہ رخ ہوتیں۔

(اسے ابن خزیمہ (۶۳۳) اور بیہقی (۱۱۳/۲) نے صحیح سند سے روایت کیا ہے)

سجدہ میں پاؤں کی کیفیت

عَنْ عَائِشَةَ ؛ قَالَتْ : فَقَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً مِنَ الْفِرَاشِ ، فَالْتَمَسْتُهُ ، فَوَقَعَتْ يَدِي عَلَى بَطْنِ قَدَمَيْهِ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ وَهُمَا مَنْصُوبَتَانِ

حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ میں نے ایک رات بستر پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ پایا۔ میں نے ڈھونڈا تو میرا ہاتھ آپ کے پاؤں کے تلوے پر پڑا۔ آپ مسجد میں سجدہ کی حالت میں تھے اور دونوں پاؤں کھڑے تھے۔

(اسے مسلم (۳۸۶) ابن خزیمہ (۶۵۵) اور بیہقی (۱۱۶/۲) نے روایت کیا ہے)

عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ : أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَضْعِ الْيَدَيْنِ وَنَصْبِ الْقَدَمَيْنِ فِي الصَّلَاةِ .

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ نماز پڑھتے ہوئے (سجدہ میں) دونوں ہاتھ زمین پر ٹکائیں اور دونوں قدم اچھی طرح سے گاڑیں (یعنی پاؤں خوب ٹکا کر زمین پر رکھیں۔)

(اسے حاکم (۲۷۱/۱) اور عبد الرزاق (۲۹۴۳) نے صحیح سند سے روایت کیا)

سجدہ میں دونوں پاؤں کی ایڑیاں باہم ملانا

عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ يَقُولُ: قَالَتْ عَائِشَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَقَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مَعِيَ عَلِيٌّ فِرَاشِي، فَوَجَدْتُهُ سَاجِدًا رِصًا عَقِيْبِهِ.

ام المومنین حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ساتھ بستر پر تھے لیکن میں نے انہیں وہاں نہ پایا۔ (میں نے اند میرے میں اوہرا دھر ٹھولا) تو آپ کو سجدہ کی حالت میں پایا اور آپ کی ایڑیاں آپس میں ملی ہوئی تھیں۔
(۱) سے ابن خزیمہ (۶۵۳) اور بیہقی (۱۱۶/۲) نے صحیح سند سے روایت کیا ہے)

سجدہ میں پاؤں کی انگلیوں کا قبلہ ہونا

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَطَاءٍ: أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا فِي نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرْنَا صَلَاةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ أَبُو حَمِيْدٍ السَّاعِدِيُّ: أَنَا كُنْتُ أَحْفَظُكُمْ لِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، رَأَيْتُهُ..... فَإِذَا سَجَدَ وَضَعَ يَدَيْهِ غَيْرَ مُفْتَرِشٍ سِوَالَا قَابِضَهُمَا، وَاسْتَقْبَلَ بِأَطْرَافِ أَصَابِعِ رِجْلَيْهِ الْقِبْلَةَ.....

محمد بن عمرو بن عطاء کہتے ہیں ایک بار وہ صحابہ کرام کی مجلس میں تھے۔ ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا ذکر کیا۔ ابو حمید الساعدی نے کہا کہ میں رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز تم سے بہتر جانتا ہوں۔ میں نے آپ کو دیکھا..... جب سجدہ کیا تو نہ بازوؤں کو زمین پر بچھایا اور نہ ہی ایک دوسرے سے ملایا۔ اور دونوں پاؤں (زمین پر اس طرح ٹکائے کہ) انگلیوں کا رخ قبلہ کی طرف تھا۔

(یہ حدیث بخاری (۸۲۸) اور ابوداؤد (۹۶۳) نے روایت کی ہے)

سجدہ کی دعا اور ذکر

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :
”أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهِ وَهُوَ سَاجِدٌ، فَأَكْثِرُوا الدُّعَاءَ“

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”بندہ سجدہ کی حالت میں رب سے انتہائی قریب ہوتا ہے پس (سجدہ میں) بکثرت دعا کیا کرو۔“

(یہ حدیث مسلم (۳۸۲) نے روایت کی ہے)

عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَانَ يَقُولُ فِي
..... سُجُودِهِ : ”سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى“

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں کہا کرتے تھے ”سبحان ربی الاعلیٰ“
(یہ حدیث ابوداؤد (۸۷۱) اور ترمذی (۲۶۲) نے صحیح سند سے روایت کی ہے)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
يَقُولُ فِي سُجُودِهِ : ”اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي كُلَّهُ دِقَّةً وَجِلَّةً وَأَوَّلَهُ
وَأَخْرَجَهُ وَعَلَانِيَتَهُ وَسِيرَهُ“

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سجدہ میں یہ دعا پڑھا کرتے تھے ”اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي كُلَّهُ دِقَّةً وَجِلَّةً وَأَوَّلَهُ وَأَخْرَجَهُ وَعَلَانِيَتَهُ وَسِيرَهُ“ اے اللہ میرے چھوٹے اور بڑے، پہلے اور آخری، ظاہری اور پوشیدہ (کردہ) سارے گناہ بخش دے

(یہ حدیث مسلم (۳۸۳) اور ابوداؤد (۸۷۸) نے روایت کی ہے)

عَنْ عَائِشَةَ؛ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْبِرُ
أَنْ يَقُولَ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ: "سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ
، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي"، يَتَأَوَّلُ الْقُرْآنَ .

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع اور سجدہ میں "سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَ
بِحَمْدِكَ ، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي" (یعنی تسبیح اور استغفار) بکثرت کیا کرتے تھے۔ (اور)
یوں قرآن پر عمل پیرا ہوتے تھے

(یہ حدیث بخاری (۷۹۴)، مسلم (۳۸۳)، ابوداؤد (۸۷۷) اور نسائی (۱۹۰۲)

نے روایت کی ہے)

عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّخِيرِ؛ أَنَّ عَائِشَةَ نَبَأَتْهُ: أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ
وَسُجُودِهِ: "سُبُّوحٌ قَدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ".

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع اور سجدہ میں کہا کرتے تھے "سُبُّوحٌ
قَدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ"

(اے مسلم (۳۸۷)، ابوداؤد (۸۲۷) اور نسائی (۲۲۳/۲) نے روایت کیا)

سجدہ الطہیمان سے کرنا فرض ہے

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "أَتَمُّوا
الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ، فَإِنَّ اللَّهَ إِنِّي لَأُرَاكُمْ مِنْ بَعْدِ ظَهْرِي، إِذَا مَا
رَكَعْتُمْ وَإِذَا مَا سَجَدْتُمْ".

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "رکوع اور سجدہ (صحیح طریقے سے) مکمل کیا
کرو۔ اللہ کی قسم میں تمہیں رکوع کرتے اور سر سجدہ ہوتے پٹھ پیچھے سے دیکھتا ہوں"
(یہ حدیث بخاری (۷۳۱) اور مسلم (۳۲۵) نے روایت کی ہے)

سجدہ کیسے مکمل ہوتا ہے

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ؛ قَالَ: رَمَقْتُ الصَّلَاةَ مَعَ مُحَمَّدٍ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْتُ قِيَامَهُ فَرَكَعْتَهُ ، فَأَعْبَدَ الْهُ بَعْدَ رُكُوعِهِ ،
فَسَجَدْتُهُ فَحَلَسْتُهُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ فَسَجَدْتُهُ فَحَلَسْتُهُ مَا بَيْنَ التَّسْلِيمِ
وَالْإِنْصِرَافِ ، قَرِيبًا مِنَ السَّوَاءِ .

حضرت براء بن عازبؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتھ پڑھی جانے والی نماز کو خوب جانچا۔ میں نے پایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا قیام،
رکوع، رکوع کے بعد سیدھے ہونا، سجدہ، پھر سجدوں کے درمیان کا جلسہ، دوسرا سجدہ
اور سلام پھیر کر اٹھ کر جانے کا اور میانی وقفہ یہ سب تقریباً برابر ہوتے۔
(یہ حدیث مسلم (۳۷۱) نے روایت کی ہے)

سجدہ مکمل ادا نہ کرنے والے شخص کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا
دوبارہ نماز پڑھنے کا حکم دینا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ
الْمَسْجِدَ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّى ، ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَرَدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ السَّلَامَ فَقَالَ :
”إِرْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ“ ، فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : ”إِرْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ“
(ثَلَاثًا) فَقَالَ : وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ ، مَا أَحْسِنُ غَيْرَهُ ، فَعَلَّمَنِي .
قَالَ : ” إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَكَبِّرْ ، ثُمَّ اقْرَأْ مَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ
الْقُرْآنِ ، ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ رَأْسَكَ ، ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَعْتَدِلَ قَائِمًا ،
ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ، ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا ،

ثُمَّ اسْحُذْ حَتَّى تَطْمِئِنَّ سَاجِدًا ، ثُمَّ افْعَلْ ذَلِكَ فِي صَلَاتِكَ
كُلَّهَا“.

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے اسی اثنا میں ایک

آدمی آیا اور اس نے نماز پڑھی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور سلام کیا
آپ نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا ”واپس جا اور نماز پڑھ تو نے نماز پڑھی ہی نہیں۔
اس نے (دوبارہ) نماز پڑھی پھر آکر آپ کو سلام کیا۔ آپ نے فرمایا ”واپس جا اور
نماز پڑھو تم نے نماز تو پڑھی ہی نہیں“ (تین بار ایسا ہی کہا) اس نے کہا اس ذات کی قسم
جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا اس سے اچھی نماز (اور کیسے ہو سکتی ہے)
مجھے سکھادیں۔ آپ نے فرمایا ”جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو اللہ اکبر کو قرآن
میں سے جو تم پڑھ سکتے ہو پڑھو۔ پھر اطمینان سے رکوع کرو پھر رکوع سے سر اٹھا دیا
تک کہ عین تسلی سے کھڑا ہو جاو پھر اطمینان سے سجدہ کرو اور اس سے اٹھ کر آرام
سے بیٹھ جاو۔ پھر (دو سرا) سجدہ بھی اطمینان سے کرو اس طرح سے اپنی نماز پوری کرو“
(یہ حدیث بخاری (۷۹۳)، مسلم (۳۹۷)، ابو داؤد (۸۷۶)، ترمذی (۳۰۳)،

نسائی (۱۲۳۲) اور ابن ماجہ (۱۰۶۰) نے روایت کی ہے)

سجدہ مکمل ادا نہ کرنے والے کی نماز کا باطل ہونا اور اس آدمی کا امت
محمدیہ کی بجائے کسی دوسری امت سے ہونا

عَنْ سُلَيْمَانَ ، قَالَ : سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ قَالَ : رَأَيْتُ
حَذِيفَةَ رَجُلًا لَا يُتِمُّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ قَالَ : مَا صَلَّيْتَ وَكُوْمْتُ
مُتَّ عَلَى غَيْرِ الْفِطْرَةِ الَّتِي فَطَرَ اللَّهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حشرت حذیفہ نے ایک شخص کو دیکھا جو کہ رکوع و سجود مکمل طور پر نہیں کر رہا
تھا آپ نے اس سے کہا تم نے نماز نہیں پڑھی۔ اگر تم ایسے ہی مر گئے تو اس فطرت
(یعنی دین) پر نہیں مر گے جس فطرت پر اللہ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کیا تھا۔

(یہ حدیث بخاری (۷۹۱) نے روایت کی ہے)

قَالَ لَهُ حُذَيْفَةُ : مُنْذُ كُمْ هَذِهِ صَلَاتُكَ ؟ قَالَ : مُنْذُ أَرْبَعِينَ سَنَةً . فَقَالَ لَهُ حُذَيْفَةُ : مَا صَلَّيْتَ مُنْذُ أَرْبَعِينَ سَنَةً وَلَوْ مَتَّ وَهَذِهِ صَلَاتُكَ لَمَتَّ عَلَيَّ غَيْرَ الْفِطْرَةِ الَّتِي فُطِّرَ عَلَيْهَا مُحَمَّدٌ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ .

احمد بن حنبل کی روایت میں یہ زائد بھی ہے کہ اس سے حضرت حذیفہؓ نے پوچھا کتنی مدت سے ایسی نماز پڑھتے ہو؟ اس نے کہا چالیس سال سے حضرت حذیفہؓ نے اس سے کہا تم نے چالیس سال سے نماز پڑھی ہی نہیں ہے اگر تم ایسی نماز کے ساتھ ہی فوت ہو گئے تو تمہاری موت اس فطرت (یعنی دین) پر نہیں ہو گئی جس پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کیا گیا۔

(یہ حدیث احمد (۳۸۴/۵) نے صحیح سند سے روایت کی ہے)

عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا لَا يُتِمُّ رُكُوعَهُ وَيَنْقُرُ فِي سُجُودِهِ وَهُوَ يُصَلِّي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : " لَوْ مَاتَ عَلَيَّ حَالِي هَذِهِ مَاتَ عَلَيَّ غَيْرِ مِلَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : " مَثَلُ الَّذِي لَا يُتِمُّ رُكُوعَهُ وَيَنْقُرُ فِي سُجُودِهِ مَثَلُ الْجَائِعِ يَأْكُلُ التَّمْرَةَ وَالتَّمْرَتَانِ لَا تُغْنِيَانِ عَنْهُ شَيْئًا " ، قَالَ أَبُو صَالِحٍ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ : مَنْ حَدَّثَ بِهَذَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ : أَمْرَاءُ الْأَجْنَادِ عَمَرُو بْنُ الْعَاصِ وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ وَشَرْحَبِيلُ بْنُ حَسَنَةَ سَمِعُوهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو نماز پڑھتے دیکھا جو کہ اپنا رکوع صحیح طور پر مکمل ادا نہیں کر رہا تھا اور سجدہ میں بھی ٹھونٹے مارنے کی کوشش کر رہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”اگر یہ شخص اسی (یعنی نماز پڑھنے کی) حالت میں مر جائے تو اس کی موت ملت محمدیہ کے علاوہ کسی اور ملت سے ہوگی۔“ پھر آپ نے فرمایا جو آدمی اپنا رکوع مکمل نہیں کرتا اور سجدہ بھی مرغ کے دانے چٹنے کی مانند کرتا ہے تو اس کی مثال اس بھوکے کی سی ہے جو ایک یا دو کھجوریں کھاتا ہے کہ وہ اس کی بھوک میں اسے کوئی فائدہ نہیں دیتیں (اس طرح رکوع اور سجدہ مکمل نہ کرنے والے نے گویا نماز پڑھی ہی نہیں ہے) راوی صالح کہتے ہیں کہ میں نے ابو عبد اللہ سے پوچھا اس حدیث کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کس نے بیان کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسے امراء الاجناد (یعنی فلسطین، اردن، محض، شام کے علاقوں کے امیر) عمرو بن العاص، خالد بن ولید اور شرمیل بن حسنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ (یہ حدیث امین خزیمہ (۶۲۸) سنن بیہقی (۸۹۲) طبرانی کبیر اور مسند ابی حلی میں حسن سند سے مروی ہے)

سجدہ سے اٹھنا

عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ :
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ
ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ.....

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے..... پھر جب (سجدہ سے) اٹھتے تو ”اللہ اکبر“ کہتے (یہ حدیث بخاری (۷۸۹) مسلم (۳۹۲) نے روایت کی ہے)

عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :
” لَا تَيْتِمُ صَلَاةَ لِأَحَدٍ مِنَ النَّاسِ ثُمَّ يَسْجُدُ حَتَّى
تَطْمِئِنَّ مَفَاصِلُهُ ، ثُمَّ يَقُولُ : اللَّهُ أَكْبَرُ وَيَرْفَعُ رَأْسَهُ حَتَّى يَسْتَوِيَ

قَاعِدًا،“

رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں میں سے کسی کی نماز مکمل نہیں ہوتی
..... پھر سجدہ کرے یہاں تک کہ (سجدہ میں) اس کے جوڑ اپنی اپنی جگہ پر ٹھہر جائیں۔
پھر اللہ اکبر کے اور سر اٹھائے حتیٰ کہ سیدھا بیٹھ جائے
(یہ حدیث ابوداؤد (۸۵۷) اور حاکم نے صحیح سند سے روایت کی ہے۔)

دو سجدوں کے درمیان دائیں پاؤں کو کھڑا کر کے اور بائیں پاؤں کو بچھا کر
اس پر بیٹھنا

عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ: إِذَا سَجَدْتَ فَمَكِّنْ لِسُجُودِكَ ، فَإِذَا رَفَعْتَ فَاقْعُدْ
عَلَى فَجِدِّكَ الْيُسْرَى .

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (نماز کو صحیح طور پر ادا نہ کرنے والے آدمی کو
نماز کے بارے سمجھاتے ہوئے) فرمایا..... جب تو سجدہ کرے تو تیلی سے سجدہ کر پھر
جب (سجدے سے) اٹھے تو اپنی بائیں ران پر بیٹھ۔

(یہ حدیث ابوداؤد (۸۵۹) احمد (۳۴۰/۳) اور ابن ماجہ (۸۹۳) میں صحیح سند
سے مروی ہے)

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: مِنْ
السُّنَّةِ أَنْ تَنْصَبَ الْقِسْمَ الْيُمْنَى وَاسْتِقْبَالَ الْقِبْلَةَ وَالْجُلُوسُ عَلَى
الْيُسْرَى .

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ نماز میں سنت یہ ہے کہ دائیں پاؤں کو کھڑا کیا
جائے اور اس کی انگلیاں قبلہ رخ ہوں۔ نیز بائیں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھا جائے۔
(یہ حدیث نسائی (۱۱۵۸) نے صحیح سند سے روایت کی ہے۔)

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ، أَنَّهُ كَانَ يَرَى عَبْدًا لِلَّهِ بِنَ
عُمَرَ، يَتَرَبَّعُ فِي الصَّلَاةِ إِذَا جَلَسَ، فَفَعَلْتُهُ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ حَدِيثُ
السَّنِّ، فَهَانِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ. قَالَ: إِنَّمَا سُنَّةُ الصَّلَاةِ أَنْ
تَنْصِبَ رِجْلَكَ الْيَمْنَى، وَتَنْبِيَّ الْيُسْرَى. فَقُلْتُ: إِنَّكَ تَفْعَلُ ذَلِكَ
؟ فَقَالَ: إِنَّ رِجْلِي لَا تَحْمِلَانِي.

عبداللہ بن عبداللہ کہتے ہیں کہ وہ (اپنے والد) عبداللہ بن عمر کو دیکھتے کہ وہ جب
نماز میں بیٹھے تو چار زانو بیٹھے تھے۔ میں نے بھی ان کی دیکھا دیکھی ایسا ہی کرنا شروع کر
دیا۔ اور میں اس وقت کسن تھا۔ مجھے جب ابن عمر نے ایسا کرتے دیکھا تو منع فرمایا اور
کہا کہ نماز کا مسنون طریقہ تو یہی ہے کہ تم اپنا دایاں پاؤں کھڑا کرو اور بائیں بچالو۔ میں
نے کہا کہ آپ جو ایسا کرتے ہیں۔ فرمایا میرے پاؤں یوں بیٹھنے پر میرا وزن برداشت
نہیں کرتے (اس لیے یوں بیٹھتا ہوں)۔

(یہ حدیث بخاری (۸۲۷) نے روایت کی ہے)

دو سجدوں کے درمیان ذکر کی کیفیت

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ
بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي، وَارْحَمْنِي، وَاجْبُرْنِي، وَارْفَعْنِي،
وَاهْدِنِي، وَعَافِنِي، وَارْزُقْنِي.

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دونوں سجدوں کے درمیان پڑھا کرتے تھے ”اللَّهُمَّ
اغْفِرْ لِي، وَارْحَمْنِي، وَاجْبُرْنِي، وَارْفَعْنِي، وَاهْدِنِي، وَعَافِنِي، وَارْزُقْنِي“
اے اللہ مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما، میری کمی پوری کر دے (درجات میں) بلند
کر، ہدایت دے، عافیت بخش اور روزی عطا فرما۔

(یہ حدیث ابو داؤد (۸۵۰)، ترمذی (۲۸۳)، ابن ماجہ (۸۹۸) اور حاکم

(۲۷۱/۲۶۲) نے صحیح سند سے روایت کی ہے۔)

دو سجدوں کے درمیان اعتدال کی کیفیت

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: إِنِّي لَا أَلُو أَنْ أَصَلِّيَ بِكُمْ كَمَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِنَا. قَالَ ثَابِتٌ: كَانَ أَنَسٌ يَصْنَعُ شَيْئًا لَمْ أَرُكُمْ تَصْنَعُونَهُ. كَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَامَ حَتَّى يَقُولَ الْقَائِلُ: قَدْ نَسِيَ، وَيَبِينُ السَّجْدَتَيْنِ حَتَّى يَقُولَ الْقَائِلُ: قَدْ نَسِيَ.

حضرت انسؓ نے لوگوں سے کہا جیسے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھاتے ہوئے دیکھا ہے اسی طرح ہمیں نماز پڑھانے میں کوتاہی نہیں کروں گا۔
(حضرت انسؓ سے روایت کرنے والے ثابت بن اسلمہ نے لوگوں سے) کہا کہ تم میں ایک چیز نہیں دیکھتا ہوں جو کہ حضرت انسؓ میں تھی کہ رکوع سے اٹھ کر سیدھے اتنی دیر کھڑے ہوتے کہ کہنے والا کہتا کہ سجدہ کرنا بھول گئے ہیں اور اسی طرح ایک سجدے سے اٹھ کر دوسرے سجدے کے درمیان اتنی دیر تک بیٹھتے کہ کہنے والا کہہ اٹھتا ہے شک آپ (دوسرا سجدہ کرنا) بھول گئے ہیں۔
(یہ حدیث بخاری (۸۲۱) نے روایت کی ہے۔)

دوسرے سجدہ کو جانا

عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَقِمُ صَلَاةٌ لِأَحَدٍ مِنَ النَّاسِ..... ثُمَّ يَسْجُدُ حَتَّى تَطْمِئِنَّ مَفَاصِلُهُ، ثُمَّ يَقُولُ: اللَّهُ أَكْبَرُ وَيَرْفَعُ رَأْسَهُ حَتَّى يَسْتَوِيَ قَاعِدًا، ثُمَّ يَقُولُ: اللَّهُ أَكْبَرُ، ثُمَّ يَسْجُدُ حَتَّى تَطْمِئِنَّ مَفَاصِلُهُ....."

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں میں سے کسی کی نماز مکمل نہیں

ہوتی..... پھر سجدہ کرے یہاں تک کہ (سجدہ میں) اس کے جوڑ اپنی اپنی جگہ پر ٹھہر جائیں۔ پھر اللہ اکبر کے اور سر اٹھائے حتیٰ کہ اطمینان سے بیٹھ جائے پھر اللہ اکبر کے سجدہ کرے اور اس کے جوڑ (سجدہ میں) اپنی اپنی جگہ ٹھہر جائیں.....
(یہ حدیث ابو داؤد (۸۵۷) اور حاکم نے صحیح سند سے روایت کی ہے۔)

۱۱

دوسرے سجدہ سے اٹھنا

عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : " لَا تَيْمُّ صَلَاةَ لِأَحَدٍ مِنَ النَّاسِ ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ فَيَكْبِرُ "

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کسی کی نماز مکمل نہیں ہوتی..... پھر اپنا سر اٹھائے اور اللہ اکبر کہے۔"

(یہ حدیث ابو داؤد (۸۵۷) اور حاکم () نے صحیح سند سے روایت کی ہے۔)

پہلی رکعت سے اٹھتے وقت کچھ دیر بیٹھے بغیر کھڑے نہ ہونا

عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ اللَّيْثِيِّ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي ، فَإِذَا كَانَ فِيهِ وَتَرٌ مِنْ صَلَاتِهِ لَمْ يَنْهَضْ حَتَّى يَسْتَوِيَ قَاعِدًا .

حضرت مالک بن حویرث کہتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا۔ جب آپ اپنی نماز کی طاق رکعت میں ہوتے تو ذرا بیٹھے بغیر (دوسری اور چوتھی رکعت کے لیے) کھڑے نہ ہوتے۔

(اسے بخاری (۸۴۳) ترمذی (۲۸۷) اور ابن خزیمہ (۶۸۶) نے روایت کیا)

اس حدیث سے ظاہر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طاق رکعت (یعنی پہلی اور تیسری رکعت) سے اگلی رکعت (یعنی دوسری اور چوتھی رکعت) کو اٹھتے وقت سجدے سے سیدھا ہونے کے بعد تھوڑی دیر کے لیے بیٹھے بغیر کھڑے نہ ہوتے۔ یہ

مسئلہ نمازیوں کے لیے بھی ثابت ہو رہا ہے۔ ”صلوا کما رایتمونی اصلی“ حدیث روایت کرنے والے صحابی حضرت مالک بن حویرثؓ ہی مذکورہ بالا حدیث کے راوی ہیں۔

پہلی رکعت سے اٹھتے وقت زمین پر ہاتھ کا سہارا لے کر کھڑے ہونا

عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ : جَاءَنَا مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ فَصَلَّى بِنَا فِي مَسْجِدِنَا هَذَا فَقَالَ : إِنِّي لِأُصَلِّي بِكُمْ وَمَا أُرِيدُ الصَّلَاةَ ، وَلَكِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَرِيكُمْ كَيْفَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي . قَالَ أَيُّوبُ : فَقُلْتُ لِأَبِي قِلَابَةَ : وَكَيْفَ كَانَتْ صَلَاتُهُ ؟ قَالَ : مِثْلَ صَلَاةِ شَيْخِنَا هَذَا [يَعْنِي عَمْرَو بْنَ سَلِمَةَ] قَالَ أَيُّوبُ : وَكَانَ ذَلِكَ الشَّيْخُ يُتِمُّ التَّكْبِيرَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ عَنِ السَّجْدَةِ الثَّانِيَةِ جَلَسَ وَاعْتَمَدَ عَلَى الْأَرْضِ ثُمَّ قَامَ .

ابو قلابہ کہتے ہیں کہ مالک بن حویرثؓ ہمارے پاس آئے اور ہماری مسجد میں ہمیں نماز پڑھا لی۔ انہوں نے کہا کہ میں تمہیں نماز پڑھاتا ہوں میرا مقصد نماز پڑھنا نہیں ہے بلکہ تمہاری خاطر نماز ادا کر رہا ہوں کہ تمہیں دکھلاؤں کہ میں نے نبی علیہ الصلاہ والسلام کو کس طرح نماز پڑھتے دیکھا۔ ایوب کہتے ہیں کہ میں نے ابو قلابہ سے کہا کہ ان کی نماز کیسی تھی۔ انہوں نے کہا ہمارے شیخ عمرو بن سلمہ کی نماز کی طرح۔ راوی ایوب کہتے ہیں کہ وہ شیخ تکبیر کو پورا کرتے تھے۔ اور جب اپنا سر دوسرے سجدے سے اٹھاتے تو بیٹھ جاتے اور زمین پر ٹک جاتے پھر کھڑے ہوتے۔

(یہ حدیث بخاری (۸۲۳) اور ابن خزیمہ (۶۸۷) نے روایت کی ہے)

عَنْ الْأَرْزُقِ بْنِ قَيْسٍ رَأَيْتُ ابْنَ عَمْرٍو يَعْنِي فِي الصَّلَاةِ يَعْتَمِدُ عَلَى يَدَيْهِ إِذَا قَامَ فَقُلْتُ لَهُ ؟ فَقَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ارزق بن قیس بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نماز میں آٹا گوندھنے والے کی طرح (ہاتھوں کو) کرتے - کھڑے ہوتے وقت ہاتھوں کا سہارا لیتے - میں نے پوچھا (یہ کیا ہے)؟ انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں کرتے ہوئے دیکھا۔

(ابو اسحاق احرری کی غریب الحدیث (۲/۵۲۵) میں حسن سند سے مروی ہے)

پہلے تشہد میں بیٹھنے کا مستنون انداز

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَطَاءٍ أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا فِي نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرْنَا صَلَاةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو حَمِيدٍ السَّاعِدِيُّ: أَنَا كُنْتُ أَحْفَظُكُمْ لِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، رَأَيْتُهُ..... فِإِذَا جَلَسَ فِي الرُّكْعَتَيْنِ جَلَسَ عَلَى رِجْلِهِ الْيُسْرَى وَنَصَبَ الْيُمْنَى.....

محمد بن عمرو بن عطاء کہتے ہیں ایک بار وہ صحابہ کرام کی مجلس میں تھے۔ کہ ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا ذکر کیا ابو حمید الساعدی نے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز تم سے بہتر جانتا ہوں۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا..... پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتوں میں بیٹھے تو اپنے بائیں پاؤں پر بیٹھے اور دایاں پاؤں کھڑا کیا۔

(یہ حدیث بخاری (۸۲۸) اور ابوداؤد (۹۶۳) نے روایت کی ہے)

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ كَانَ يَرَى عَبْدًا لِلَّهِ ابْنَ عُمَرَ، يَتَرَبَّعُ فِي الصَّلَاةِ إِذَا جَلَسَ، فَفَعَلْتُهُ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ حَدِيثُ السَّنِّ، فَفَهَانِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ. قَالَ: إِنَّمَا سُنَّةُ الصَّلَاةِ أَنْ تَنْصِبَ رِجْلَكَ الْيُمْنَى، وَتُنْبِي الْيُسْرَى. فَقُلْتُ: إِنَّكَ تَفْعَلُ ذَلِكَ

فَقَالَ : إِنَّ رَجُلِي لَا تَحْمِلَانِي

عبداللہ بن عبداللہ کہتے ہیں کہ وہ (اپنے والد) عبداللہ بن عمر کو دیکھتے کہ وہ جب نماز میں بیٹھتے تو چار زانو بیٹھتے تھے۔ میں نے بھی ان کی دیکھا دیکھی ایسا ہی کرنا شروع کر دیا۔ اور میں اس وقت کسن تھا۔ مجھے جب ابن عمر نے ایسا کرتے دیکھا تو منع فرمایا اور کہا کہ نماز کا مسنون طریقہ تو یہی ہے کہ تم اپنا دایاں پاؤں کھڑا کرو اور بائیں بچھالو۔ میں نے کہا کہ آپ جو ایسا کرتے ہیں۔ فرمایا میرے پاؤں یوں بیٹھنے پر میرا وزن برداشت نہیں کرتے (اس لیے یوں بیٹھتا ہوں)۔

(یہ حدیث بخاری (۸۲۷) نے روایت کی ہے)

تشہد میں انگشت شہادت کو حرکت دینا

عَنْ عَلِيٍّ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُعَاوِيَّ؛ أَنَّهُ قَالَ : رَأَيْتُ عَبْدًا لِلَّهِ بْنِ عُمَرَ وَأَنَا أَعْبَتُ بِالْحَصَى فِي الصَّلَاةِ . فَلَمَّا انْصَرَفَ نَهَانِي، فَقَالَ : اصْنَعْ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ . فَقُلْتُ : وَكَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ ؟ قَالَ : كَانَ إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ ، وَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنَى عَلَى فَحِيزِهِ الْيُمْنَى ، وَقَبَضَ أَصَابِعَهُ كُلَّهَا ، وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ الَّتِي تَلَى الْإِبْهَامَ ، وَضَعَ كَفَّهُ الْيُسْرَى عَلَى فَحِيزِهِ الْيُسْرَى .

علی بن عبدالرحمن معاوی کہتے ہیں مجھے عبداللہ بن عمر نے نماز میں نکلنے سے کھیلتے دیکھا۔ نماز سے فارغ ہونے پر آپ نے مجھے اس سے منع کیا اور کہا کہ جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے ویسے ہی کیا کرو۔ میں نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیسے کیا کرتے تھے؟ انہوں نے کہا کہ آپ جب نماز میں بیٹھتے تو دائیں ہتھیلی دائیں ران پر رکھتے۔ تمام انگلیوں کو بند کر لیتے اور انگوٹھے کے ساتھ والی انگلی

سے اشارہ کرتے جبکہ بائیں ہتھیلی بائیں ران پر رکھتے۔

(اسے مسلم (۵۸۰) ابوداؤد (۹۸۷) اور نسائی (۳۶۳) نے روایت کیا ہے)
عَنْ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، كَانَ إِذَا قَعَدَ فِي التَّشَهُدِ وَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُسْرَى ، وَ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُمْنَى ، وَعَقَدَ ثَلَاثَةً وَخَمْسِينَ ، وَأَشَارَ بِالسَّبَابَةِ .

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تشہد میں بیٹھے تو بائیں ہاتھ بائیں گھٹنے پر اور
دایاں ہاتھ دائیں گھٹنے پر رکھتے۔ جبکہ (دائیں ہاتھ سے) ۵۳ کا عدد دینا ہے اور کلمہ کی
انگلی سے اشارہ کرتے۔

(یہ حدیث مسلم (۵۸۰) نے روایت کی ہے۔)

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، إِذَا قَعَدَ يَدْعُو ، وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى ، وَيَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُسْرَى ، وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ السَّبَابَةِ ، وَ وَضَعَ إِبْهَامَهُ عَلَى إِصْبَعِهِ الْوُسْطَى ، وَيَلْقِمُ كَفَّهُ الْيُسْرَى عَلَى رُكْبَتِهِ .

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب (تشہد میں) بیٹھے تو دعا پڑھتے۔ اس حالت میں
دایاں ہاتھ دائیں ران پر رکھتے اور بائیں ہاتھ بائیں ران پر۔ انگشت شہادت سے
اشارہ کرتے اور اپنا انگوٹھا درمیانی انگلی پر رکھتے۔ جبکہ (بائیں گھٹنے پر) بائیں ہاتھ یوں
ہوتا جیسے (انگلیاں) لقمہ لیتے وقت ہوتی ہیں۔

(یہ حدیث مسلم (۵۷۹) نے روایت کی ہے۔)

انگشت شہادت کا قبلہ رخ ہونا اور نگاہ کا بھی اسی پر مرکوز ہونا

عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَعَدَ فِي

الصَّلَاةِ أَشَارَ بِإِصْبَعِهِ إِلَى الْقِبْلَةِ وَرَمَى بِبَصَرِهِ إِلَيْهَا .

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں (تشد کے لیے) بیٹھے وقت اپنی انگشت شہادت کو قبلہ کی طرف اٹھا کر اشارہ کرتے اور اپنی نظر اسی انگشت شہادت پر رکھتے۔

(یہ حدیث ابو عوانہ (۲۳۶/۲) ابن خزیمہ (۷۱۹) اور ابن حبان (۱۹۳۸) نے

صحیح سند سے روایت کی ہے۔)

عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ : رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ حَلَقَ الْإِبْهَامَ وَالْوَسْطَى ، وَرَفَعَ الَّتِي تَلِيهِمَا يَدْعُو بِهَا فِي التَّشَهُدِ .

حضرت وائل بن حجر کہتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے انگوٹھے اور درمیانی انگلی کو ملا کر ایک حلقہ باندھا اور انگشت شہادت اٹھا کر اس کے ساتھ اللہ کی وحدانیت کی گواہی دیتے ہوئے (تشد میں دعا کر رہے تھے۔

(اسے ابو داؤد (۹۵۷) اور ابن ماجہ (۹۱۲) نے صحیح سند سے روایت کیا ہے)

اشارہ سے مراد انگشت شہادت کی حرکت ہے

وَعَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَنْظُرَنَّ إِلَى صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يُصَلِّي فَنظَرْتُ ثُمَّ قَبَضَ يَمِينَهُ مِنْ أَصَابِعِهِ وَحَلَقَ حَلْفَةً ثُمَّ رَفَعَ إِصْبَعَهُ فَرَأَيْتُهُ يُحَرِّكُهَا يَدْعُو

بِهَا .

حضرت وائل بن حجر کہتے ہیں کہ میں نے چاہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز دیکھوں کیسے پڑھتے ہیں میں نے آپ کو دیکھا..... پھر (آپ نے) دو انگلیاں (انگوٹھا اور درمیانی انگلی) بند کر کے حلقہ باندھا۔ اس کے بعد اپنی انگشت (شہادت) اٹھائی اور اس کو ہلاتے ہوئے اس سے (اللہ کی وحدانیت کی گواہی دیتے ہوئے) دعا کرتے تھے۔

(یہ حدیث نسائی (۳۷۳) ابن خزیمہ (۷۱۳) ابن جرود (۲۰۸) اور بیہقی

(۱۳۲/۲) نے صحیح سند سے روایت کی ہے۔)

جماعت صحابہ کا حرکت انگشت سے آگاہ ہونا

عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ: فَرَأَيْتُهُ يُحَرِّسُهَا يَدْعُو بِهَا ثُمَّ
جَنَّتْ بَعْدَ ذَلِكَ فِي زَمَانٍ فِيهِ بَرْدٌ فَرَأَيْتُ النَّاسَ عَلَيْهِمُ الثِّيَابَ
تُحَرِّكُ أَيْدِيَهُمْ مِنْ تَحْتِ قِيَابِ مِنَ الْبَرْدِ .

حضرت وائل بن حجر کہتے ہیں کہ..... میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا
کہ آپ (تشد میں انگشت شہادت کو) ہلاتے اور دعا مانگتے تھے۔ اس کے بعد میں
موسم سرما میں آپ کے پاس آیا۔ میں نے دیکھا لوگوں نے سروی کی وجہ سے اوپر
کپڑے اوڑھ رکھے ہیں اور وہ ان کے نیچے سے ہاتھوں کو حرکت دے رہے ہیں۔
(یہ حدیث احمد (۳۱۸/۳) اور ابن جارود (۲۰۸) نے صحیح سند روایت کی ہے)

انگلی کی حرکت شیطان پر لوہے کی گولی سے بھی بھاری ہے

عَنْ نَافِعٍ قَالَ : كَانَ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ عُمَرَ إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ
وَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ ، وَأَشَارَ بِأَصْبَعِهِ وَأَتْبَعَهَا بَصَرَهُ ثُمَّ قَالَ :
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهَايَ أَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنْ
الْحَدِيدِ يَعْنِي السَّبَابَةَ .

حضرت عبد اللہ بن عمر جب نماز میں بیٹھے تو اپنے ہاتھ گھٹنوں پر رکھے اور انگشت
(شہادت) سے اشارہ کرتے اور نظر بھی وہاں رکھتے۔ پھر کہا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ و
سلم نے فرمایا ”یہ شہادت کی انگلی کا اشارہ شیطان کے لیے لوہے کی گولی سے بھی زیادہ
 سخت ہے۔“

(یہ حدیث احمد (۱۱۹/۲) ’بزار (۵۶۳۱) ’ اور طبرانی نے کتاب الدعاء (۶۳۲)

میں حسن سند سے روایت کی ہے۔)

یہ حرکت کئی ایک انگلیوں سے کرنا منع ہے

عَنْ أَبِي وَقاصٍ قَالَ: مَرَّ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا
أَذْعُو بِأَصَابِعِي فَقَالَ: أَحْذُ أَحْذُ وَأَشَارَ بِالسَّبَابَةِ .

حضرت ابو وقاصؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے
گذرے اور میں اپنی انگلیوں سے (تشہد میں) اشارہ کر رہا تھا۔ آپؐ نے فرمایا ”
ایک (انگلی سے اشارہ کرو)“ ایک سے اور شہادت کی انگلی کی طرف اشارہ کیا۔
(یہ حدیث ابو داؤد (۱۳۹۹) ترمذی (۳۵۵۷) اور نسائی (۳۸۳) میں صحیح سند
سے مروی ہے۔)

پہلے تشہد کی طرح دوسرے تشہد میں بھی انگلی کو حرکت دینا

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِذَا جَلَسَ فِي نِيتَيْنِ أَوْ فِي أَرْبَعٍ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ
أَشَارَ بِأَصْبَعِهِ .

جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دوسری یا چوتھی رکعت (کے تشہد) میں بیٹھتے تو
اپنے ہاتھ گھٹنوں پر رکھتے اور انگشت (شہادت) سے اشارہ کرتے تھے
(یہ حدیث بخاری (۱۳۲۲) اور نسائی نے صحیح سند سے روایت کی ہے)

پہلے تشہد کا بیان

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ؛ أَنَّهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ .

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تشہد، قرآن
کی کسی سورت کی طرح سے سکھایا کرتے تھے۔

(یہ حدیث مسلم (۴۰۳) ابو داؤد (۹۷۴) ترمذی (۲۹۰) نسائی
(۲۴۲، ۲۴۳) اور ابن ماجہ (۹۰۰) نے روایت کی ہے)

قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: كُنَّا نَقُولُ فِي الصَّلَاةِ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلْسَلَامٌ عَلَى اللَّهِ، أَلْسَلَامٌ عَلَى فُلَانٍ، فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ: إِنَّ اللَّهَ هُوَ أَلْسَلَامٌ، فَإِذَا قَعَدَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَقُلْ: أَلْتَحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ أَلْسَلَامٌ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، أَلْسَلَامٌ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ، [فَإِذَا قَالَهَا أَصَابَتْ كُلَّ عَبْدٍ لِلَّهِ صَالِحٍ، فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ] أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، ثُمَّ يَتَخَيَّرُ مِنَ الْمَسْأَلَةِ مَا شَاءَ.

حضرت عبد اللہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز میں کہتے اَلْسَلَامٌ عَلَى اللَّهِ، اَلْسَلَامٌ عَلَى فُلَانٍ (اللہ پر سلام ہو، فلان پر سلام ہو)۔ ایک دن ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا ”بے شک سلام (یعنی سلامتی) اللہ تعالیٰ ہی (کے لیے) ہے۔ جب تم میں سے کوئی نماز میں بیٹھے تو کہے اَلْتَحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ أَلْسَلَامٌ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، اَلْسَلَامٌ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ (کیونکہ جب تم یہ کہہ دو گے تو یہ اللہ کے ہر نیک بندے کو پہنچ جائے گی خواہ وہ آسمان میں ہو یا زمین پر) أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔ اس کے بعد جو دعا چاہے اسے اختیار ہے (یعنی مانگ سکتا ہے)۔

(یہ حدیث بخاری (۸۳۱)، مسلم (۳۰۲)، ابوداؤد (۹۶۸)، ترمذی (۲۸۹)، نسائی (۲۳۰۲) اور ابن ماجہ (۸۹۹) نے روایت کی ہے۔)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تشہد میں اس کے علاوہ کئی ایک اور دعائیں بھی مروی ہیں۔ یہاں پر ہم نے ایک ہی دعا ذکر کرنے پر اکتفا کیا ہے۔ تشہد میں صرف یہی دعا پڑھنے کی کوئی تخصیص نہیں ہے۔ پیغمبر علیہ السلام سے بیان ہونے والی

کوئی ایک دعائے تشہد پڑھ سکتے ہیں۔ اس دعا کے مختلف الفاظ حدیث کی کتابوں سے مراجعت کر کے سیکھے جاسکتے ہیں۔

تشہد سری پڑھنا مسنون ہے

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: مِنَ السُّنَّةِ أَنْ يُخْفَى التَّشَهُدُ .

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں تشہد سری (آہستہ) پڑھنا سنت ہے۔

(اسے ابو داؤد (۹۸۶) ترمذی (۲۹۱) حاکم (۲۳۰۱) نے صحیح سند سے روایت کیا

تشہد کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنا

﴿إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا﴾

بے شک اللہ (آپ پر رحمتیں کرتا ہے) اور فرشتے آپ پر رحمت کی دعائیں

کرتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم بھی آپ پر درود سلام بھیجو۔ (احزاب: ۵۶)

عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ: قُلْنَا، أَوْ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرْتَنَا أَنْ نُصَلِّيَ عَلَيْكَ وَأَنْ نُسَلِّمَ عَلَيْكَ،

فَأَمَّا السَّلَامُ فَقَدْ عَرَفْنَاهُ، فَكَيْفَ نُصَلِّيَ عَلَيْكَ؟

حضرت کعب بن عجرہؓ کہتے ہیں کہ ہم نے یا دو سرے لوگوں نے آپ سے کہا اے

اللہ کے رسول! آپ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم آپ پر درود بھیجیں اور سلام پڑھیں

جہاں تک سلام کی بات ہے وہ تو ہم جان گئے تاہم آپ پر درود کیسے بھیجیں.....

(یہ حدیث ابو داؤد (۹۷۶) نے روایت کی ہے۔)

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ : أَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي مَجْلِسِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ ، فَقَالَ لَهُ بِشِيرُ ابْنِ سَعْدٍ : أَمَرْنَا اللَّهَ أَنْ نُصَلِّيَ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَكَيْفَ نُصَلِّيَ عَلَيْكَ ؟ قَالَ : فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، حَتَّى تَمَنَيْنَا أَنَّهُ لَمْ يَسْأَلَهُ ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلُوا : ”اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ . اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ ، وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ ، وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ“ .

حضرت ابو مسعود الانصاری کہتے ہیں ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے اور ہم سعد بن عبادہ کی مجلس میں تھے۔ شیر ابن سعد نے کہا اے اللہ کے رسول! اللہ نے ہمیں آپ پر درود پڑھنے کا حکم دیا ہے ہم آپ پر کیسے درود پڑھیں۔ رسول اللہ خاموش رہے۔ حتیٰ کہ ہم تمنا کرنے لگے کہ (کاش) آپ سے سوال نہ کیا ہوتا۔ پھر آپ نے فرمایا تم کہو اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ . اللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ ، وَعَلٰی آلِ اِبْرَاهِيْمَ ، إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

(یہ حدیث بخاری (۳۳۷۰) اور مسلم (۴۵۰) نے روایت کی ہے۔)

دورانِ تشہد آپ خود (بھی) اپنے لیے درود پڑھتے

عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ ؛ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي الصَّلَاةِ : ”اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ

مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ
 إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ. اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ ، كَمَا
 بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ ، وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ

کعب بن عجرہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نماز میں (یہ
 درود) پڑھا کرتے تھے ” اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا
 صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ. اللَّهُمَّ بَارِكْ
 عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ ، وَعَلَى آلِ
 إِبْرَاهِيمَ ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ

(یہ حدیث امام شافعی نے الام (۱۱۷) میں صحیح سند سے روایت کی ہے۔)

دوسری رکعت سے اٹھتے وقت ہاتھوں کو کندھوں کے برابر اٹھانا

عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا
 قَامَ مِنَ الرَّكَعَتَيْنِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ .

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتوں کے بعد کھڑے ہوتے تو اللہ اکبر کہتے
 اور رفع الیدین کرتے۔

(یہ حدیث بخاری (۷۳۹) ، ابوداؤد (۷۳۳) ، ترمذی (۳۰۴) اور احمد

(۴۲۴/۵) نے روایت کی ہے۔)

جزء رفع الیدین میں ابن عمرؓ سے یوں روایت مروی ہے۔

عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ أَبَاهُ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَقُومَ
 رَفَعَ يَدَيْهِ

حضرت سالم بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ ان کے والد (نماز پڑھتے
 ہوئے)..... جب (تشہد سے) کھڑے ہونے کا ارادہ کرتے تو رفع الیدین کرتے۔

(یہ اثر جزء بخاری (۱۳) میں مروی ہے۔)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَسْجُدَ كَبَّرَ ثُمَّ سَجَدَ، وَإِذَا قَامَ مِنَ الْقَعْدَةِ كَبَّرَ ثُمَّ قَامَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرنے کا ارادہ کرتے تو (پہلے) اللہ اکبر کہتے پھر سجدہ کرتے اور جب قعدہ سے کھڑے ہوتے تو اللہ اکبر کہتے اور پھر اٹھتے (یہ حدیث مسند ابو حلی (۳۸۲) میں جید سند سے مروی ہے)

دوسرے تشدد میں بیٹھنے کا مسنون طریقہ

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَطَاءٍ: أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا فِي نَفْسٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرْنَا صَلَاةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ: أَنَا كُنْتُ أَحْفَظُكُمْ لِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، رَأَيْتُهُ..... وَإِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ قَدَّمَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَنَصَبَ الْأُخْرَى وَقَعَدَ عَلَى مَقْعَدَتِهِ.

محمد بن عمرو بن عطاء کہتے ہیں ایک بار وہ صحابہ کرام کی مجلس میں تھے۔ کہ ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا ذکر کیا ابو حمید الساعدیؓ نے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز تم سے بہتر جانتا ہوں۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا..... اور جب آخری رکعت میں بیٹھے تو بائیں پاؤں بچھایا اور دوسرا قدم کھڑا کیا اور سرین پر بیٹھے۔

(یہ حدیث بخاری (۸۲۸) اور ابوداؤد (۹۶۳) نے روایت کی ہے)

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَعَدَ فِي الصَّلَاةِ جَعَلَ قَدَمَهُ الْيُسْرَى بَيْنَ فَجْدِهِ وَسَاقِهِ ، وَقَرَّشَ قَدَمَهُ الْيُمْنَى

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز میں بیٹھے تو بائیں پاؤں کو ران اور پٹلی کے درمیان میں کر لیتے اور دایاں پاؤں بچھاتے۔

(یہ حدیث مسلم (۵۹) نے روایت کی ہے)

عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ ، قَالَ : رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَعَدَ فِي الرُّكْعَتَيْنِ قَعَدَ عَلَى بَطْنِ قَدَمِهِ الْيُسْرَى وَنَصَبَ الْيُمْنَى فَإِذَا كَانَتِ الرَّابِعَةَ أَنْضَى بَوْرِكِهِ الْيُسْرَى إِلَى الْأَرْضِ وَأَخْرَجَ قَدَمَيْهِ مِنْ نَاحِيَةٍ وَاحِدَةٍ .

حضرت ابو حمید الساعدی کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیکھا جب آپ پہلی دو رکعتیں پڑھ کر بیٹھے تو بائیں قدم کے ٹکڑے پر بیٹھے اور دایاں پاؤں کھڑا کیا۔ اور جب چوتھی رکعت تھی تو بائیں سرنگ کو زمین سے لگایا اور دونوں پاؤں کو ایک طرف سے نکال دیا۔

(یہ حدیث ابو داؤد (۹۶۵) اور بیہقی نے سنن کبری (۱۲۸۲) میں حسن سند سے

روایت کی ہے)

تشدد میں عورتوں کا مردوں کی طرح بیٹھنا

عَنْ مَكْحُولٍ كَانَتْ أُمُّ الدَّرْدَاءِ تَجْلِسُ فِي صَلَاتِهَا جِلْسَةَ الرَّجُلِ وَكَانَتْ فَقِيهَةً .

ام الدرداء اپنی نماز میں مردوں کی طرح بیٹھتی اور وہ ایک قیاسی تھیں۔

(یہ حدیث صحیح بخاری (۸۲۷) میں تطبیقاً تاریخ صغیر میں موصولاً اور ابن ابی

شیبہ (۲۷۰/۱) میں صحیح سند سے مروی ہے۔)

یہاں تک بیان ہونے والے عنوانات سے بھی جیسا کہ ظاہر ہے کہ مرد اور عورت کی نماز میں فرق کرنے والی کوئی نص نہیں ہے۔ جبکہ نفسی مسلکوں میں عبادت کی مختلف تعریفیں سنت سے بالکل الگ اجتہادات ہیں۔

سلام سے پہلے پڑھی جانے والی دعائیں

عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَّمَنِي دُعَاءً أَدْعُو بِهِ فِي صَلَاتِي. قَالَ: "قُلْ: اَللّٰهُمَّ اِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيْرًا، وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِيْ مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ، وَارْحَمْنِيْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ".

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ مجھے کوئی دعا سکھائیں جو کہ میں نماز میں پڑھوں آپ نے فرمایا (یہ دعا) پڑھو اَللّٰهُمَّ اِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيْرًا، وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ، فَاغْفِرْ لِيْ مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ، وَارْحَمْنِيْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ۔

(یہ حدیث بخاری (۸۳۳) اور مسلم (۲۷۰۵) نے روایت کی ہے)

سلام سے پہلے چار چیزوں سے پناہ مانگنا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِذَا فَرَّغَ اَحَدُكُمْ مِنَ التَّشَهُّدِ الْاٰخِرِ فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْ اَرْبَعٍ: مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ، وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، وَمِنْ شَرِّ الْمَسِيْحِ الدَّجَالِ".

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تم میں سے کوئی جب آخری تشہد پڑھ لے تو چار چیزوں جہنم کے عذاب سے، قبر کے عذاب سے، زندگی اور موت کے فتنوں

سے اور دجال کے شر سے اللہ کی پناہ طلب کرے۔“

(یہ حدیث مسلم (۵۸۸) نے روایت کی ہے)

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو فِي الصَّلَاةِ : اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَالِ ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْمَائِمِ وَالْمَغْرَمِ .“ قَالَتْ : فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ : مَا اَكْثَرَ مَا تَسْتَعِيْذُ مِنَ الْمَغْرَمِ يَا رَسُوْلَ اللهِ ؟ فَقَالَ : ” اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا غَرِمَ ، حَدَثَ فَكَذَّبَ ، وَوَعَدَ فَاَخْلَفَ .“

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں یہ دعا مانگا کرتے تھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَالِ ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْمَائِمِ وَالْمَغْرَمِ

(اے اللہ میں تمہری پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے، دجال کے فتنے سے اور زندگی اور موت کے فتنے سے۔ اے اللہ میں گناہ اور قرض داری سے تمہری پناہ مانگتا ہوں) ایک شخص نے کہا اے اللہ کے رسول آپ اکثر قرض داری سے کیوں پناہ مانگتے ہیں؟ آپ نے فرمایا ”اومی قرضدار ہوتا ہے تو بات کرتے وقت جھوٹ بولتا ہے اور وعدہ کر کے خلاف ورزی کرتا ہے۔“

(یہ حدیث بخاری (۸۳۲) اور مسلم (۵۸۹) نے روایت کی ہے)

اس دعا کا اہتمام کرنا

قَالَ مُسْلِمٌ بْنُ الْحَجَّاجِ ، بَلَّغْنِي أَنْ طَاوُسًا قَالَ لِإِبْنِهِ : أَدْعَوْتُ
بِهَا فِي صَلَاتِكَ ؟ فَقَالَ : لَا ، قَالَ أَعِيدِ صَلَاتَكَ .

مسلم بن حجاج کہتے ہیں کہ مجھے معلوم ہوا کہ طاوس (ابن کیسان) نے اپنے بیٹے
سے کہا کیا تو نے نماز میں یہ (مذکورہ بالا) دعا پڑھی ہے؟ اس نے کہا کہ نہیں۔ آپ نے
فرمایا ”تو اپنی نماز پھر سے پڑھ۔“

(یہ اثر مسلم (۵۹۰) نے روایت کیا ہے)

نماز سے نکلنا اور سلام پھیرنا

عَنْ عَلِيٍّ : عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ” مِفْتَاحُ
الصَّلَاةِ الطُّهُورُ ، وَتَحْرِيمُهَا التَّكْبِيرُ ، وَتَحْلِيلُهَا التَّسْلِيمُ “ .

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”نماز کی کنجی طہارت ہے اور اس کی تحریم
تکبیر (اللہ اکبر) ہے اور تحلیل سلام (السلام علیکم ورحمۃ اللہ) ہے (یعنی تکبیر تحریمہ
کننے سے نماز شروع ہوتی ہے اور منافیات نماز حرام ہو جاتی ہیں جبکہ سلام پھرنے سے
وہ سب حلال ہو جاتی ہیں۔)

(یہ حدیث ابو داؤد (۶۱) ترمذی (۳) اور ابن ماجہ (۲۷۵) نے صحیح سند سے

روایت کی ہے)

سلام پھیرتے ہوئے مقتدیوں کو امام کا چہرہ دکھائی دینا

عَنْ سَعْدِ بْنِ قَالَ : كُنْتُ أَرَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ حَتَّى أَرَى بَيَاضَ خَدِّهِ .

حضرت سعد کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دائیں اور بائیں
طرف سلام پھیرتے دیکھا کرتا۔ یہاں تک کہ آپ کے رخسار کی سفیدی مجھے دکھائی

دینی-

(یہ حدیث مسلم (۵۸۲) ابو داؤد (۹۹۶) ترمذی (۲۹۵) اور ابن ماجہ (۹۱۳) نے روایت کی ہے)

سلام کی کیفیت

عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَاثِلٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ: "السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ" وَعَنْ شِمَالِهِ "السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ".

حضرت واثلؓ کہتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔ آپؐ (نماز سے نکلنے وقت) دائیں طرف سلام پھیرتے (اور کہتے) السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور بائیں طرف سلام پھیرتے اور کہتے السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ (یہ حدیث ابو داؤد (۹۹۷) ابن خزیمہ (۷۲۸) اور طبرانی کبیر (۱۰۱۹۱) میں صحیح سند سے مروی ہے)



سلام کے بعد ایک دفعہ اونچی آواز سے اللہ اکبر کہنا
عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ أَعْرِفُ انْقِضَاءَ صَلَاةِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالتَّكْبِيرِ .

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ میں نبی علیہ الصلاۃ والسلام کی نماز کے کھل ہونے کو
تکبیر (اللہ اکبر) کہنے سے جان لیتا تھا
(یہ حدیث بخاری (۸۳۲) اور مسلم (۵۸۳) نے روایت کی ہے)

أَنَّ أَبَا مَعْبُدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَفَعَ الصَّوْتِ
بِالذِّكْرِ حِينَ يَنْصَرِفُ النَّاسُ مِنَ الْمَكْتُوبَةِ كَانَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَّهُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كُنْتُ أَعْلَمُ إِذَا
انصَرَفُوا بِذَلِكَ إِذَا سَمِعْتَهُ .

ابو معبد مولى ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ انہیں ابن عباسؓ نے بتلایا کہ نبی علیہ الصلاۃ
والسلام کے زمانے میں فرض نمازوں کی جماعت کے بعد لوگ بلند آواز سے ذکر یعنی
اللہ اکبر) کہا کرتے تھے۔ ابن عباسؓ نے کہا کہ ”میں ذکر (اللہ اکبر) کی آواز سننے پر
جان لیتا کہ (نماز) سے فارغ ہو گئے ہیں۔

(یہ حدیث بخاری (۸۳۱) اور مسلم (۵۸۳) نے روایت کی ہے)

سلام کے بعد تین دفعہ استغفر اللہ کہنا

عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا
انصَرَفَ مِنْ صَلَاتِهِ ، اسْتَغْفَرَ ثَلَاثًا وَقَالَ : "اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ
وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ " . قَالَ الْوَيْلِيُّ :
فَقُلْتُ لِلْأَوْزَاعِيِّ : كَيْفَ الْإِسْتِغْفَارُ ؟ قَالَ : تَقُولُ : أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ
، أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ ،

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہوتے تو تین بار استغفار کرتے پھر
 اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ
 کہتے۔ (حدیث کے راویوں میں سے) ولید نے اوزاعی سے پوچھا استغفار کیسے ہے؟
 انہوں نے کہا تو کہہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ ، اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ .
 (یہ حدیث مسلم (۵۹۱) نے روایت کی ہے)

سلام کے بعد لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ پڑھنا

عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ : كَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَقُولُ فِي دُبُرِ كُلِّ
 صَلَاةٍ ، حِينَ يُسَلِّمُ : لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ ، لَهُ
 الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ
 إِلَّا بِاللَّهِ . لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ ،
 وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ
 الْكَافِرُونَ . وَقَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهَلِّلُ
 بِهِمْ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ .

حضرت عبد اللہ بن زبیرؓ ہر نماز میں سلام پھیرنے کے بعد کہا کرتے تھے۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ
 عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ . لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
 وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ ، وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ لَا إِلَهَ
 إِلَّا اللَّهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ

اور عبد اللہ بن زبیرؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے بعد ان کلمات کی تلیل کیا کرتے تھے۔
(یہ حدیث مسلم (۵۹۳) نے روایت کی ہے)

عَنْ الْمُغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ ؛ قَالَ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي ذُبْرِ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ : "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ، اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ ، وَلَا مُعْطِيَّ لِمَا مَنَعْتَ ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ " .

نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام ہر فرض نماز کے بعد کہا کرتے تھے
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ، اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ ، وَلَا مُعْطِيَّ لِمَا مَنَعْتَ ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ
(یہ حدیث بخاری (۸۳۳) اور مسلم (۵۹۳) نے روایت کی ہے)

مسلم کی روایت میں فرض کے بعد کے الفاظ نہیں ہیں۔ بخاری اور مسلم کی روایت کردہ یہ حدیث شریف اس ذکر کے فرض اور نفل ہر نماز کے بعد کہہ سکنے کی دلیل ہے۔

نماز کے بعد اللہ سے احسن انداز میں ادائیگی عبادت کی توفیق مانگنا
عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ بِيَدِهِ يَوْمًا ثُمَّ قَالَ : " يَا مُعَاذُ إِنِّي وَاللَّهِ لَأُحِبُّكَ " ، فَقَالَ لَهُ مُعَاذُ : يَا أَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ وَأَنَا أُحِبُّكَ . قَالَ : " أَوْصِيكَ يَا مُعَاذُ ، لَا تَدْعَنَّ فِي ذُبْرِ كُلِّ صَلَاةٍ أَنْ تَقُولَ : اللَّهُمَّ أَعْنِي عَلَى

ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ "

حضرت معاذ بن جبلؓ کہتے ہیں ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا اے معاذ! اللہ کی قسم میں تجھ سے محبت کرتا ہوں۔ حضرت معاذ نے کہا اے اللہ کے رسول میرے ماں باپ آپؐ پر خدا ہوں میں بھی آپؐ سے محبت کرتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا اے معاذ میں تجھے وصیت کرتا ہوں کہ تو ہر نماز کے بعد یہ دعا کرنا ہرگز نہ چھوڑنا "اللَّهُمَّ اعْنِي عَلَى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ" اے اللہ اپنے ذکر، شکر اور بہترین عبادت کی ادائیگی پر میری مدد فرما

(یہ حدیث ابوداؤد (۱۵۲۲) نسائی (۵۳/۳) طبرانی کبیر (۶۰/۲۰) ابن سنی الیوم (۱۱۶) اور احمد (؟) نے صحیح سند سے روایت کی ہے)

سلام کے بعد سبحان اللہ، الحمد للہ اور اللہ اکبر کہنے کی فضیلت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِينَ اتُّوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا : ذَهَبَ أَهْلُ الدُّنْيَا بِالذَّرَجَاتِ الْعُلَى وَالنَّعِيمِ الْمُقِيمِ ، فَقَالَ : " وَمَا ذَاكَ ؟ " قَالُوا : يُصَلُّونَ كَمَا نُصَلِّي ، وَيَصُومُونَ كَمَا نَصُومُ ، وَيَتَصَدَّقُونَ وَلَا تَتَصَدَّقُ ، وَيَعْتِقُونَ وَلَا نَعْتِقُ . فَقَالَ : رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : " أَفَلَا أَعَلَمْتُمْ شَيْئًا تُدْرِكُونَ بِهِ مَنْ سَبَقَكُمْ وَتَسْبِقُونَ بِهِ مَنْ بَعْدَكُمْ ؟ وَلَا يَكُونُ أَحَدٌ أَفْضَلَ مِنْكُمْ إِلَّا مَنْ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُمْ " ، قَالُوا : بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : " تَسْبِحُونَ وَتُكَبِّرُونَ وَتُحَمِّدُونَ ذُبِّرَ كُلُّ صَلَاةٍ ، ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ مَرَّةً " قَالَ أَبُو صَالِحٍ : فَرَجَعَ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِينَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ ، فَقَالُوا : سَمِعَ إِخْوَانُنَا أَهْلَ الْأَمْوَالِ بِمَا فَعَلْنَا ، فَفَعَلُوا
مِثْلَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : " ذَالِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ
مَنْ يَشَاءُ " .

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ فقراء ماجرین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور عرض کی کہ مالدار لوگ بلند درجوں پر پہنچ گئے اور ہمیشہ کی نعمتیں حاصل کر لیں۔ آپؐ نے فرمایا کیسے؟ انہوں نے کہا کہ ہماری طرح نمازیں پڑھتے ہیں روزے رکھتے ہیں لیکن وہ صدقہ کرتے ہیں جو ہم نہیں کرتے اور غلاموں کو آزاد کرتے ہیں وہ ہم نہیں کر سکتے آپؐ نے فرمایا میں تمہیں ایسی چیز سکھا دوں کہ تم سب سے آگے والوں کو پالو۔ اور اپنے بعد والوں سے آگے رہو گے۔ اور کوئی تم سے درجہ و مقام میں نہیں بڑھ سکتا صرف وہی یہ مقام پاسکتا ہے جو یہ کام کرے گا۔ انہوں نے عرض کی کہ بالکل اے اللہ کے رسول (یقیناً)۔ آپؐ نے فرمایا کہ ہر نماز کے بعد ۳۳ بار سُبْحَانَ اللَّهِ ، الْحَمْدُ لِلَّهِ ، اللَّهُ أَكْبَرُ کہنا کرے۔

ابو صالح نے کہا (کچھ عرصہ کے بعد) پھر ماجرین آپؐ کے پاس آئے اور عرض کی کہ ہمارے دوسرے مالدار بھائیوں نے ہماری اس دعا کو سنا اور وہ بھی اسے پڑھنے لگے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا یہ اللہ کا فضل ہے جس کو چاہے عطا کر دے۔

(یہ حدیث بخاری (۸۴۳) اور مسلم (۵۹۵) نے روایت کی ہے)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : " مَنْ سَبَّحَ اللَّهَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ ، وَحَمِدَ اللَّهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ ، وَكَبَّرَ اللَّهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ ، فَبَلَغَ تِسْعَةً وَتِسْعُونَ ، وَقَالَ تَمَامَ الْمِائَةِ : لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ، غُفِرَتْ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ " .

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی ہر نماز کے بعد ۳۳ بار سُبْحَانَ اللّٰهِ اور ۳۳ بار اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور ۳۳ بار اللّٰهُ اَكْبَرُ کے جو کہ کل ۹۹ ہوئے اور لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ کہہ کر تعداد ۱۰۰ کر لیتا ہے۔ تو اگر اس کے گناہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں پھر بھی معاف کر دیئے جاتے ہیں۔
(یہ حدیث مسلم (۵۹۷) نے روایت کی ہے)

تسبیح، تحمید اور تکبیر کی فضیلت

عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مُعَقَّبَاتٌ لَا يَخِيْبُ قَائِلُهُنَّ [أَوْ فَاعِلُهُنَّ] ذُبْرَ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ، ثَلَاثٌ وَثَلَاثُونَ تَسْبِيحَةً، وَثَلَاثٌ وَثَلَاثُونَ تَحْمِيدَةً، وَارْبَعٌ وَثَلَاثُونَ تَكْبِيرَةً".

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر فرض نماز کے بعد کچھ ایسی دعائیں ہیں کہ ان کا پڑھنے والا یا انہیں بجالانے والا کبھی (ثواب یا بلند درجوں سے) محروم نہیں ہوتا اور وہ ہیں ۳۳ بار سُبْحَانَ اللّٰهِ، ۳۳ بار اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور ۳۳ بار اللّٰهُ اَكْبَرُ کہنا۔
(یہ حدیث مسلم (۸۹۶) نے روایت کی ہے)

تسبیح، تحمید اور تکبیر کو دائیں ہاتھ کی انگلیوں پر شمار کرنا مننون ہے

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْقِدُ التَّسْبِيحَ بِيَمِينِهِ.
حضرت عبد اللہ بن عمروؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دائیں ہاتھ پر تسبیح کرتے دیکھا۔

(یہ حدیث احمد (۲/۱۶۰، ۱۶۱، ۲۰۳، ۲۰۵) ابو داؤد (۱۵۰۲، ۵۰۶۵) ترمذی (۲۳۸۲) نسائی (۸۳، ۳) اور ابن حبان (۲۳۳۳) نے صحیح سند سے روایت کی ہے)

عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : أَنَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَقَّدُهَا خَلْفَ صَلَاتِهِ بِيَدِهِ ، يَعْنِي التَّسْبِيحَاتِ وَالتَّحْمِيدَاتِ وَالتَّكْبِيرَاتِ

حضرت ابن عمر کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کے بعد اپنے ہاتھ پر سَبْحَانَ اللَّهِ الْحَمْدُ لِلَّهِ اللَّهُ أَكْبَرُ کی تسبیح کرتے دیکھا۔

(یہ حدیث بخاری شرح السنہ (۳۸/۵) نے حسن سند سے روایت کی ہے)

عَنْ صَلْتِ بْنِ بَهْرَامٍ قَالَ قَالَ مَرَّ ابْنُ مَسْعُودٍ بِامْرَأَةٍ مَعَهَا تَسْبِيحٌ تَسْبِيحٌ بِهِ فَقَطَعَهُ وَالْقَاهُ ، ثُمَّ مَرَّ بِرَجُلٍ يُسَبِّحُ بِحَصَا ، فَضَرَبَهُ بِرِجْلِهِ ، ثُمَّ قَالَ : لَقَدْ سَبَقْتُمْ : رَكِبْتُمْ بِدَعَا ظُلْمًا : وَلَقَدْ غَلَبْتُمْ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِلْمًا .

صلت بن بھرام کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود ایک عورت کے پاس سے گزرے جو کہ تسبیح کے دانوں پر تسبیح پڑھ رہی تھی۔ آپ نے اسے کھلے کھلے کر کے پھینک دیا۔ پھر آپ ایک آدمی کے پاس سے گزرے اور وہ کھنڈوں پر تسبیح کر رہا تھا اسے پاؤں سے ٹھوک ماری اور فرمایا کس قدر جلد تم لوگ آگے نکل (بھٹک) گئے ہو ایسی گھنیا بدعات ایجاد کر ڈالیں ہیں۔ اور اصحابِ محمدؐ کو علم میں پیچھے چھوڑ گئے ہو۔

(اس اثر کو وضاح نے "بدعات....." نامی کتاب میں (ص ۱۲) صحیح سند سے روایت کیا ہے)

ہر فرض اور نفل نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھنا

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قَرَأَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ لَمْ يَجْلِبْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ دُخُولِ الْجَنَّةِ إِلَّا

الْمَوْتُ "

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ہر نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھتا ہے۔ اس کے جنت میں داخل ہونے میں صرف موت رکاوٹ ہے۔

(یہ حدیث ابن سنی (ص ۱۲۱) نے صحیح سند سے روایت کی ہے)

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : " مَنْ قَرَأَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ لَمْ يَمْنَعْهُ مِنْ دُخُولِ الْجَنَّةِ إِلَّا أَنْ يَمُوتَ "

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھتا ہے۔ اسے جنت میں داخل ہونے سے روکے رکھنے والی چیز صرف موت ہے۔

(یہ حدیث نسائی (۱۰۰) طبرانی الکبیر (۳/۱۳۳) اور کتاب الدعاء (۶۷۵) اور ابن

سنی عمل الیوم (۱۲۲) میں اور ابن حبان (؟) نے صحیح سند سے روایت کی ہے)

آیت الکرسی

اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ لَا تَأْخُذُهُ سِنَّةٌ وَلَا نَوْمٌ لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ ﴿۲۰۶﴾

ہر نماز کے بعد معزز تین پڑھنے کا حکم

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ : أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ أَنْ أَقْرَأَ الْمُعَوِّذَاتِ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ .

حضرت عقبہ بن عامرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ میں ہر نماز کے بعد معوذتین (یعنی سورہ الفلق اور سورہ الناس) پڑھوں۔
(یہ حدیث احمد (۱۵۵/۳) اور ابوداؤد (۱۵۲۳) نے صحیح سند سے روایت کی ہے)

سورۃ الفلق

قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ﴿١﴾ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ﴿٢﴾ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ ﴿٣﴾ وَمِنْ شَرِّ النَّفَّاثِ فِي الْعُقَدِ ﴿٤﴾ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ ﴿٥﴾

سورۃ الناس

قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ﴿١﴾ مَلِكِ النَّاسِ ﴿٢﴾ إِلَهِ النَّاسِ ﴿٣﴾ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ﴿٤﴾ الَّذِي يُوَسْوِسُ فِي صُدُورِ النَّاسِ ﴿٥﴾ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ﴿٦﴾

صبح اور شام کی نمازوں کے بعد دس دفعہ کیا جانے والا ذکر

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : " مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ . بَعْدَ مَا يُصَلِّي الْغَدَاةَ ، عَشْرَ مَرَّاتٍ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ ، وَمَحَى عَنْهُ عَشْرَ سَيِّئَاتٍ ، وَرَفَعَ لَهُ عَشْرَ دَرَجَاتٍ ، وَكُنَّ لَهُ بِعَدْلِ عِتْقِ رَقَبَتَيْنِ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ ، فَإِنْ قَالَهَا حِينَ يُمْسِي ، لَهُ مِثْلُ ذَلِكَ وَكُنَّ لَهُ حِجَابًا مِنَ الشَّيْطَانِ حَتَّى يُصْبِحَ . "

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو صبح کی نماز کے بعد لا اِلهَ اِلاَّ اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس نیکیاں لکھ لیتا ہے اور دس گناہ مٹا دیتا ہے اور اس کے دس درجے بلند اور اسے بنی اسماعیل کے دو غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملتا ہے اور اگر کوئی شام کو کھتا ہے اس کے لیے ایسا ہی ثواب ہے اور اس کے لیے صبح تک شیطان سے بچاؤ کا ذریعہ بن جاتے ہیں۔

(یہ حدیث طبرانی نے الکبیر (۴۰۱۵) میں حسن بن عرفہ جزء میں صحیح سند سے روایت کی ہے)

صبح کی نماز کے بعد کی دعا

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ ،
إِذَا صَلَّى الصُّبْحَ حِينَ يُسَلِّمُ : ” اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا ،
وَرِزْقًا طَيِّبًا ، وَعَمَلًا مُّتَقَبَّلًا “

بنی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز کا سلام پھیرنے کے بعد یہ دعا (بھی) پڑھا کرتے تھے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا ، وَرِزْقًا طَيِّبًا ، وَعَمَلًا مُّتَقَبَّلًا اے اللہ! میں تجھ سے نفع مند علم، پاکیزہ روزی اور مقبول عمل کا طلب گار ہوں (یہ روایت ابوداؤد (۱۵۲/۱) نے صحیح سند سے روایت کی ہے)

وتر کی نماز کے بعد کا ذکر

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتِرُهُ..... وَكَانَ يَقُولُ إِذَا سَلَّمَ : ” سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ رَبِّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ “ تَلَاْنَا وَبَرَفَعُ صَوْتُهُ بِالثَّلَاثَةِ

رسول اللہ صلی علیہ وسلم وتر کی نماز کا سلام پھیرنے کے بعد تین بار فرماتے
 ”سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ رَبِّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ“ اور تیسری بار اپنی
 آواز کو بلند فرماتے

(یہ روایت نسائی (۱/۳۷۸) نے صحیح سند سے روایت کی ہے)

ہر نماز کے بعد دعائے کفارہ مجلس پڑھنا

عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ
 إِذَا جَلَسَ مَجْلِسًا، أَوْ صَلَّى تَكَلَّمَ بِكَلِمَاتٍ، فَسَأَلَتْهُ عَائِشَةُ عَنْ
 الْكَلِمَاتِ، فَقَالَ: ”إِنْ تَكَلَّمْتُمْ بِخَيْرٍ كَانَ طَابِعًا عَلَيْهِنَّ إِلَى يَوْمِ
 الْقِيَامَةِ، وَإِنْ تَكَلَّمْتُمْ بِغَيْرِ ذَلِكَ، كَانَ كَفَّارَةً لَهُ: سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَ
 بِحَمْدِكَ، أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ“

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب
 کسی مجلس میں تشریف فرما ہوتے یا نماز پڑھتے تو (آخر پر) یہ کلمات کہتے
 سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ حضرت عائشہ
 نے ان کلمات کے بارے پوچھا تو آپ نے فرمایا ”اگر خیر کی بات کی ہے تو یہ (کلمات)
 قیامت تک مہر کی طرح ان پر قائم رہتے ہیں اور اگر اس کے علاوہ (یعنی فضول) بات کی
 ہے تو اس کا کفارہ بن جائیں گے“

(یہ روایت نسائی (۱/۲۸۹) نے صحیح سند سے روایت کی ہے)

ہر نماز کے بعد یہ دعا پڑھنا

عَنْ سَعْدِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
 يَتَعَوَّذُ مِنْهُمْ ذُبْرَ الصَّلَاةِ: ”اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَأَعُوذُ
 بِكَ أَنْ أُرَدَّ إِلَى أَرْدَلِ الْعُمُرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَأَعُوذُ بِكَ
 مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ“

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے بعد ان کلمات کے ساتھ پناہ پکارتے تھے
 ”اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجَبَنِ وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أُرَدَّ إِلَى أَرْضِ الْعُمُرِ
 وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ“
 اے اللہ! میں بزدلی سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں اور کئی عمر کی طرف لوٹائے جانے
 سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں اور میں دنیا کے فتنے اور عذابِ قبر سے (بھی) تیری پناہ
 طلب کرتا ہوں

(یہ حدیث بخاری (۲۸۴۲) نے روایت کی ہے)

بعد از نماز از کار کرنے میں شیطان کا مانع ہونا

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ : " حَصَلْتَانِ أَوْ خَلْتَانِ ، لَا يُحَافِظُ عَلَيْهِمَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ إِلَّا
 دَخَلَ الْجَنَّةَ ، وَهُمَا يَسِيرٌ ، وَمَنْ يَعْمَلْ بِهِمَا قَلِيلٌ : يُسَبِّحُ اللَّهَ فِي
 دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ عَشْرًا ، وَيَحْمَدُهُ عَشْرًا ، وَيُكَبِّرُهُ عَشْرًا ، وَذَلِكَ
 خَمْسُونَ وَمِائَةٌ بِاللِّسَانِ ، وَأَلْفٌ وَخَمْسَمِائَةٌ فِي الْمِيزَانِ ، وَيُكَبِّرُ
 أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ ، وَيَحْمَدُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ ، وَيُسَبِّحُ
 ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ ، فَذَلِكَ مِائَةٌ بِاللِّسَانِ وَأَلْفٌ فِي الْمِيزَانِ " . قَالَ :
 فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعِدُهَا بِيَدِهِ ، قَالُوا :
 يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ هُمَا يَسِيرٌ وَمَنْ يَعْمَلْ بِهِمَا قَلِيلٌ ؟ قَالَ : "
 يَأْتِي أَحَدَكُمْ [يَعْنِي الشَّيْطَانَ فِي مَنَامِهِ] فَيَنُومُهُ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ ،
 وَيَأْتِيَهُ فِي صَلَاتِهِ فَيَذْكُرُ حَاجَتَهُ قَبْلَ أَنْ يَقُولَهَا " .

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو خصلتیں ہیں جن کو اختیار کرنے والا مسلمان جنت میں داخل ہو گا۔ وہ دونوں آسان ہیں تاہم ان پر عمل کرنے والے تھوڑے ہیں۔ جو آدمی ہر نماز کے بعد ۱۰ بار سُبْحَانَ اللّٰهِ ۱۰ بار الْحَمْدُ لِلّٰهِ اور ۱۰ بار اللّٰهُ اَكْبَرُ کے۔ (توپانچ نمازوں کے) یہ ۱۵۰ کلمات ہوئے جو زبان سے ادا ہوئے مگر میزان میں ایک ہزار پانچ سو (۱۵۰۰) شمار ہوئے۔ اور بستر پر لیئے تو ۳۳ بار اللّٰهُ اَكْبَرُ اور ۳۳ بار الْحَمْدُ لِلّٰهِ اور ۳۳ بار سُبْحَانَ اللّٰهِ کے اس طرح زبان سے ۱۰۰ کلمات ادا ہوئے مگر میزان میں ایک ہزار (۱۰۰۰) ہیں۔ اور راوی کہتے ہیں کہ نیز میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہاتھ پر تسبیح کرتے دیکھا۔

صحابہ کرام نے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول یہ دونوں کیسے آسان ہوئے اور ان پر عمل کرنے والے کیونکر تھوڑے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی ایک سونے کے لئے (جب بستر پر دراز) ہوتا ہے تو اس کے پاس شیطان آتا ہے اور یہ کلمات پڑھنے سے قبل اسے سلا دیتا ہے۔ اور نماز میں آتا ہے اور اسے ان کلمات کے ادا کرنے سے قبل کوئی ایسی ضرورت یاد دلاتا ہے کہ وہ یہ کلمات ادا نہیں کر پاتا۔

ابوداؤد (۴۰۶۵) ترمذی (۳۴۰۷) نسائی (۷۴۳) احمد (۲۰۵۲) اور بخاری نے
الادب المفرد (۱۳۱۶) میں حسن سند سے روایت کی ہے

﴿ رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلَاةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي رَبَّنَا وَتَقَبِلْ دُعَاءِ ﴾

رسائل بہاولپوری

پروفیسر حافظ محمد عبداللہ بہاولپوری کی ذات محتاج تعارف نہیں۔ وہ اپنے دور کے عظیم دانشور، مفکر اور علم و عمل کے روشن مینار تھے۔ اللہ نے انہیں نگاہ بلند سخن ذل نواز اور جان پر سوز کی نعمت سے خوب خوب نوازا تھا۔ مسلمانوں کی زیوں حالی ان میں باطل عقائد کی سرایت، فکر و نظر کے غلط پیمانے، باطل طرز حکومت و سلطنت، سنت رسول ﷺ سے روگردانی، بدعت کی ترویج، وطن کے پاسبانوں کا صیاد بن جانا۔۔۔۔۔۔ یہ اور اس قسم کی دیگر خرافات سے حضرت حافظ کا دل بہت کڑھتا تھا۔ انہوں نے دین اسلام کو صاف اور مصفی شکل میں لوگوں کے سامنے پیش کرنے کے لئے مختلف اوقات میں رسائل اور کتب لکھیں رسائل بہاولپوری انہیں تحریروں کا مجموعہ ہے۔ سادہ طرز بیان، محکم استدلال ناقابل تردید دلائل ان تحریروں کی نمایاں خوبیاں ہیں۔ کتاب کے نئے ایڈیشن میں حضرت حافظ کے مزید رسائل کو بھی شامل کر دیا گیا ہے۔ ڈیڑھ زہرات اور عام قارئین کرام مطلع رہیں۔

عظیم خوشخبری

مکتبہ اسلامیہ اپنے قارئین اور کرمفرماؤں کو یہ خوشخبری دیتے ہوئے فخر محسوس کرتا ہے کہ ہم آپ کی دیرینہ خواہش کی تکمیل کی خاطر علامہ الحاج احمد لکھنوی کی نادر علمی کتاب مسکئی بہ

اعلام السنۃ المنشورۃ کا اردو ترجمہ جماعت حقہ کہ عقائد کے نام سے پریس پر پہنچا چکے ہیں اور بہت جلد یہ کتاب آپ کے ہاتھوں میں ہوگی۔ ان شاء اللہ۔۔۔

یہ اپنی نوعیت کی ایک منفرد کتاب ہے جس میں سوال و جواب کی صورت قرآن و سنت کی روشنی میں نجات پانے والی جماعت حقہ کے عقائد کو واضح کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ عوام و خاص کو اس سے مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

۱۰۳۷۴

10374



مکتبہ اسلامیہ کی مطبوعات

- رسائل بہاولپور
- انتخاب رسائل بہاولپور
- خطبات بہاولپور (1-16)
- خطبات بہاولپور (17-35)
- خطبات بہاولپور (36-55)
- نماز کتاب و سنت کے مطابق ڈاکٹر خالد ظفر اللہ
- ”رسائل بہاولپور“ الگ الگ پمفلٹ کی شکل میں بھی دستیاب ہے۔

اس کے علاوہ

نفسر، حدیث، تاریخ اور دیگر موضوعات پر کتب، عربی، مصری اور نامور پاکستانی قراء کی دسوز آواز میں تلاوت قرآن پاک جمادی ترائے، علماء کرام خصوصاً پروفیسر حافظ محمد عبداللہ بہاولپوری کی 150 سے زائد تقاریر کے کیسٹ دستیاب ہیں۔

8- ایمپریس مارکیٹ، نزد شالیمار بیکری، بھوانہ بازار - فیصل آباد